# لغت کبیر اردو

## جلد دوم (حصہ اول)

مولفہ

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق

انجمن ترقی اردو پاکستان
بابائے اردو روڈ کراچی ۱

# لغتِ کبیر اُردو

جلد دوم

(حصہ اول الف مقصورہ)

مولفہ

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم

انجمن ترقی اردو پاکستان

بابائے اردو روڈ کراچی ۱

سلسلۂ مطبوعات انجمن۔ شمارہ ۴۰۶

اشاعت اوّل : ۱۹۷۷ء
تعداد : پانچ سو
طابع : انجمن پریس نشتر روڈ۔ کراچی
قیمت :

# فہرست

# مخففات

| | | |
|---|---|---|
| ر | ــــ | اردو |
| انگ | ــــ | انگریزی |
| پ | ــــ | پراکرت |
| ت | ــــ | ترکی |
| د | ــــ | دیہاتی |
| س | ــــ | سنسکرت |
| ص | ــــ | صفت |
| ع | ــــ | عربی |
| عو | ــــ | عورتوں کی زبان |
| ف | ــــ | فارسی |
| فع | ــــ | فارسی عربی |
| ف ل | ــــ | فعل لازم |
| قف | ــــ | قدیم فارسی |
| مث | ــــ | مونث |
| مذ | ــــ | مذکر |
| مف | ــــ | متعلق فعل |
| ہ | ــــ | ہندی |
| ہف | ــــ | ہندی فارسی |

# تاریخ تدوین پر خلاصہ بیان

مولوی سید ہاشمی فرید آبادی مرحوم

اس لغت کی تدوین کس طرح ہوئی، اس ذیل میں ایک بیان ملاحظہ فرمایئے جو سید ہاشمی فرید آبادی مرحوم کی مرتبہ کتاب "پنجاہ سالہ تاریخ انجمن ترقی اردو" سے لیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۵۳ء میں چھپی تھی :-

" ۱۹۳۰ء میں جناب مولوی (عبدالحق) صاحب اورنگ آباد کالج کی صدارت سے سبکدوش ہوئے تو حکومتِ حیدر آباد نے بہ اصرار انھیں جامعہ عثمانیہ کے شعبۂ اردو کا صدر مقرر کیا اور دس برس کے لیے بارہ ہزار روپے (سکۂ عثمانیہ) سالانہ کی ایک خاص امداد بھی منظور فرما دی کہ وہ اردو زبان کی جدید، کلاں تر لغت تالیف کریں، جس کی ایک مدت سے خواہش تھی 'فیلن' اور 'پلیٹ' کی ہندوستانی سے انگریزی لغات کے علاوہ اس وقت اردو میں "فرہنگِ آصفیہ" اور "نور اللغات" متداول تھیں۔ مفتی امیر احمد مینائی صاحب نے وسیع تر پیمانے پر "امیر اللغات" لکھنی شروع کی تھی مگر اس کی صرف ایک جلد (حرفِ الف) چھپی۔ مفتی صاحب کے انتقال کے بعد کام ناتمام رہ گیا۔ جناب مولوی صاحب کا منصوبہ تھا کہ الفاظ کی اصل اور گزشتہ تاریخ کو تفصیل و تحقیق سے لکھا جائے جس پر سابق لغت نویسوں نے کوئی خاص اعتنا نہ کی تھی۔ بہت سے الفاظ سہواً یا شاید متروک سمجھ کر چھوڑ دیئے گئے تھے مرکب الفاظ سے اردو میں نئے نئے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، مروجہ لغات میں یہ پہلو بھی خاصا تشنہ رہ گیا تھا۔

دوسرے قدیم وجدید مصطلحات علم وفن شامل کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ مولوی صاحب اپنی جامع تصنیف میں ان سب کو حتی الامکان فراہم کرنا چاہتے تھے۔ الفاظ و محاورات کی اسناد تلاش کرنے میں مصنفین نظم و نثر کا دائرہ کہیں زیادہ وسیع کر دیا تھا۔ ایک تجویز یہ تھی کہ دکنی لغات جو اب متروک ہیں، دو تین جلدوں میں مرتب کر کے کتاب کا ضمیمہ بنا دیے جائیں۔ غرض بڑے منصوبوں کے ساتھ پوری مستعدی سے کام کا آغاز ہوا۔ مولوی صاحب کے جامعہ عثمانیہ میں حیدرآباد آجانے کے باوجود انجمن کا دفتر و مطبع اورنگ آباد ہی میں رہا لیکن لغت کا دفتر حیدرآباد میں کھولا گیا۔ مولوی احتشام الدین حقی دہلوی مددگار مقرر ہوئے۔ مرحوم، اردو زبان کے ادیب ابن ادیب تھے اور ان سے بہتر اس کام میں مددگار ملنا مشکل تھا۔ مگر ایک عرصے بعد انجمن کے بعض مخالفوں نے تالیف کی ساری کارگزاری جو ان مرحوم سے منسوب کی، یہ محض مبالغہ اور فتنہ طرازی کی بات تھی۔ ان کا کام صرف مطبوعہ اور دوسروں کے تلاش کردہ الفاظ کو ترتیب سے جمانا، ان کی معنی اور شرح کی ضرورت ہو تو صاف اور سلیس لکھنا تھا۔ محاورات اور مرکبات جو ان کے خیال میں چھوٹ گئے تھے وہ اضافہ کر دیتے تھے اور ان کے محل استعمال کی مثالیں تحریر کرتے تھے، مگر یہ اکثر غیر ضروری ثابت ہوئیں اور دو دو، تین تین دفعہ کی نظر ثانی میں حذف کر دی گئیں۔ نظر ثانی خود مولوی صاحب اور ایک کمیٹی کرتی رہتی تھی، جس میں ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی، جناب پنڈت کیفی اور راقم الحروف شریک تھے۔ الفاظ کی اصل اور سرگزشت کا پتہ چلانے کے لئے سنسکرت اور ہندی زبانوں کے بعض ماہر (پنڈت ونشی دھر وغیرہ) مامور تھے۔ عربی الاصل الفاظ کے مادے عربی داں حضرات (ڈاکٹر صدیقی صاحب کی نگرانی میں) لکھ کر بھیجتے تھے۔ نظم و نثر کی مستند کتابوں سے الفاظ و اسناد ڈھونڈنے میں کئی کئی صاحب مصروف رہے مگر ان کاموں کو خود مولوی صاحب بار بار دیکھتے اور جزوی تلاش و تحقیق تک میں شریک ہوتے تھے۔ طرفہ تو یہ کہ جس قدر کام زیادہ ہوا مولوی صاحب کے منصوبے بڑھتے رہے۔ چنانچہ گو دس بارہ برس میں لغت کا اتنا کچھ سرمایہ فراہم ہو گیا کہ پہلے کسی کے خیال میں بھی

نہ آسکتا تھا، کتاب تکمیل کو نہ پہنچی۔ چند اجزا حیدرآباد کے سرکاری مطبع میں
چھپے تھے کہ "آزادیِ ہند" کی آندھیوں میں وہ دفتر ہی پراگندہ ہوگیا"
(ص ۵۵-۵۲)

---

جمیل الدین عالی
معتمد اعزازی

# حرفے چند

یہ اس سلسلے کی دوسری جلد ہے۔
پہلی جلد ۱۹۷۳ء میں چھپی تھی۔ اس میں بابائے اردو مرحوم کا مقدمہ اور ڈاکٹر شوکت سبزواری مرحوم کا ایک تعارفی نوٹ شامل تھا۔ ڈاکٹر سبزواری اس وقت حیات تھے اور لغت پر ہی کام کر رہے تھے۔ تبرکاً ہم دونوں مقالات اس اشاعت میں دے رہے ہیں اور انشاءاللہ اس سلسلے کی ہر جلد میں شامل کرتے رہیں گے تاکہ جن قارئین کی دسترس صرف ایک جلد تک ہو وہ بھی ان خیالات سے استفادہ کر سکیں۔
اس میں شک نہیں کہ اس دوران مرکزی اردو بورڈ کراچی کے زیرِ اہتمام تالیف شدہ لغت کبیر کی پہلی جلد بھی شائع ہو گئی ہے۔ وہ بارہ سو صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی قیمت تین سو روپے (۳۰۰) ہے۔ وہ بھی وہی لغت ہے جس کے مدیرِ اوّل اور صدر بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم تھے۔ سارا منصوبہ حکومتِ پاکستان نے انھی کے اصرار اور انھی کی نگرانی میں شروع کرایا تھا۔ اس پر کوئی بیس برس سے کام ہو رہا ہے اور آیندہ بہت دن ہو گا۔ سچ یہ ہے کہ اب لغت کبیر کا لقب اُسی لغت کو زیب دے گا لیکن اپہلی لغت اور پہلا سلسلہ یہی ہے۔ اردو بورڈ والی لغت کے مقابلے میں بہت مختصر ہے مگر اپنی قدر و قیمت الگ رکھتا ہے۔ مقابلتاً بہت سستا بھی ہے اور بہرحال دونوں کام اردو کی

خدمت میں نہایت فاضل بزرگوں کی محنتوں کے سلسلے ہیں۔ زبانیں ایک یا دو لغات میں محدود نہیں ہوا کرتیں۔ لغت بڑا پھیلا ہوا علم ہے اس سمندر میں جتنی غوطہ زنی کی جائے زیادہ سے زیادہ موتی ملتے جاتے ہیں۔

اس لغت کی اپنی ایک تاریخ ہے جو مختصراً پہلی جلد کے "حرفے چند" میں بذریعہ اقتباس بیان کی گئی تھی وہ مولف سید ہاشمی فرید آبادی مرحوم کی تحریر ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے وہ اقتباس بھی اس اشاعت میں شامل کر دیا گیا ہے۔

تقسیم کے فسادات میں نہ صرف انجمن کے بیشتر المنزل مخطوطات، مسودات اور نوادرات ضایع ہو گئے بلکہ "لغتِ کبیر" کا دفتر بھی پراگندہ ہوا۔ انجمن کے صدر دفتر دہلی میں پہلے تو آگ لگائی گئی، پھر جو کچھ بچا کچا رہ گیا تھا اسے نئے قابضین نے ادھر اُدھر پھینک دیا۔ یہ پرچے پرزے مولوی صاحب اور ان کے رفقا نے کن حالات میں کس محنت سے جمع کیے، اس کی داستان بھی سید ہاشمی کی اسی کتاب میں موجود ہے۔

بہر حال کسی نہ کسی طرح مولوی صاحب کارڈوں کے چند پلندے اور کچھ حوالے دہلی سے کراچی منتقل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ذہناً انھوں نے یہ منصوبہ ترک نہیں کیا تھا، چنانچہ پاکستان میں انجمن کی تنظیم کرتے ہی انھوں نے خود اس منصوبے پر دوبارہ کام کرنا شروع کیا اور جب تک زندہ رہے اس پر کام کرتے رہے۔

یہ منصوبہ مولوی صاحب کو بہت عزیز تھا اور ان کی بڑی خواہش تھی کہ اپنی زندگی ہی میں اسے پورا کر جائیں۔

بہر حال جو کچھ ہمارے پاس ہے اردو کی امانت ہے اور اہلِ اردو کی خدمت میں حاضر ہے اس کی علمی اہمیت پر ڈاکٹر شوکت سبزواری کا ایک مختصر سا تبصرہ بھی اس اشاعت میں شامل کر دیا گیا ہے۔

# تعارف

ڈاکٹر شوکت سبزواری
مدیر اول، ترقی اردو بورڈ۔ کراچی

لغت نویسی خاصا دشوار کام ہے، خصوصیت کے ساتھ کسی ایسی زبان کا لغت لکھنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں جس نے بول چال کے درجے سے آگے بڑھ کر تحریری ادبی زبان کی منزل میں قدم رکھا ہے یا ادبی ارتقا کی اس نے صرف چند منزلیں طے کی ہیں۔ زبان جب تک تقریر سے گزر کر تحریر میں نہ آجائے اور تحریر میں آنے کے بعد ایک دو جگ بیت نہ جائیں، اس وقت تک اس کا معیار قائم نہیں ہوتا۔ اور جب تک زبان کا معیار قائم نہ ہو، اس کا لغت نہیں لکھا جا سکتا اور نہ اس کی جامع معیاری قواعد ترتیب دی جا سکتی ہے زبان ارتقا کی جس شاہراہ سے گزرتی ہے، لغت اور قواعد اس شاہراہ کے دو سنگ میل ہیں

اردو کو برصغیر پاک و ہند کی قدیم زبان کے درجے پر فائز ہوئے اتنا عرصہ نہیں گزرا کہ اس پر کہنگی یا پیری کے آثار ظاہر ہوئے ہوں۔ ادبی معیاری زبان کی حیثیت سے اردو ہنوز شباب کی رنگین اور بہار آگیں منزلوں سے گزر رہی ہے۔ یہ ادبیات ہے کہ اردو نے تحریری زبان کی منزل میں قدم رکھا نہیں کہ اس کے لغت لکھے جانے لگے۔ اردو کا پہلا لغت ۱۶۳۰ء میں منظر عام پر آیا۔ اس کے بعد اردو لغات کا جو طویل سلسلہ شروع ہوا وہ آج تک جاری ہے۔ گزشتہ ساڑھے چار سو سال کی مدت میں اردو کے ان گنت چھوٹے بڑے مجمل و مفصل لغات و قوامیس لکھے جا چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ لاطینی اور انگریزی میں ہیں اور کچھ فارسی اور اردو میں۔

قواعد کی طرح لغت کو بھی دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصے میں کاروباری لغت آتے ہیں جو زبان کی عام روزانہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے

لکھے جاتے ہیں ان کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا کہ جو لوگ زبان نہیں جانتے انھیں زبان کے عام متداول الفاظ کے معنی بتا دیے جائیں۔ دوسری قسم علمی لغات کی ہے۔ یہ لغات جامع بھی ہوتے ہیں اور تاریخی بھی۔ ان میں زبان کے تمام متداول، غریب، نادر یا متروک الفاظ درج کر کے ان کے قدیم و جدید معروف و غیر معروف لغوی و اصطلاحی تمام معانی بیان کیے جاتے اور لفظوں کی عہد بعہد صوتی و معنوی تبدیلیاں دکھائی جاتی ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ لفظ کس زبان کا ہے، کب اس زبان میں داخل ہوا اور اس کی اصلی شکل کیا تھی۔ شواہد کے طور پر ادبی ذخیرے سے مختلف عہد کی مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

اردو کے اب تک جتنے لغت لکھے گئے ہیں وہ سب کے سب کاروباری ہیں۔ ایک عام قاری کی ان سے ضرورتیں تو پوری ہو جاتی ہیں لیکن ایک محقق اور لسانیات سے دلچسپی رکھنے والے کی تشفی نہیں ہوتی۔ اردو جیسی پر مایہ زبان کے لیے ایک جامع تاریخی لغت کی ضرورت علمی طبقے میں شدت سے محسوس کی جا رہی تھی مولانا حالی نے خصوصیت سے اہل علم کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ اردو کے استحکام، بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اس کا ایک جامع لغت لکھا جائے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق، مولانا حالی کے صحیح جانشین تھے۔ انھوں نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اپنی روایتی بلند ہمتی کے ساتھ ایک جامع اردو لغت ترتیب دینے کا ڈول ڈالا اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ:

"کام نہایت دشوار اور کٹھن ہے اور کسی ایک شخص کے بس کا نہیں، اس قسم کے کام کے لئے متعدد ایڈیٹروں اور بہت سے معاونوں کی ضرورت ہوگی"

بابائے اردو تنہا اس کٹھن کام میں جٹ گئے۔ اور جیسے بھی ہوا اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اردو کے اس جامع لغت کی ابھی طباعت شروع ہوئی تھی کہ غیر منقسم ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے اور جہاں بے شمار بے گناہوں کا خون بہا وہاں لغت کبیر کے مسودے بھی ضائع ہو گئے۔ اس لغت کے کچھ اوراق اس دستبرد سے محفوظ رہ گئے تھے جنھیں مولوی

صاحب نے از سرِ نو ترتیب دیا۔ یہ اوراق عام افادے کی غرض سے شائع ہو رہے کیے جا رہے ہیں۔ قارئین کو ان اوراق کے مطالعے سے اندازہ ہوگا کہ اگر مولوی صاحب کی عمر وفا کرتی اور وہ اردو کے اس لغت کبیر کو مکمل فرماتے تو یہ کتنا عظیم کام ہوتا اور اس سے اردو کو کتنا فائدہ پہنچتا۔ اس موقع پر اختصار کے ساتھ لغت کبیر کی چند خصوصیات کا ذکر مناسب ہوگا۔

۱۔ لغت کبیر جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، اردو کا مکمل، جامع اور مبسوط تر لغت ہے جس میں اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ اردو کے وہ تمام الفاظ مفرد یا مرکب جو اردو میں رائج ہیں (یا کسی زمانے میں تھے اور اردو تصانیف میں استعمال ہوئے ہیں) سب کے سب درج لغت کر دیے جائیں۔

۲۔ مفرد یا مرکب لفظ کے جملہ معانی کا استقصا بڑی دقت نظری کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور ہر معنے کی سند یا شاہد اردو ادب سے پیش کیا گیا ہے۔ جو لفظ ادب میں استعمال نہیں ہوئے صرف بول چال میں آتے ہیں، ان کے مختلف معانی و مطالب کی وضاحت مثالوں سے کی گئی ہے۔

۳۔ ہر لفظ کی مختلف شکلیں دی گئی ہیں جو آج رائج ہیں یا پہلے کبھی رائج تھیں۔

۴۔ الفاظ کے اعرابی ضبط میں جستجو اور کاوش سے کام لیا گیا ہے۔

۵۔ تمام الفاظ کے ماخذ بتائے گئے ہیں اور ان کی اصل کا کھوج لگایا گیا ہے اس اعتبار سے لغت کبیر اردو کا اشتقاقی لغت ہے۔

۶۔ ہر لفظ کی مختلف معانی کے اعتبار سے قواعدی حیثیت واضح کر دی گئی ہے۔

ان چند خصوصیات کے پیش نظر لغت کبیر کو اردو لغات میں وہ درجہ حاصل ہے، جو انگریزی لغات میں بڑی آکسفورڈ ڈکشنری کو حاصل ہے۔

# مقدمہ

## اردو لغات اور لغت نویسی

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق

اردو میں لغت پر سب سے پہلے اہلِ یورپ اور خاص کر انگریزوں نے کتابیں لکھیں۔ یہ خصوصیت کچھ اردو ہی کے ساتھ نہیں، ہندوستان کی تقریباً تمام جدید زبانوں کی لغات اول اول غیروں نے ہی لکھیں، البتہ اردو پر ان کی نظر التفات زیادہ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدا میں انگریز یہاں تجارت کی خاطر آئے۔ تاجر کو غیر ملک میں جا کر لازماً ایسی زبان سیکھنی پڑتی ہے جو ملک میں عام طور پر سمجھی جائے۔ جب تجارت کے طفیل میں ملک گیری اور حکومت کا قدم آیا تو یہ ضرورت اور بڑھ گئی۔ اسی ضرورت سے کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج قائم ہوا جہاں جدید اردو نثر نے فروغ پایا اور جدید ہندی کی بنیاد پڑی۔

تاجروں اور سیاسی مصلحت شناسوں کے علاوہ ایک فرقہ اور بھی ہے جو اس معاملے میں ان دونوں سے کسی طرح کم نہیں۔ عیسائی مشنریوں کی غایت اگرچہ بظاہر روحانی ہے لیکن وہ روح اور مادے پر یکساں چھائے ہوئے ہیں۔ تبلیغ کے لیے مقامی یا ملکی زبانوں کا جاننا تجارت اور حکومت کے اغراض سے بھی زیادہ ناگزیر ہے۔ بہرحال عیسائی مشنریوں نے ہماری دیسی زبانوں کی جو خدمت کی ہے (خواہ وہ کسی نیت سے ہو) کچھ کم قابلِ قدر نہیں۔

اس نوعیت کی پہلی لغت کا ذکر مسٹر کوریچ QUARITCH نے اپنی اورینٹل کیٹلاگ (مرتبہ ۱۸۸۷ء) میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان کے پاس اس کا ایک قلمی مسودہ ہے جس کی نسبت ان کا قیاس ہے کہ وہ سورت میں ۱۶۳۰ء میں لکھی گئی تھی۔ یہ فارسی،

ہندوستانی' انگریزی' پرتگالی' الفاظ کی لغات ہے جو غالباً سورت کے انگریزی کارخانے کے لیے مرتب کی گئی تھی۔ فارسی الفاظ اصل رسم خط اور رومن حروف میں ہیں اور ہندوستانی الفاظ رومن اور گجراتی رسم خط میں۔ گریرسن کا بیان ہے کہ یہ کیٹلاگ فروخت ہو گئی اور کہیں اس کا سراغ نہ ملا۔

اسی طرح کی ایک اور لغت کا پتہ گریرسن نے لگایا ہے جو ایک کیپوچن CAPUCHIN راہب فرانسس کس تورونی سس FRANCISCUS TURONESIS کی تالیف ہے۔ کتاب کا نام LEXICON LINGUAE INDOSTANICAE یعنی لغات زبان ہندوستانی ہے جو ۱۷۰۴ء میں سورت میں لکھی گئی۔ اس کا مسودہ روما کی پروپیگنڈا لائبریری میں تھا۔ یہ دو جلدوں میں تھی اور ہر جلد چار سو پانسو صفحے کی تھی۔

جان جیشوا کیٹلا JOHN JESHUA KETELAER نے جو پروشیا کا باشندہ تھا اور شاہ عالم' بہادر شاہ اور جہاندار شاہ کے عہد میں ہندوستان میں ڈچ سفیر کی حیثیت سے آیا تھا اس نے ہندوستانی زبان LINGUA HINDUSTANICA کی صرف و نحو اور لغت پر سنہ ۱۷۱۵ء کے لگ بھگ ایک کتاب لکھی جسے بعد میں ڈیوڈ ل نے سنہ ۱۷۴۳ء میں اپنی کتاب MISCELLANEA ORIENTALIA میں شامل کر لیا۔

جارج ہیڈلے GEORGE HADLEY کی صرف و نحو مع فرہنگ انگریزی و مور (یعنی ہندوستانی) سنہ ۱۷۷۲ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ اردو لفظ فارسی خط میں ہیں۔ ایسے الفاظ خاص طور پر لکھے ہیں جو متحد الصوت مگر مختلف المعانی ہیں۔ ترجمہ لفظی ہے دوسری بار لندن سے ۱۷۷۴ء میں چھپی۔ تیسری بار ۱۷۸۴ء میں شائع ہوئی۔ اس مرتبہ اس میں عام جملوں اور مکالموں کا اضافہ کیا گیا۔ چوتھی بار لندن میں ۱۷۹۶ء میں چھپی اور پانچویں بار اس میں بنگال وغیرہ کے رسم و رواج اور عادات کا بھی ذکر کیا گیا اور مرزا محمد فطرت لکھنوی کی تصحیح اور مزید اضافے کے ساتھ سنہ ۱۸۰۱ء میں شائع ہوئی۔ چھٹی بار ۱۸۰۴ء میں اور ساتویں بار مزید اضافے اور تصحیح کے بعد لندن سے ۱۸۰۹ء میں

شائع ہوئی۔

ہے فرگسن FURGUSSON کی ہندستانی زبان کی لغات انگریزی ہندستانی اور ہندستانی انگریزی ۱۷۷۳ء میں شائع ہوئی اس میں اردو کے اصل الفاظ رومن حروف میں ہیں۔

اس کے بعد ڈاکٹر جان گلکرسٹ کا نام آتا ہے جو فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں اردو کے استاد اعلیٰ تھے۔ انھوں نے اردو زبان کی صرف و نحو' لغات' لسانیات اور اردو بول چال وغیرہ پر متعدد کتابیں بڑی محنت اور تحقیق سے لکھی ہیں۔

ان کی مشہور انگریزی ہندستانی ڈکشنری جو دو جلدوں میں ہے کلکتے میں ۱۷۸۷ء میں طبع ہونی شروع ہوئی اور ۱۷۹۰ء[1] میں ختم ہوئی اس میں انگریزی الفاظ کے معنی رومن حروف نیز اردو حروف میں دیتے ہیں۔ اردو معنے خوش خط نستعلیق ٹائپ میں ہیں معانی میں جو لفظ جس زبان کا ہے (یعنی عربی فارسی ہندی) اس کے ساتھ اس زبان کا نشان لکھ دیا ہے۔ ایک اور کام یہ کیا ہے کہ اردو معانی کے ساتھ انگریزی مترادف بھی درج کر دیتے ہیں۔ ہندی حروف جو "ہ" سے مل کر آتے ہیں انھیں موجودہ رسم خط کے مطابق نہیں لکھا بلکہ سادہ ہائے ہوز سے لکھا ہے لیکن یہی حروف جو رومن میں لکھے ہیں ان کے نیچے امتیاز کے لیے چھوٹی ہلکی سی لکیر لگا دی ہے۔ البتہ اپنی بعد کی کتابوں میں ان حروف کے لیے ہائے دوچشمی کا استعمال کیا ہے۔ یہی لغت ہندستانی فلالوجی کے نام سے دوبارہ اصلاح و ترمیم اور اضافے کے ساتھ جس میں کپتان روبک کا پورا تعاون شامل تھا' ۱۸۱۰ء میں ایڈنبرا سے اور تیسری بار ۱۸۲۵ء میں لندن سے شائع ہوئی معانی میں ہندی الفاظ کا خاص طور سے اضافہ کیا گیا ہے۔ وقت اور خرچ کی کفایت کے خیال سے انگریزی لفظوں کے معنی صرف رومن حروف میں لکھے ہیں شروع میں جو ۴۴ صفحے کا مقدمہ ہے زبان کے قواعد پر ہے۔

---

[1] گریرسن نے ۱۷۹۶ء لکھا ہے جو صحیح نہیں معلوم ہوتا میرے پاس اس لغت کا نسخہ موجود ہے اس میں سنہ طبع ۱۷۹۰ء لکھا ہے۔

ان کی دوسری کتاب ہندستانی گریمر ہے (سلسلۂ لسانیات کی پہلی جلد کا (تیسرا حصّہ) زبان کے قواعد اور صرف و نحو کا بیان معہ امثلہ ۲۳۶ صفحے پر ہے۔ مثالیں اردو نظم و نثر کی رومن اور اردو دونوں رسم خط میں ہیں۔ اردو الفاظ نستعلیق ٹائپ میں ہیں اس کے ساتھ انگریزی ہندستانی اور ہندستانی انگریزی ڈکشنری بھی ہے۔ ڈکشنری میں اردو الفاظ صرف رومن خط میں ہیں۔ کتاب کے آخر میں ولی، سودا، درد اور یقین کی کچھ غزلیں، بول چال کے چند مکالمے اور کچھ ہندستانی قصے کہانیاں انگریزی ترجمے کے ساتھ اور فوجی قانون کی دفعات مع اردو ترجمے کے درج ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار کلکتے میں ۱۷۹۶ء میں چھپی دوسری بار اسی شہر سے ۱۸۰۲ء میں شائع ہوئی۔

ORIENTAL LINGUIST (یعنی مشرقی زبان داں) ڈاکٹر صاحب کی ایک اور کتاب ہے اس کا ذیلی عنوان ہے۔ مقبول عام زبان ہندستان کا آسان اور عام فہم مقدمہ'' شروع میں زبان کے ابتدائی اصول و قواعد سے بحث کی ہے اور اس کے بعد ایک مبسوط انگریزی ہندستانی اور ہندستانی انگریزی فرہنگ ہے۔ آخر میں فوجی قانون کی دفعات کا اضافہ مع اردو ترجمے کے کر دیا ہے۔ یہ کلکتے میں پہلی بار ۱۷۹۸ء اور دوسری بار ۱۸۰۲ء میں چھپی۔

ان کی ایک دلچسپ نام کی کتاب ANTI-JARGONIST ہے۔ یہ گویا ان لوگوں کی ہدایت کے لیے ہے جو زبان کے بگاڑنے والے ہیں۔ یہ بالکل اسی نوعیت کی کتاب ہے جیسی کتاب ماسبق ORIENTAL LINGUIST ہے بلکہ درحقیقت اسی کا خلاصہ ہے یہ ۱۸۰۰ء میں کلکتے سے شائع ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب کی ایک کتاب EAST INDIAN GUIDE ہے[۱] اس کے دو حصے

---

[۱] پورا نام یہ ہے:۔

THE STRANGER'S INFALLIBLE
EAST INDIAN GUIDE

(بقیہ فٹ نوٹ اگلے صفحے پر)

ہیں۔ پہلے حصے میں اردو علم ہجا' صرف ونحو اور زبان کے متعلق مختلف قواعد کا بیان ہے۔ یہ حصہ ۴۴۰۳ صفحے کا ہے۔ دوسرے حصے میں انگریزی اردو الفاظ کی فرہنگ ہے جو سوا سو صفحے پر آئی ہے پہلی بار کلکتے میں ۱۸۰۲ء میں دوسری بار لندن میں ۱۸۰۸ء میں' تیسری بار پھر لندن میں ضروری اصلاح اور اضافے کے بعد ۱۸۲۰ء میں طبع ہوئی۔

ایک اور کتاب اتالیق ہندی THE HINDI MORAL PRECEPTER (OR PERSIAN SCHOLARS SHORTEST ROAD TO HINDUSTANI LANGUAGE)

نام کی ہے۔ اس کے پہلے حصے میں فارسی صرف ونحو کے ضروری قواعد پر بسیط مقدمہ ہے اس کے بعد فارسی حکایتیں اور فارسی نظم کے انتخابات ہیں۔ نظم میں صرف پندنامہ سعدی کو رکھا ہے۔ ڈاکٹر گلکرسٹ سعدی کے بہت مداح اور قدرداں ہیں ان انتخابات کا ترجمہ پہلے ہندی میں اور پھر انگریزی میں ہے۔ پندنامے کا ترجمہ انگریزی نظم میں کیا ہے۔ ہندی ترجمہ اور فارسی حکایتیں رومن حروف میں ہیں۔ لیکن نظم کا حصہ نسخ ٹائپ میں ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں ہندستانی' فارسی اور انگریزی الفاظ کی فرہنگ ہے۔ اس کی ترتیب عام ترتیب کے خلاف حروف کی صوت پر رکھی ہے

---

(فٹ نوٹ صفحہ گزشتہ)

OR
HINDUSTANI PULTUM IN PARVA
AS A
GRAMMATICAL COMPENDUM
OF THE
GRAND, POPULAR & MILITARY LANGUAGE
OF ALL INDIA (LONG BUT IMPROPERLY CALLED
THE MOORS OR MOORISH JARGON)

شعر

دطق کہتا ہے مرا آج بہ ہر دطق سے
سوتوں کی ڈھونڈھ میں کرنے کو خلک جاؤں گا

یعنی قریب المخرج حروف ایک ساتھ رکھے ہیں۔ یہ کتاب فارسی دانوں کو اردو سکھانے کے لیے لکھی گئی تھی۔ پہلی بار کلکتے میں سنہ ۱۸۰۲ء میں چھپی اور پوری فارسی رسم خط میں تھی۔ دوسری بار سنہ ۱۸۲۱ء میں لندن میں طبع ہوئی۔ فرہنگ کا اضافہ طبع دوم میں ہوا۔

ڈاکٹر گلگرسٹ کی لغات میں بہت سے ایسے لفظ ملیں گے جن کا رواج اب نہیں رہا۔ اور متروک سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم ان ہی میں ایسے الفاظ بھی ہیں جو بہت کام کے ہیں اور پھر رواج پانے کا حق رکھتے ہیں۔

جنرل ولیم کرک پٹرک WILLIAM KIRKPATRICK نے ہندستانی انگریزی ڈکشنری لکھنے کا ڈول ڈالا تھا اور اسے تین حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ پہلے حصے میں وہ الفاظ ہیں جو عربی فارسی سے ہندستانی میں آ گئے ہیں۔ یہ حصہ سنہ ۱۷۸۵ء میں لندن میں شائع ہوا۔ باقی حصے ناگری ٹائپ کے وقت پر تیار نہ ہونے کے باعث چھپنے سے رہ گئے۔

ہنری ہیرس HARRIS کی انگریزی ہندستانی ڈکشنری سنہ ۱۷۹۰ء میں مدراس سے شائع ہوئی اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دکنی الفاظ خاص طور پر شامل کیے گئے ہیں۔ آخر میں ایک مبسوط فہرست بہ ترتیب حروف تہجی اعلام اشخاص و امصار کی بھی شامل ہے۔

کپتان جوزف ٹیلر JOSEPH TAYLOR نے ایک ہندستانی انگریزی ڈکشنری اپنے ذاتی استعمال کے لیے ۱۸۰۵ء میں لکھی تھی جسے ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے اساتذہ کی مدد سے معتد بہ اضافے اور نظر ثانی کے بعد سنہ ۱۸۰۸ء میں کلکتے سے شائع کیا۔ اس زمانے کے لحاظ سے اس کا شمار اچھی لغات میں تھا۔

جان شکسپیر کی ہندستانی انگریزی لغات ٹیلر ہنٹر کی لغات پر مبنی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن کسی قدر تغیر و ترمیم کے ساتھ لندن میں ۱۸۱۷ء میں شائع ہوا۔

دوسرا ایڈیشن لندن میں سنہ ۱۸۲۰ء میں طبع ہوا۔ تیسرا ایڈیشن بہت کچھ اضافے کے ساتھ لندن میں سنہ ۱۸۳۴ء میں چھپا۔ کتاب کے آخر میں ایک اچھا ضخیم اشاریہ بھی شامل کر دیا تھا جس میں وہ تمام انگریزی الفاظ تھے جو اصل کتاب میں اردو الفاظ کے معانی میں آئے تھے۔ ان کے سامنے لغات کا صفحہ اور کالم درج کر دیا گیا تھا۔ تاکہ اس کے اردو معانی دیکھنے میں سہولت ہو۔ چوتھے ایڈیشن میں جو سنہ ۱۸۴۹ء میں لندن میں طبع ہوا بہت زیادہ اضافہ کیا گیا۔ اور اشاریہ کے بجائے پوری انگریزی اردو ڈکشنری بنا کر شامل کر دی۔ البتہ کہیں کہیں اردو معنی کے ساتھ زیادہ وضاحت کی خاطر ہندستانی انگریزی حصۂ لغت کے صفحات اور کالم کے نشان بھی درج کر دیئے ہیں اس طرح یہ کتاب ہندستانی انگریزی اور انگریزی ہندستانی دو لغات کی جامع ہو گئی۔ تیسرے اور خاص کر چوتھے ایڈیشن میں دکنی الفاظ و محاورات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ الفاظ و محاورات ڈاکٹر ہیرس کی لغات نیز بعض دکنی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ ہندستانی انگریزی لغت میں تمام اردو الفاظ رومن حروف اور اردو رسم خط میں لکھے ہیں۔ سب تو نہیں مگر اکثر ہندی لفظوں کو ناگری رسم خط میں بھی لکھ دیا ہے لیکن لغات کے دوسرے حصے یعنی انگریزی اردو میں صرف رومن رسم خط استعمال کیا گیا ہے۔ تیسرے ایڈیشن میں اصل کتاب کے آخر میں ایک ضمیمہ بھی تھا جس میں وہ الفاظ و محاورات درج تھے جو اصل کتاب کی ترتیب کے وقت رہ گئے تھے یہ ضمیمہ تخمیناً ڈیڑھ سو صفحے کا ہے چوتھے ایڈیشن میں یہ ضمیمہ صرف آٹھ صفحے کا رہ گیا۔ شیکسپیر کی یہ لغات بہت ضخیم ہے۔ اور اپنے وقت کی سب سے بہتر اور جامع کتاب ہے۔

ولیم کارمیکائیل اسمتھ [illegible] نے جوزف ٹیلر کی ڈکشنری مرتبہ ڈاکٹر ہنٹر لندن سے سنہ ۱۸۲۰ء میں شائع کی صرف چند ظاہری تبدیلیاں کیں اصل کتاب بجنسہٖ باقی رہی۔ مسٹر اسمتھ نے

ایک تو کتاب کی تقطیع بدل دی یعنی مختصر کردی۔ دوسرے ناگری رسم خط بالکل خارج کردیا۔ کیونکہ ان کی رائے میں ہندستانی زبان کے طلبہ اور شائقین کے لیے ناگری خط غیر ضروری ہے۔ البتہ اردو (یعنی فارسی) رسم خط برقرار رکھا ہے۔ اسی طرح عبرانی رسم خط بھی خارج کردیا۔ متن میں جو اشعار دیے گئے تھے۔ وہ متن سے خارج کرکے کتاب کے آخر میں بطور ضمیمے کے شامل کردیئے گئے۔ اس تخفیف سے کتاب کا حجم بھی کم ہو گیا اور قیمت بھی۔ اسی طرح رومن رسم خط میں بعض خفیف تغیر عمل میں آئے۔ اصل کتاب میں کسی قسم کا کوئی تصرف نہیں کیا گیا۔

جے ٹی ٹامسن کی "انگریزی اردو اسکول ڈکشنری" دوسری بار سیرام پور سے ۱۸۳۶ء میں شائع ہوئی اور اس کے بعد کئی بار چھپی۔ اسی مولف نے ایک بڑی اردو انگریزی ڈکشنری لکھی جو سیرام پور سے سنہ ۱۸۳۷ء میں طبع ہوئی۔

اے سی ڈی روزاریو (D' ROZARIO) نے احاطۂ بنگال کی خاص اور بڑی زبانوں یعنی انگریزی بنگالی اور اردو کی لغات لکھی جو کلکتے میں سنہ ۱۸۳۷ء میں طبع ہوئی۔

کپتان رابرٹ شیڈون ڈوبی ROBERT SHEDON DOBBIE نے سنہ ۱۸۴۶-۴۷ء میں لندن سے ایک جیبی انگریزی ہندستانی لغت شائع کی۔

این برایس نے ہندستانی انگریزی لغت لکھی جو کلکتے میں سنہ ۱۸۴۷ء میں چھپی۔ رومن حروف میں ہے۔ اس کا تیسرا اڈیشن ای جے لیزرس (LAZARUS) نے بعد نظر ثانی بنارس سے سنہ ۱۸۸۰ء میں شائع کیا۔

ولیم ییٹس (YATES) کی ہندستانی انگریزی لغات لندن سے سنہ ۱۸۴۷ء میں شائع ہوئی۔

ڈاکٹر ڈنکن فوربس (DUNCON FORBES) کی ہندستانی انگریزی ڈکشنری جس میں اس کا عکس یعنی انگریزی ہندستانی لغات بھی شامل ہے، لندن

میں پہلی بار ۱۸۵۸ء میں شائع ہوئی۔ لغات کے پہلے حصے میں اصل لفظ اردو رسم خط (نسخ ٹائپ) میں ہے ہر لفظ کے ساتھ عربی فارسی ہندی کی علامت لگی ہوئی ہے۔ دوسرے حصے میں انگریزی لفظ کے اردو معنی رومن حروف میں ہیں۔ معانی میں کافی مترادفات پائے جاتے ہیں اور فوربس نے اپنے پیش رو لغت نویسوں کے مقابلے میں الفاظ کا بہت اضافہ کیا ہے۔

اسی دوران میں چند اور چھوٹی چھوٹی لغت کی کتابیں شائع ہوئیں۔ مثلاً ہنری گرانٹ نے "انگلو ہندستانی وکے بلری" کے نام سے ہندستان کے یورپیوں کے لیے لکھی جو سنہ ۱۸۵۰ء میں کلکتے سے شائع ہوئی۔ مدراس سے ایک ہندستانی اسکول ڈکشنری (رومن حروف میں) سنہ ۱۸۵۰ء میں' ایک کلکتے سے ۱۸۵۴ء میں اور اسی سال ایک ہندستانی اردو لغت مدراس سے شائع ہوئی۔

ہازل گرود HAZALGROVE کی انگریزی ہندستانی فرہنگ بمبئی سے ۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی۔

بلوم ہارٹ BLOOMHARAT نے امہری (حبشہ کی سرکاری زبان) اردو انگریزی لغت اس فوج کے لیے لکھی جو حبشہ جا رہی تھی۔ سنہ ۱۸۶۷ء میں سیرام پور میں طبع ہوئی۔ کپتان بوراڈیل BORRADAILE نے انگریزی ہندستانی لغت احاطہ مدراس کے فوجی طلبہ کے لیے لکھی جو مدراس میں سنہ ۱۸۶۸ء میں طبع ہوئی۔

جے ڈبلیو فریل FURREL نے اپنے ہندستانی مترادفات کی فرہنگ لکھی جو روزمرہ استعمال میں آتے ہیں۔ معانی کے فروق' تشریح اور مثالوں کے ساتھ لکھے ہیں۔ کلکتے میں ۱۸۷۳ء میں چھپی۔

ایچ بلوک مین BLOCHMAN نے انگریزی اردو ڈکشنری لکھی۔ یہ رومن خط میں ہے۔ کئی بار چھپی۔ آٹھویں بار کلکتے سے سنہ ۱۸۷۷ء میں شائع ہوئی۔

پاولو ماریا ہارمین PAULO MARIA HORMEN کی پرتگالی' کوکنی' انگریزی ہندستانی لغت بمبئی سے ۱۸۷۴ء میں شائع ہوئی۔

فرینکو ڈینو کل نے اردو زبان کے نامور مورخ گارساں دتاسی کی زیر ہدایت

۱۸۷۵ء میں اردو لغات لکھنی شروع کی تھی۔ لیکن صرف ۳۲ صفحے چھپ کر رہ گئے۔ دیباچہ گارساں دتاسی نے لکھا۔

ڈی ایف ایکس ڈائس DAIS نے انگریزی 'پرتگالی' گوڈی مرہٹی ہندستانی کی ایک فرہنگ مرتب کی جو ستارا سے سنہ ۱۸۸۹ء میں شائع ہوئی۔ اس کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتنے پرتگالی لفظ اردو میں داخل ہوئے اور کتنے اردو کے لفظ پرتگالی زبان میں جا پہنچے۔

ڈاکٹر فالن FALLON کی مشہور ہندستانی انگریزی ڈکشنری سنہ ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئی۔ اس کی ترتیب و طباعت کے مصارف حکومت ہند نے ادا کئے۔ اس پر تبصرہ آئندہ اوراق میں کیا گیا ہے۔

سیلورنڈ ہوپر HOOPER کی میرانی اردو لغت ۱۸۸۰ء میں لاہور سے شائع ہوئی اس کی ترتیب الفاظ کے مادوں سے کی گئی ہے۔

ریونڈ کریون CRAVEN کی رائل اسکول ڈکشنری انگریزی اردو (رومن حروف میں) لکھنؤ سے ۱۸۸۱ء میں شائع ہوئی۔ اسی مصنف کی جم GEM انگریزی ہندستانی ڈکشنری اسی سال لکھنؤ میں طبع ہوئی۔ ان کی پاپولر انگریزی ہندستانی اور ہندستانی انگریزی لغت سنہ ۱۸۸۸ء میں لکھنؤ اور لندن سے شائع ہوئی۔ بعد ازاں مسٹر پی ایچ بیڈلے BADLEY نے بعد نظرثانی اور اضافے کے لکھنؤ سے سنہ ۱۸۸۹ء میں شائع کی اسی مصنف کی رائل ڈکشنری (انگریزی ہندستانی) سنہ ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی

ڈبلو کی گن KEEGAN کی اردو لاطینی انگریزی فرہنگ مرد ھنے سے ۱۸۸۳ء میں شائع ہوئی۔

ڈاکٹر فالن کی انگریزی ہندستانی ڈکشنری ۱۸۸۳ء میں دہلی بنارس اور لندن سے شائع ہوئی اور کئی بار چھپ چکی ہے۔ بعد میں لاہور میں بھی چھوٹی تقطیع پر گلاب سنگھ اینڈ سنز کے مطبع مفید عام میں طبع ہوئی۔ یہ بہت اچھی لغت ہے۔ الفاظ کے ساتھ محاورات بھی دیئے ہیں۔ اور تشریح کے لیے انگریزی ادب سے مثالیں پیش کی ہیں۔

پلیٹس PLATTS کی مبسوط اردو ہندی انگریزی لغات ۱۸۸۴ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد کئی بار چھپ چکی ہے۔ اس پر تبصرہ آئندہ اوراق میں ہے۔

ریورنڈ کایونگ KIVING نے یونانی اردو لغت لکھی (امریکن ٹریکٹ سوسائٹی الہ آباد) جو لدھیانے سے ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔

ہندستانی محاورات و الفاظ کی لغت مرتبہ کرنل فلپس PHILLIPS لندن سے ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی۔

ڈبلیو ایل تھابرن THOBURN کی انگریزی اردو لغت لکھنؤ میں ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی۔

پاکٹ ہندستانی (جیبی ہندستانی لغت) مرتبہ مسٹر پالاک POLLOCK کلکتے میں ۱۹۰۰ء میں طبع ہوئی۔

میجر جیپ مین نے "انگلش ہندستانی پاکٹ و کے بلری" رومن حروف میں مرتب کی جو یارک ٹاؤن میں ۱۹۰۴ء میں اور لندن میں ۱۹۰۸ء میں طبع ہوئی۔ دوسرے ایڈیشن میں الفاظ کا کچھ اضافہ کیا۔ یہ بہت مختصر لغت ہے۔

جی ڈین رنکنگ RANKING نے انگریزی ہندستانی لغت لکھی جو ۱۹۰۵ء میں کلکتے اور لندن سے شائع ہوئی۔ ان صاحب نے متعدد انگریزی اردو اور اردو انگریزی لغت کی کتابیں لکھی ہیں۔

لفٹننٹ کرنل فلاٹ نے ایک مختصر انگریزی ہندستانی فرہنگ اعلا مدارج کے طلبا کے لیے لکھی جو ۱۹۱۱ء میں کلکتے میں طبع ہوئی۔ ان ہی صاحب نے "فرہنگ محاورات اردو" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اور اردو محاورات کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے۔ یہ کلکتے سے ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔

یہ سب کتابیں کم و بیش شکسپیئر، فوربس، فالن کی لغات پر مبنی ہیں۔ اپنے زمانے کے لحاظ سے ڈاکٹر ولیم ہنٹر، ڈاکٹر گلکرسٹ، شیکسپیر اور فوربس کی لغات بہت اچھی تھیں

اور بڑی محنت و کاوش سے لکھی گئی تھیں اور ایک مدت تک بہت کام دیتی رہیں۔ بعد کی بہت سی لغات انھیں پر مبنی ہیں۔ اب یہ پرانی ہو چکی ہیں۔ زبان بہت آگے نکل گئی ہے۔ لغت کی ان سب کتابوں پر فالن اور پلیٹس کی لغات سبقت لے گئی ہیں۔ فالن نے یہ خاص اہتمام کیا ہے کہ الفاظ و محاورات کے استعمال کی سند میں عوام کے گیت، زبان زد ضرب الامثال اور فقرے اور اساتذہ کے اشعار نقل کئے ہیں۔ لیکن اردو کے ادبی الفاظ کی طرف سے بے اعتنائی برتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ عربی فارسی لفظ جو اردو زبان و ادب میں عام طور پر مروج ہیں بہت کم پائے جاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسے الفاظ محض فضیلت مآبی جتانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ زبان میں (خواہ وہ کوئی زبان ہو) ادبی الفاظ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اور کوئی لغت ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ ہر لفظ کے ساتھ عربی فارسی ہندی سنسکرت کی علامت لگی ہوئی ہے لیکن لفظ کی اصل اور اشتقاق کی تحقیق میں کوئی خاص اہتمام نہیں کیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ کتاب کی ترتیب و تالیف میں غیر معمولی محنت اور کوشش کی ہے اور ڈاکٹر فالن کی تربیت کا یہ کچھ کم فیض نہیں ہے کہ ان کے ساتھ جس قدر اصحاب بطور مددگار کے کام کرتے تھے ان سب نے کوئی نہ کوئی کتاب لغت یا زبان پر لکھ ڈالی ہے۔ پلیٹس کی لغات فالن کی کتاب کے مقابلے میں بہت زیادہ ضخیم اور وسیع ہے۔ اس نے اردو کے ساتھ ٹھیٹ ہندی کے لفظ بھی لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ فارسی، عربی، سنسکرت کے الفاظ کا بھی بہت کافی ذخیرہ ہے جن میں سے اکثر اردو زبان میں مروج ہیں۔ الفاظ کے معنوں میں زیادہ تفصیل اور وسعت پائی جاتی ہے۔ اور اکثر الفاظ کے ماخذ اور اصل کا بھی اشارہ کیا ہے۔ لیکن معنی اور استعمال کے لیے سند نہیں دی۔ ہر اصل لفظ پہلے اردو رسم خط میں ہے، اس کے آگے ناگری رسم خط میں اور اس کے بعد رومن حروف میں۔ ان دونوں فاضل لغت نویسوں کی محنت اور کاوش قابلِ داد ہے۔

ان لغات کے علاوہ انگریزوں نیز بعض اہل یورپ نے اردو زبان اور اس کی صرف و نحو وغیرہ پر بے شمار کتابیں تالیف کیں جن کے تذکرے کا یہ موقع نہیں۔ اس

سے اشنا صرور ثابت ہوتا ہے کہ اردو ہندستان کی سب سے مقبول اور مروج زبان تسلیم کر لی گئی تھی۔ اب میں ان کی چند ایسی لغات کا ذکر کرتا ہوں جو بعض فنون اور زندگی کے شعبوں کی اصطلاحات سے تعلق رکھتی ہیں۔

الیس روسو ROUSEAU نے شرع اسلام (محمڈن لا) اور اصطلاحات مال گزاری کی ایک لغت تالیف کی جو لندن میں پہلی بار ۱۸۰۲ء میں چھپ کر شائع ہوئی۔

لفٹیننٹ روبک ROEBUCK نے اصطلاحات بحری کی ایک لغت (انگریزی ہندستانی) تالیف کی روسی حروف میں تھے۔ اس میں اصطلاحات والفاظ کے علاوہ ایسے جملے بھی ہیں جو جہازی ملازمین کی بول چال میں آتے ہیں۔ نیز وہ الفاظ کمان WORDS OF COMMAND جو جہاز وغیرہ کے کام کے وقت استعمال ہوتے ہیں کتاب کی ابتدا میں اردو صرف ونحو پر ایک مقدمہ ہے۔ یہ کتاب کلکتے سے ۱۸۱۱ء میں اور اس کے بعد لندن سے ۱۸۱۳ء میں شائع ہوئی۔ یہ ایک مختصر اور کارآمد کتاب ہے۔ ان ہی صاحب نے ایک دوسری کتاب ہندستانی ترجمان HINDOOSTANEE INTERPRETER کے نام سے لکھی جو صرف ونحو کے ابتدائی اصول وسیع فرہنگ، مکالمات اور بحری ڈکشنری پر مشتمل ہے دوسرا بار ڈبلیو کارمیکائیل سمتھ کی نظرثانی کے بعد لندن میں ۱۸۴۱ء میں طبع ہوئی۔ تیسرا ایڈیشن لندن اور پیرس سے سنہ ۱۸۴۱ء میں شائع ہوا۔ ایک اور کتاب لیسکری LASKARI ڈکشنری بھی تالیف کی یہ بھی بحری اصطلاحات ومحاورات پر مشتمل ہے خاص کر ملاحوں کی بول چال زیادہ تر پیش نظر رکھی گئی ہے۔ انگریزی ہندستانی دونوں زبانوں میں ہے ڈبلیو کارمیکائیل کی نظرثانی اور اصلاح کے بعد مسٹر جی سمال SMALL نے اسے پھر سے مرتب کیا اور ۱۸۸۲ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ لفٹیننٹ روبک اردو زبان کے عالم تھے اور انھوں نے ڈاکٹر گلکرسٹ کو اردو لغات کے لکھنے میں بہت مدد دی۔

مشہور مورخ اور مولف سر ہنری ایلیٹ نے ہندستانی اصطلاحات پر ایک مبسوط کتاب لکھی۔ اس میں شمال مغربی اضلاع کے ہندوؤں کی ذاتوں، رسم ورواج وتوہمات، مال گزاری اور دفتری اصطلاحات، دیہاتی زندگی کے مختلف ومتفرق الفاظ کی تشریح کی گئی ہے۔ سر ہنری نے اسے ۱۸۴۴ء میں مرتب کیا ہے۔ جے بیمس نے اس کی نظرثانی کی اور

اور کافی اصلاح اور اضافے کے بعد ۱۸۶۹ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ کتاب کے اصل لفظ انگریزی حروف میں ہیں اس کے ساتھ اردو نسخ ٹائپ میں اور اس کے بعد ناگری میں۔ اصطلاح کی تشریح انگریزی زبان میں ہے۔ الفاظ کی تشریح و تحقیق خوب کی ہے دو جلدوں میں ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔

پیٹرک کارنے کی PATRUCK CARNEGY کمشنر رائے بریلی نے ایک لغت مرتب کی جس میں دفاتر، عدالت، مال گزاری، حرفت و صنعت وغیرہ کے الفاظ جمع کئے ہیں بعض ادبی الفاظ مثلاً ابہام، مالوف، کد و کاوش، اختلاط وغیرہ بھی آگئے ہیں۔ بعض اصطلاحات کی تشریح تفصیل سے کی ہے۔ اصل الفاظ رومن حروف میں ہیں اور ان کی تشریح انگریزی زبان میں ہے۔ مفید کتاب ہے۔ الہ آباد سے اول بار ۱۸۵۲ء میں اور دوسری بار ۱۸۷۷ء میں شائع ہوئی۔

فرہنگ ولسن WILSON'S GLOSSARY ضخیم، محققانہ اور بڑے پایے کی کتاب ہے۔ ایسٹ انڈیا کی زیر سرپرستی ایچ۔ ایچ۔ ولسن ایم۔ اے، ایف آر، ایس پروفیسر سنسکرت آکسفورڈ یونیورسٹی نے تالیف کی جو ۱۸۵۵ء میں شائع ہوئی۔ اب اے سی گنگولی ایم۔ اے۔ بی۔ ایل اور این ڈی باسو بی ایل نے بعد نظر ثانی ۱۹۴۰ء میں کلکتے سے شائع کی اور بہت سے قانونی الفاظ وغیرہ کا اضافہ کیا۔ فاضل مولف نے اس کی تالیف و ترتیب میں غیر معمولی محنت اور تحقیق سے کام لیا ہے حکومت کے نظم و نسق کے ہر شعبے اور ہر صوبے کے الفاظ، اصطلاحات اور دیگر تمام الفاظ جو کسی نہ کسی صورت سے عدالتی و مالی قانون میں آگئے ہیں، جمع کر دیئے ہیں۔ اصل الفاظ رومن حروف میں ہیں اور ان کا صحیح تلفظ قوسین میں لکھ دیا ہے۔ اس میں عربی فارسی اردو ہندی سنسکرت، بنگالی، مرہٹی، تلنگی، تامل، ملیالم کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔ ہر لفظ کے سامنے اس زبان کا نام لکھ دیا ہے جس کا یہ لفظ ہے۔ لیکن چونکہ ہندستان کی سرکاری زبان فارسی تھی اس لیے عربی، فارسی، اردو کے لفظ زیادہ تعداد میں ہیں۔ کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی ہے۔

ڈاکٹر فیلن نے ایک انگریزی ہندستانی ڈکشنری مشتمل بر اصطلاحات فنون و تجارت تالیف کی۔ اس میں عدالت دیوانی و فوجداری مال گزاری و امور تجارت کے الفاظ و اصطلاحات ہیں۔ یہ کلکتے میں ۱۸۵۸ء میں طبع ہوئی۔
یہی کتاب بعد نظر ثانی لالہ فقیر چند نے مرتب کی۔ اور بنارس سے ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی۔

ایچ جی ریورٹی RAVERTY نے انگریزی ہندستانی ڈکشنری ان اصطلاحات کی مرتب کی جو فن تعمیر اور دوسرے فنون وعلوم میں مستعمل تقریباً پانچ ہزار سے زائد الفاظ پر مشتمل ہے۔ انگلستان HERTFORD: میں سنہ ۱۸۵۹ء میں طبع ہوئی۔

جی بی ہیزل گروو HAZEL GROVE کی انگریزی ہندستانی ڈکشنری جو بمبئی میں سنہ ۱۸۶۵ء میں چھپی اردو کی نثر دیتی، اسٹورز اور فوجی اصطلاحات پر مشتمل ہے۔

جارج کلفورڈ وہٹ ورتھ GEORGE CLIFFORD WHITWORTH نے "اینگلو انڈین ڈکشنری" نام کی ایک لغت لکھی جس میں ہندستانی زبان کے وہ الفاظ اور اصطلاحات درج ہیں جو دفاتر میں خصوصاً مال گزاری اور زراعت میں مستعمل ہیں۔ نیز ہنود کی ذاتوں، فرقوں، رسوم وغیرہ کے نام بھی لکھے ہیں۔ اچھی ضخیم کتاب ہے۔ اصل لفظ رومن حروف میں ہے۔ تشریح انگریزی زبان میں کی ہے۔ بعض الفاظ کی اصل و اشتقاق سے بھی مجملاً بحث کی ہے توسین میں ہر لفظ کے سامنے اس زبان کا نام بھی لکھ دیا ہے جس سے لفظ کا تعلق ہے۔ لندن میں سنہ ۱۸۸۵ء میں طبع ہوئی۔

ڈاکٹر فیلن نے ہندستانی ضرب الامثال پر بھی ایک مبسوط کتاب لکھی ہے جو اس موضوع پر بہت بہتر کتاب ہے۔ اس میں مارواڑی، پنجابی، بھوج پوری کہاوتیں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ امثال رومن حروف میں ہیں۔ کپتان ڈکنل سی ٹمپل نے اسے بعد نظر ثانی مرتب کیا۔ اور بنارس اور لندن سے ۱۸۸۶ء میں شائع کی۔

اوپر ڈاکٹر فیلن کی قانونی و تجارتی اصطلاحات کا ذکر آچکا ہے۔ وہ انگریزی سے اردو میں ہے۔ دوسری ڈکشنری انھوں نے اسی موضوع پر ہندستانی سے انگریزی میں لکھی۔ یہ بنارس میں ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ اصل لفظ اردو رسم خط نسخ ٹائپ میں ہے اور اس کا تلفظ رومن حروف میں۔ جہاں کہیں کوئی ہندی یا سنسکرت لفظ آگیا ہے تو اسے اردو رسم خط کے بعد دیوناگری حروف میں بھی لکھ دیا ہے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی ہی کے زمانے سے انگریزی زبان کا ہندستان میں عام رواج ہو چلا تھا اور ہندستانیوں میں انگریزی زبان کی تحصیل کا شوق بڑھتا جاتا تھا خصوصاً جب سے انگریزی تعلیمی زبان ہوئی تو اس شوق میں اور ترقی ہوئی اس لیے بعض ہندستانیوں نے بھی اردو انگریزی اور انگریزی اردو لغات لکھیں لیکن وہ زیادہ تر مذکورہ بالا انگریزوں کی لکھی ہوئی لغات پر مبنی ہیں چند ایسے مؤلفین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دوسابھائی سہراب جی نے انگریزی ہندستانی گجراتی فارسی کے بامحاورہ اور بول چال کے جملوں کی ایک لغت لکھی جو بمبئی سے ۱۸۲۲ء میں شائع ہوئی۔

ایک لغت "تثلیث اللغات" نام کی جو سرکاری طور پر منشی چرنجی لال اور پنڈت بنسی دھر کی اعانت سے مرتب ہوئی اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے حکم سے گورنمنٹ پریس میں ۱۸۶۰ء میں چھپی۔ پہلے اردو کا لفظ لکھا ہے پھر ہندی اس کے بعد انگریزی۔ غالباً اسی مناسبت سے اس کا نام تثلیث اللغات رکھا ہے۔

ریورنڈ کاٹن ماتھر نے عہد جدید (انجیل) کے الفاظ کی ایک فرہنگ ہندستانی اور انگریزی میں لکھی جو لندن میں ۱۸۶۱ء میں طبع ہوئی۔

متھرا پرشاد مصر نے ایک سہ زبانی ڈکشنری TRILINGUAL DICTIONARY لکھی جو انگریزی سے اردو ہندی میں ہے۔ انگریزی لفظ کے بعد اس کے معنی اول انگریزی میں اس کے بعد اس کا مترادف یا ترجمہ اردو میں اور سب سے آخر ہندی میں ہے۔ چونکہ ہندی ایک محدود زبان ہے اور اس میں تمدنی لفظ بہت کم ہیں اس لیے جب ہندی لفظ نہیں ملتے تو غیر مانوس سنسکرت لفظ لکھ دیتے ہیں

یہ سب رومن حروف میں ہیں۔ انگریزی لفظ کی اصل کا بھی اشارہ کیا ہے۔ ۱۸۶۵ء میں بنارس سے شائع ہوئی۔ اچھی کتاب ہے اگرچہ کسی قدر پرانی ہوگئی ہے بعض الفاظ کے معانی لکھنے میں ان سے بڑی غلطی ہوئی ہے مثلاً PLENIPOTENTIARY کے معنی قادر مطلق لکھے ہیں۔ OBSERVABLE کے واجب الپابندی اور OFFERABLE کے واجب الپیش نہادی اور REFUSEABLE کے ممتنع الگذار بتائے ہیں۔ یہ ترکیبیں عجیب ہیں۔

درگا پرشاد نے قانونی لغت اردو انگریزی میں لکھی جس کا نام GUIDE TO LEGAL TRANSLATIONS تھا یہ ایسے الفاظ اور جملوں کا مجموعہ ہے جو قانونی دستاویزوں اور تحریروں میں استعمال ہوتے ہیں ان کا ترجمہ انگریزی میں لکھ دیا گیا ہے۔ یہ مترجموں کی ضرورت کے لیے تالیف کی گئی تھی۔ بنارس میں ۱۸۷۹ء میں طبع ہوئی۔ بار دوم ۱۸۷۴ء میں۔ اسی مؤلف کی دوسری کتاب ENGLISH URDU TRANSLATOR'S COMPANION یعنی انگریزی اردو رفیق مترجمین ہے۔ ان کی پہلی کتاب صرف قانونی الفاظ پر حاوی تھی۔ وہ اس کے تکملے کے طور پر ایک لغت عام ضرورت کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔ لیکن یہ ارادہ ترک کر دیا۔ اور یہ لغت ایسی لکھی جس میں قانونی اور غیر قانونی دونوں قسم کے الفاظ آگئے۔ انگریزی الفاظ کے اردو معانی اور تشریح رومن حروف میں ہے۔ پہلا حصہ سنہ ۱۸۸۴ء اور بعد میں مکمل سنہ ۱۸۹۰ء میں بنارس میں طبع ہوئی۔ قانونی الفاظ کے آگے LAW یعنی قانون کا لفظ لکھ دیا ہے۔ اچھی کتاب ہے۔ اگرچہ ناکافی ہے۔ اب بھی کارآمد ہو سکتی ہے۔

منشی سدا سکھ لال نے ایک اینگلو اردو ڈکشنری لکھی۔ منشی صاحب سرکاری مترجم ہونے کے علاوہ مطبع نورالابصار الہ آباد کے مالک بھی تھے۔ ان کی یہ ڈکشنری اسی مطبع میں ۱۸۷۳ء میں چھپی۔ اردو مترادف فارسی رسم خط میں لکھے ہیں۔ مولف نے فاربس، فیلن، متھرا پرشاد وغیرہ کی لغات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ وہ محض ناقل نہیں، انھوں نے صحت الفاظ کا بہت خیال رکھا ہے اور بعض دوسری لغات کے

مقابلے میں اضافہ کیا ہے۔

مولوی عبدالودود نے انگریزی اردو ڈکشنری رومن حروف میں مرتب کی جو پہلی بار کلکتہ میں سنہ ۱۸۷۶ء میں اور بار دوم سنہ ۱۸۷۹ء میں طبع ہوئی۔

ایس ستنگا گھی راو سپرنٹنڈنٹ بائبل سوسائٹی ڈپو بنگلور نے "اردو انگلش ڈکشنری" مرتب کی جو ۱۸۹۹ء میں مدراس سے شائع ہوئی۔ یہ شیکسپیر کی لغت پر مبنی ہے مگر چونکہ زبان شیکسپیر کے وقت سے بہت ترقی کر گئی تھی اس لیے اس میں خاصا اضافہ کیا گیا ہے۔ اصل الفاظ سب اردو رسم خط میں ہیں اور تلفظ رومن حروف میں۔ علاوہ اردو ہندی کے فارسی عربی الفاظ بھی بہت کافی ہیں۔ مشہور محاورات اور ضرب الامثال اور بعض مروج سنسکرت لفظ بھی درج ہیں۔ الفاظ کا ذخیرہ بہت اچھا ہے۔ کہیں کہیں سند کے لیے شعر بھی لکھ دیا ہے۔ عربی لفظوں کے مادے بھی دے دیئے ہیں۔ یہ لغت بڑی احتیاط اور سلیقے سے لکھی گئی ہے۔ بہت ضخیم بھی نہیں ہونے پائی اور تمام ضروری الفاظ اور محاورے بھی آگئے ہیں۔ اب زبان اتنی ترقی کر گئی ہے کہ یہ زیادہ کارآمد نہیں رہی۔

TRILINGUAL DICTIONARY یعنی سہ زبانی لغت

مرتبہ جتیندرا ناتھ سین، الہ آباد سے سنہ ۱۹۱۱ء میں چھپ کر شائع ہوئی۔ اس میں انگریزی لفظ کے معنی اوّل انگریزی میں اس کے بعد اردو مترادف فارسی رسم خط میں اور آخر میں ہندی مترادف ناگری رسم خط میں لکھا ہے۔ یہ خاصی ضخیم کتاب ہے۔ الفاظ کے معانی میں احتیاط سے کام لیا ہے۔ اور صحیح مترادف لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس معاملے میں اسے متھرا پرشاد کی سہ زبانی لغت پر ترجیح ہے۔ لیکن الفاظ سے جو محاورات بنتے ہیں وہ نہیں

دیئے حالانکہ زبان میں ان کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔

اب ہم لغت کی اُن کتابوں پر نظر ڈالتے ہیں جو اہل ہند نے اپنی زبان میں لکھیں۔ اس سلسلے میں قدامت کے اعتبار سے جس کتاب کا ذکر کیا جاتا ہے وہ مولانا فضل الدین محمد قوام کی تصنیف بحر الفضائل فی منافع الافاضل ہے جو آٹھویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔ اس کے آخر میں ایک باب ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے ہندی کے وہ الفاظ لکھے ہیں جو ہندی شاعری میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن انھیں اردو زبان کی لغات سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح خالق باری ہے جو امیر خسرو سے منسوب ہے لیکن درحقیقت عہد جہانگیری کی کتاب ہے۔ اس نوع کی اس سے قبل اور بعد میں متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن ان کا مقصد مبتدیوں کو فارسی سکھانا تھا۔ ان کو لغت کی کتابیں کہنا صحیح نہیں۔ قاضی خان ملا بدر محمد دہلوی کی ادات الفضلا اور قوام الدین ابراہیم فاروقی کا شرف نامہ جو نویں صدی کی کتابیں ہیں، ان میں صرف اتنا کیا ہے کہ بعض مقامات پر عربی فارسی الفاظ کے معانی بیان کرتے ہوئے ہندی مترادف بھی لکھ دیئے ہیں۔ یہی حال مؤید الفضلا کا ہے۔ بہرحال ان میں کوئی بھی ایسی نہیں جسے اردو لغات کہا جا سکے۔ ان سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فضلا ہندی سے بھی واقف تھے اور ان کے زمانے میں وہ الفاظ رائج تھے جو انھوں نے اپنی کتاب میں درج کیے ہیں۔ یہ اور خالق باری کی قبیل کی کتابیں دراصل طالب علموں کو فارسی زبان سکھانے کے لیے لکھی جاتی تھیں۔ ان کا مقصد اردو سکھانا ہرگز نہیں تھا۔ ایک زمانے میں یہی حال انگریزی زبان کا تھا۔ ۱۶۰۰ء تک انگریزی میں جتنی ڈکشنریاں لکھی گئیں اُن سب کا مقصد طلبا کو غیر زبانوں یعنی لاطینی، فرانسیسی، اطالوی، ہسپانوی کے سیکھنے میں مدد دینا تھا۔ سولھویں صدی کے اختتام سے قبل کسی کو یہ خیال نہ آیا کہ انگریزی زبان میں انگریزی کی کوئی ایسی لغت لکھی جائے جس سے اہلِ زبان یعنی انگلستان

کے باشندوں کو خود اپنی زبان سمجھنے میں مدد ملے۔

انشاء اللہ خاں پہلے ہندی شخص ہیں جنھوں نے اردو زبان، اُس کی لغت اور محاورے اور اُس کی صرف و نحو پر غور کیا۔ ان کی دریائے لطافت بے مثال کتاب ہے جو ان کی لسانی قابلیت، وسعت نظر اور ذوقِ صحیح پر شاہد ہے، اگرچہ اس کتاب کو لغات کے ذیل میں شریک نہیں کرسکتے لیکن اس میں زبان کی لغت کا بہت کچھ سامان ہے اور اردو کی کوئی لغت اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتی۔ یہ کتاب سنہ ۱۲۲۲ھ میں تالیف ہوئی اور پہلی بار سنہ ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۸ء) میں طبع ہوئی۔

پہلی کتاب جسے ہم اردو کی ابتدائی لغت کہہ سکتے ہیں وہ ملا عبدالواسع ہانسوی کی کتاب غرائب اللغات ہے۔ اس کا مقصد فاضل مصنف نے خود بیان کیا ہے۔

"اسمائے غیر مشہورہ اشیائے موفورہ والفاظ غیر مالوسہ معانی بین الانام مذکورہ را بہ عبارت واضح و اشارت بیان نماید تا فائدہ، آں عام و نفع آں تمام باشد۔"

اس بات کا عذر کیا ہے کہ فرصت کم تھی اور کتب لغات میسر نہ تھیں شرحوں اور فرہنگوں پر غور کرنے کا موقع نہ ملا، لہذا:

"اسمائی اشیاء و معانی الفاظ را شطرے از نسخ معتبرہ و برخے از افواہ والسنۂ ثقات اخذ کردہ دریں اوراق معدودہ یک جا نمودہ آمد۔"

یہ بات قابلِ غور ہے اور فاضل مؤلف کے صحیح ذوق پر دلالت کرتی ہے کہ انھوں نے صرف وہی الفاظ نہیں لکھے جو لغت کی کتابوں میں ملتے ہیں، بلکہ اُن الفاظ کو بھی داخل کیا ہے جو زبانوں پر جاری تھے اور بول چال میں آتے تھے۔ چنانچہ کتاب کے مطالعہ سے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ جو لفظ جس طرح بولا جاتا ہے اُسے اسی طرح لکھا ہے گو وہ اصل کی رُو سے غلط ہی کیوں نہ ہو مثلاً وہ "آفتاوہ" لکھتے ہیں: "آفتابہ" نہیں لکھتے۔ کیونکہ اُن کے زمانے میں یہ لفظ یونہیں بولا جاتا تھا اور اب بھی بعض مقامات میں بول چال میں یونہیں بولا جاتا ہے۔

اس زمانے میں علم اور تہذیب کی زبان فارسی تھی، اس لئے اس عہد کے مصنفین کے پیشِ نظر فارسی رہتی تھی اور اسی کو وہ مقدم سمجھتے تھے۔ اُن کا مقصد اس لغت کے لکھنے سے یہ تھا کہ وہ غیر مانوس یا بول چال کے اردو لفظ جو فارسی ادب یا شعراء کے کلام میں عموماً نہیں ملتے۔ اُن کے معانی اور تشریح لکھ کر اُن کے مقابلے میں فارسی مترادف درج کر دیئے جائیں تاکہ طلباء اور شائقین کو ان الفاظ کی تلاش میں دقت نہ ہو۔ چنانچہ وہ اپنا مقصد ان الفاظ میں ادا کرتے ہیں۔

"انساں چاکہ مقصود از تسوید ایں اوراق بہم رسانیدن الفاظ بہائے معانی نہ فہمیدن معنیٔ الفاظ، برخلاف عامۂ کتب لغات رعایت ترتیب در معانی کردہ شد تا پیدا کردن لفظ بہائے معنی ہر کس آسان باشد۔"

اگرچہ اپنے زمانے کے لحاظ سے فاضل مؤلف کا مقصد کچھ ہی ہو لیکن اس میں کلام نہیں کہ اُن کی تصنیف غرائب اللغات اردو زبان کی پہلی لغت ہے۔ ملا صاحب موصوف کی تالیفات ایک زمانے تک داخل نصاب رہی ہیں اور بوجہ شہرت و فضیلت ان کا شمار اُن علماء میں ہے جن کا نام زبان زد خاص و عام ہے۔ اور خصوصاً طلباء اور اساتذہ کی جماعت میں احترام سے لیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی تصنیف کا ذکر بھولے سے بھی نہیں آتا۔ بات یہ ہے کہ عام پڑھے لکھے لوگوں پر فارسی شعر و سخن اور ادب چھایا ہوا تھا۔ اور علمی حلقوں میں عربی علوم کا چرچا تھا، اس لئے یہ تصنیف اُن کے علم و فضل کے مقابلے میں طفلانہ سمجھی گئی اور اہلِ علم نے اس کی طرف اعتناء نہ کیا۔ لیکن اب اردو جو عربی فارسی کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھی۔ اُبھرتی آتی ہے اور اپنی خصوصیات کی بنا پر اردو ادب میں ایک نئی شان پیدا ہو رہا ہے، یہ کتاب قدر و منزلت سے دیکھی جائے گی اور علامہ ہانسوی کے اس کام کی داد دی جائے گی۔

اردو لغات کی دوسری کتاب ہندوستان کے مشہور فارسی ادیب سراج الدین علی خان آرزو کی ہے۔ اس کا نام نوادر الالفاظ ہے۔ خان آرزو کی نکتہ سنجی اور دقیقہ رسی مشہور ہے نظر تنقید سے بڑے بڑے اہل کمال بھی نہیں بچے۔ درحقیقت یہ کتاب غرائب اللغات کی تصحیح اور تتمہ ہے۔ وہ خود فرماتے ہیں:۔

"چوں اکثر در بیان معانی" الفاظ تہلے و سقمے ، نظر آمد لہذا نسخہ ، دریں باب بقلم آوردہ جائے کہ سہو و خطائے معلوم کرد اشارت بداں نمودہ ہر آنچہ بہ طبع ناقص ایں کمال درست درآمد برآں افزود"

خان آرزو نے غرائب اللغات کی تصحیح ہی نہیں کی بلکہ بہت کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔ یہ کتاب غرائب اللغات سے حجم میں بھی زیادہ ہے۔ غرائب اللغات میں لفظ کے معنی اختصار کے ساتھ دیئے ہیں مگر خان آرزو نے معنی کے ساتھ اکثر الفاظ کی تحقیق بھی کی ہے۔ اور جگہ جگہ فارسی اور ہندی کے اشتراک و توافق کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ غالباً یہ پہلے شخص ہیں جن کی نظر اس لسانیاتی نکتہ کی طرف گئی ہے۔ غرائب کے الفاظ کی تصحیح میں کاوش کی ہے۔ اور داد تحقیق دی ہے۔ اگرچہ نوادر الالفاظ باعتبار صحت و تحقیق غرائب اللغات سے کہیں بڑھی ہوئی ہے، لیکن تقدم کی فضیلت ملا عبدالواسع ہی کو حاصل ہے۔ خان آرزو علاوہ فارسی کے اردو کے بھی شاعر تھے۔ ان کی یہ تصنیف جو اب تک گمنامی میں پڑی ہوئی تھی، علم لغت میں بڑا پایہ رکھتی ہے[1]

دلیل ساطع، مولفہ مولوی محمد مہدی واصف ہندی سنسکرت کے الفاظ کی لغت ہے۔ الفاظ کے معنی فارسی میں مختصر طور پر لکھے ہیں۔ ہر لفظ کی ابتدا میں "ہ" یا "س" لکھا ہے جس سے مراد ہندی یا سنسکرت ہے۔ ان میں سے اکثر لفظ اب اردو میں متروک ہیں یا پہلے کبھی استعمال میں نہیں آتے تھے۔ تلفظ کا اظہار پرانے طریقے پر عبارت کے ذریعہ کیا گیا ہے جیسا کہ مؤلف نے اپنے دیباچے میں لکھا ہے۔ ایک انگریزی لغت سے یہ الفاظ لے کر جمع کر دیئے ہیں۔ اس لغت میں کوئی خاص بات نہیں۔ ۱۲۴۸ھ (۱۸۳۲ء) میں تالیف ہوئی اور مطبع مظہر العجائب مدراس سے شائع ہوئی۔

نفائس اللغات، مولوی اوحدالدین بلگرامی کی تالیف ہے۔ اس تالیف کا مقصد تقریباً وہی ہے جو غرائب اللغات کا ہے۔ چنانچہ فاضل مؤلف نے دیباچے میں لکھا ہے کہ اگرچہ

---

[1] انجمن ترقی اردو پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہو چکی ہے۔ اسے ڈاکٹر سید عبداللہ نے بڑی محنت اور تحقیق سے مرتب کیا ہے۔

عربی و فارسی لغت دانوں نے لغات کی تدوین میں بہت کام کیا ہے ۔ لیکن ان لغات میں کوئی ایک بھی ایسی نہیں جس میں "اردوئے ہندی" اور فارسی کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہو۔ اسی لئے انہوں نے اس کام کی تکمیل کا ارادہ کیا۔ اس لغت میں الفاظ کی شرح فارسی میں کی گئی ہے ۔ اور ہر اردو لفظ کا فارسی اور عربی مترادف دیا ہے ۔ اردو لفظ کے لئے کوئی سند نہیں دی البتہ اکثر مقامات میں فارسی اور عربی لفظ کے لئے فارسی عربی اشعار سند میں پیش کئے ہیں۔ الفاظ کا تلفظ پرانے طریقے پر عبارت میں دیا ہے ۔ اگرچہ یہ لغت اچھی خاصی ضخیم ہے ، لیکن الفاظ بہت کم ہیں اور محاورے خال خال ۔ مثلاً "الف ممدودہ با بائے موحدہ" میں صرف الفاظ آبخورہ ، آبرنیا اور "الف ممدودہ با رائے مہملہ" میں صرف دو لفظ آڑا اور آڑ دیئے۔ آنکھ کے تحت صرف پانچ محاورے لکھے گئے ہیں ۔ "یائے تحتانی با واو" میں صرف ایک لفظ "یوہیہ" ہے ۔ اور "یا ہا" میں صرف "یہاں" لیکن جو کچھ لکھا ہے وہ مستند ہے ۔ یہ کتاب ۱۲۵۲ھ (۱۸۳۷ء) میں تالیف ہوئی اور ۱۸۶۹ء میں مطبع نول کشور میں طبع ہو کر شائع ہوئی۔

میر علی اوسط رشک لکھنوی جو مشہور شاعر اور ناسخ کے ارشد تلامذہ میں ہیں انہوں نے ایک اردو لغت نفس اللغۃ کے نام سے تالیف کی ہے ۔ اسے فرہنگ سمجھنا چاہیئے۔ اردو لفظ کے معنی فارسی میں دیئے ہیں۔ کہیں کہیں بہت مختصر طور پر چند الفاظ میں تشریح بھی کر دی ہے ۔ بعض جگہ صرف اتنا لکھ دیا ہے ۔ "فارسی است" اور کوئی تشریح نہیں کی ہے ۔ محاورات بہت ہی کم ہیں۔ بعض جگہ تشریح بھی ناقص ہے مثلاً "پھینی" کے معنی لکھے ہیں "کہ حلوائیاں می سازند ۔ ۔ ۔ آن را با قند و شیر خورند" "رتنی" کے لئے صرف اتنا لکھا ہے "عربی است ، ت : خرسندی"۔ الفاظ بھی بہت سے چھوٹ گئے ہیں ، نظیر یا سند نہیں دیتے ۔ بہر حال جتنے لفظ بھی آگئے ہیں انہیں مستند سمجھنا چاہیئے ۔ لغت نویسی کے اصول سے مطلق واقف نہیں ۔ صرف پہلی جلد چھپی ہے جو حرف "ت" پر ختم ہوئی ہے اور کتاب اوسط تقطیع کی ۵۰۱ صفحے کی ہے ۔ دوسری جلد موجود ہے طبع نہیں ہونے پائی۔ سنہ تالیف ۱۲۵۶ھ (۱۸۴۰ء)۔

مولوی امام بخش صہبائی فارسی کے بہت بڑے استاد تھے ۔ ان کی ساری عمر فارسی کی

تحصیل و تعلیم و تالیف میں گذری۔ مرحوم دہلی کالج میں فارسی کے پروفیسر تھے۔ مرزا غالب و مومن کے ہم عصر تھے۔ زمانے کا رنگ بدل چلا تھا جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ مولانا نے اردو کی صرف و نحو پر ایک مبسوط کتاب تالیف کی۔ اس زمانے کے دستور اور اپنے معمول کے مطابق فارسی میں نہیں اردو میں لکھی۔ اس کے آخری باب میں مولانا نے اردو کے محاورات درج کئے ہیں یہ اگرچہ لغت کی حیثیت نہیں رکھتے لیکن اردو لغت کے ممد ضرور ہیں۔ یہ کتاب سنہ ۱۸۴۹ء میں طبع ہوئی۔

مخزن فوائد مولفہ نیاز علی بیگ نکہت۔ اردو محاورات و اصطلاحات کی لغت ہے جو مؤلف نے مسٹر بوترس پرنسپل قدیم دہلی کالج کی فرمائش پر مرتب کی۔ خاصی ضخیم کتاب ہے اور محاورات بہت تلاش سے جمع کئے ہیں اور ہر محاورے کی سند میں کسی اُستاد کا شعر پیش کیا ہے اگرچہ ترتیب بہ حروف تہجی ہے لیکن ہر حرف کے تحت جو محاورے درج ہیں ان میں کوئی ترتیب نہیں رکھی۔ مؤلف کو محاورے، اصطلاح اور لفظ کے فرق کی کوئی تمیز نہیں مثلاً الف ہونا، اترانا، اوس پڑنا، آنکھیں پتھرانا کو اصطلاح اور آگ پھونک دینا، ڈول، ڈنکے بجانا، ڈلک کو محاورہ لکھتے ہیں۔ محاورے کا لفظ صرف چند ہی کے ساتھ لکھا ہے باقی سب کو اصطلاح کا نام دیا ہے۔ بعض محاورے ایسے ہیں جو اب مروج نہیں، کہیں کہیں مثلیں بھی لکھی ہیں۔ یہ کتاب اس موضوع پر بہت اچھی ہے۔ اور کافی تلاش کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ ۱۸۶۰ء میں طبع ہوئی۔

مخزن المحاورات منشی چرنجی لال کی تالیف ہے۔ منشی صاحب نے ڈاکٹر فیلن کی مددگاری میں کام کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی صحبت میں ان کو زباندانی کا ذوق حاصل ہوا۔ اردو محاورات میں اب تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں یہ اُن سب میں بڑی ہے۔ کم و بیش دس ہزار محاورے اس میں آگئے ہیں۔ اس میں ایسے محاورے بھی ہیں جو خاص ہندوؤں کی زبان پر ہیں یا قصبات و دیہات میں بولے جاتے ہیں۔ پیشہ وروں کی بھی بعض اصطلاحات پائی جاتی ہیں۔ معروف امثال بھی کہیں کہیں درج ہیں۔ معانی کی تشریح میں وضاحت سے کام لیا ہے۔ اور صاف زبان میں بیان کئے ہیں اکثر محاوروں کی صراحت میں روزمرہ کے جملے یا اساتذہ کے اشعار لکھے ہیں۔ اول بار یہ مطبع ہندو پریس دہلی میں ۱۸۸۶ء میں طبع ہوئی۔ بار دوم منشی امیر چند نے اسے ۱۸۹۹ء میں شائع کیا اور خلاف

تہذیب اور فحش محاورے اور اشعار جو ڈاکٹر فیلن کے فیض کا اثر تھا خارج کر دیئے۔

بہادر ہند مؤلفہ مرزا محمد مرتضیٰ عاشق لکھنوی عرف مچھو بیگ شاگرد مرزا محمد اصغر علی، خان نسیم دہلوی اردو محاورات کی لغت ہے۔ حرف الف کی تختی ۱۸۸۰ء میں طبع ہوا جو اوسط تقطیع کے ۲۱۰ صفحات پر ہے۔ دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی حصے بھی تیار تھے چھپنے سے رہ گئے۔ بہت اچھی کتاب ہے۔ ہر محاورے کی کافی تشریح سلیقے سے کی ہے اور اساتذہ کے اشعار سے سند پیش کی ہے۔

مصطلحات اردو مؤلفہ مولوی اشرف علی لکھنوی مطبع نامی لکھنؤ میں ۱۸۹۰ء میں طبع ہوئی یہ اردو محاورات کی لغت ہے لیکن کل محاورات پر حاوی نہیں۔ محاورات کی تشریح میں بھی بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ ہر محاورے کی سند میں کسی استاد کا شعر پیش کیا ہے۔

دو لغات اور لکھی گئیں مگر طبع کی نوبت نہ آئی۔ ایک قدر بلگرامی کی ہے۔ اس میں لفظ کے معنے مختصر طور پر لکھے ہیں اور سند میں کسی استاد کا شعر دیا ہے۔ کوئی خاص بات نہیں اور نہ الفاظ کا مجموعہ کافی ہے۔ دوسری حیدرآباد کے مشہور شاعر شمس الدین فیض کی ہے۔ اس میں زیادہ تر محاورے اور امثال ہیں۔ یا الفاظ جو خاص معنے رکھتے ہیں اور سند میں اساتذہ کے اشعار منقول ہیں۔ الفاظ اس میں بھی بہت سے چھوٹ گئے ہیں۔ تاہم کافی تلاش کے بعد مرتب کی گئی ہے اس کا نام خزائن الامثال ہے۔

اردو لغات پر اب تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اُن سب میں جامع اور مکمل اور سب سے کارآمد مولوی سید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ ہے۔ اس کا کچھ حصہ اوّل اوّل ارمغان دہلی کے نام سے بالاقساط شائع ہوا۔ اس کے بعد ہندوستانی اردو لغت کے نام سے پہلی جلد ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں نظام گورنمنٹ کی سرپرستی اور ہنر پروری کی بدولت فرہنگ آصفیہ کے نام سے موسوم ہوئی اور چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی۔ فاضل مؤلف کے سامنے ڈاکٹر فیلن کی لغت کا نمونہ موجود تھا اور وہ خود بھی اس کی ترتیب میں شریک تھے۔ لیکن ان کی لغت بالکل جدا چیز ہے۔ ایک تنہا شخص جس قدر محنت، کاوش اور تحقیق کر سکتا ہے انہوں نے اس کا حق ادا کیا۔ اور ایسا بڑا کام کیا

کہ اردو زبان ہمیشہ ان کی زیرِ بارِ منت رہے گی۔ گو الفاظ کی تحقیق میں غلطیاں بھی ہیں، بہت سے لفظ اور بعض محاورے بھی چھوٹ گئے ہیں، زمانہ حال کی رو سے بہت کچھ اضافے کی ضرورت ہے، بعض جگہ بے جا طویل نویسی سے کام لیا ہے۔ تاہم یہ کتاب ایسی ہے کہ مؤلف کو داد نہ دینا ظلم ہوگا۔ اس کتاب کے پڑھتے وقت کبھی تو بے تحاشا ہنسی آتی ہے۔ اور کبھی غصہ۔ مؤلف نے فحش الفاظ اور محاوروں کے جمع کرنے میں خاص اہتمام کیا ہے۔ یہ ڈاکٹر فیلن کا فیضِ صحبت معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس بارے میں بڑی کد و کاوش کی ہے اور دیباچہ میں اپنے اس فعل کی حمایت میں بہت کچھ وضاحت اور منطق سے کام لیا ہے۔

مؤلف فرہنگ آصفیہ بھی اُن کے قدم بہ قدم چلے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں بعض عجیب عجیب چیزیں ملتی ہیں۔ مثلاً کشمیری کے معنوں کے ضمن میں لکھتے ہیں "باشندہ کشمیر جیسے کشمیری بے پیری جس میں لذت نہ شیرینی" آگے چل کر فرماتے ہیں "یہ لوگ مکر و دغا فریب اور بے وفائی وغیرہ اکثر اوصاف میں مشہور ہیں چنانچہ مؤلف کو بھی سنہ ۹۶ء میں ایک کشمیری پنڈت نے نو ہزار کا نقصان پہنچایا۔ جس سے فرہنگ آصفیہ کی اشاعت میں بہت دیر ہوئی۔ اور جلد سوم کی صحت میں ابتری ہوئی کسی نے سچ کہا ہے:۔

بادشاہے بہ کاشمیری گفت  کاش میری کہ من خلاص شوم

مخطاالرجال کا شعر بھی اس امر کا مصداق ہے۔" یا مثلاً جہاں مجروح کا لفظ آیا ہے وہاں اس لفظ کے معنی لکھنے کے بعد میر مہدی حسین مجروح دلی کے مشہور شاعر کا حال درج کر دیا ہے اور ان کی اکتیس شعر کی ایک غزل بھی نقل کر دی ہے یا مجنوں کا لفظ آیا تو مجنوں کے حالات میں سات آٹھ کالم سیاہ کر دیئے ہیں۔ لفظ عرب کے بعد ایک لفظ عرب سرائے کا اضافہ کیا ہے۔ اور اس کے سامنے اسم مونث لکھ کر تحریر فرماتے ہیں "چونکہ یہ مقام مؤلف لغات کی ننھیال ہے۔ اس وجہ سے اس کا مختصر حال لکھنا اپنے اوپر واجب بلکہ فرض سمجھتا ہوں۔" اب اس کے حالات اور روایات لکھنے بیٹھے تو باریک خط میں پورا ایک کالم لکھ ڈالا۔ اولیاء کا جو لفظ آیا تو اولیائے ہند کے تحت میں پورے بیس کالم لکھ ڈالے۔ غرض اس قسم کی بے ربطیاں اور لغزشیں بہت سی پائی جاتی ہیں۔ تاہم باوجود اس کے مؤلف کی محنت نہایت قابلِ تعریف ہے۔ اس نے بہت سے لفظ جو حرف

بول چال میں استعمال ہوتے تھے یا خاص محاورے اور ہندی الفاظ جو اب تک اردو لغت نویسوں نے نہیں لکھے تھے درج کر دیئے ہیں۔ البتہ فارسی عربی کے بہت سے ایسے الفاظ جو اردو کی ادبی کتابوں میں عموماً استعمال ہوتے ہیں چھوٹ گئے ہیں۔ یہ بھی ڈاکٹر فیلن کی صحبت کا اثر ہے۔

اس کے بعد امیر اللغات لکھی گئی۔ اس کے مؤلف منشی امیر احمد مینائی مشہور شاعر اور صاحب علم ہیں۔ اس لغت کا صرف پہلا حرف شائع ہو سکا۔ فرہنگِ آصفیہ کی پہلی جلد اس سے قبل شائع ہو چکی تھی۔ حتی الامکان بڑی محنت اور تلاش سے کام کیا ہے۔ ہر لفظ پر اعراب لگائے ہیں۔ رسم خط کی بھی پابندی کی ہے۔ ہر لفظ کے ساتھ تذکیر و تانیث اور جس زبان کا لفظ ہے اس کی علامت لکھ دی ہے۔ خال خال کسی لفظ کی اصل بھی بتائی ہے۔ ایک ایک لفظ یا محاورے کے لئے کئی کئی شعر بلا ضرورت نقل کئے گئے ہیں۔ بعض الفاظ مثلاً آب، آسمان، آفتاب، آنسو، آنکھ وغیرہ کی صفات اور تشبیہ و استعارات کی تفصیل میں کالم کے کالم سیاہ کر دیئے ہیں۔ چنانچہ آنکھ کی صفات اور تشبیہات کے لئے ۲۰ کالم وقف کر دیئے ہیں۔ لغت کی کتاب میں یہ غیر ضروری ہے۔ افسوس ہے کہ اس لغت کا صرف ایک ہی حرف چھپ کے رہ گیا۔ منشی صاحب کی عمر نے وفا نہ کی اور کام بند ہو گیا۔ اور کسی کو اس کی تکمیل کی توفیق نہ ہوئی۔ ۱۸۹۱ء میں مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوئی۔

امیر اللغات کے نامکمل رہنے کا جو افسوس تھا اس کی تلافی مولوی نور الحسن نے نور اللغات لکھ کر کر دی۔ لائق مؤلف نے اس کی ترتیب و تالیف میں بہت کوشش اور محنت کی ہے۔ ہر لفظ کے ساتھ اصل زبان کا اشارہ کر دیا ہے۔ اعراب بھی لگائے ہیں۔ اور اکثر الفاظ کا تلفظ عبارت میں بیان کر دیا ہے۔ محاورات کے جمع کرنے اور ان کی تشریح میں پوری کوشش کی ہے۔ لیکن بعض مقامات میں وہی غلطی کی ہے جو امیر اللغات کے مؤلف سے ہوئی ہے۔ مثلاً "بڑا" کے تحت میں بڑا نکیلا ہے، بڑا ہی سخت ہے، بڑا تقدیر والا ہے وغیرہ جو محاورات لکھے ہیں وہ بالکل غیر ضروری ہیں۔ ان جملوں میں "بڑا" بطور تمیز یا صفت کے نکیلا، سخت اور تقدیر والا کے ساتھ عام معنی میں استعمال ہوا ہے، کوئی خاص معنی نہیں پیدا کرتا۔ اسی طرح "آپ کی شکایت میرے سر آنکھوں پر،" "آپ کا منہ ہے" وغیرہ محاورے لکھے ہیں۔

یہ محاورے آپ کے تحت نہیں آسکتے کیونکہ یہ آپ سے مخصوص نہیں، دوسری ضمیروں اور اسموں کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ سر آنکھوں اور منہ کے ماتحت آنے چاہئیں۔

بعض عربی لفظ اس لغت میں ایسے بھی درج ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں اور غیر مانوس ہیں۔ مثلاً استنار، تیقظ، صبغ، تفاح، صفدغ، قذف وغیرہ۔ اردو لغت میں عربی فارسی کے وہی لفظ آنے چاہئیں جو عام بول چال اور تحریر میں آتے ہیں۔ نامانوس اور غریب الفاظ کے لئے عربی فارسی کی لغات موجود ہیں۔

پہلی جلد کے دیباچے میں متروکات کی ایک طویل فہرست ہے جس میں ایسے لفظ بھی آگئے ہیں جو متروک نہیں، اب بھی عام بول چال اور تحریر میں آتے ہیں۔ کسی شاعر یا استاد کے متروک کر دینے سے کوئی لفظ متروک نہیں ہو جاتا۔ متروکات کی بحث آگے آئے گی۔

ایک شکل کے لفظوں کو جو مختلف المعانی اور مختلف الاصل ہیں ایک جگہ گڈمڈ کر دیا ہے جیسے 'آب' اور 'بار' وغیرہ۔ الفاظ کی اصل کی تحقیق نہیں کی۔ کہیں کہیں ایک آدھ لفظ کی اصل لکھی ہے مگر ان میں بھی غلطی کی ہے۔ مثلاً بزاز کی اصل بز بمعنی جامہ اور ساز کلمۂ نسبت لکھی ہے۔ از کوئی کلمۂ نسبت نہیں۔ یہ عربی لفظ ہے۔ بز کے معنی جامہ یا کپڑے کے ہیں اور بزاز اس کا اسم فاعل ہے یعنی کپڑا بیچنے والا۔ لقچہ کو لنجہ کا مفرس لکھا ہے اور اصل ترکی یکچا۔ ترکی میں یہ لفظ یکچا نہیں بوغچہ ہے۔ جریب کی اصل یونانی لفظ گزی لکھی ہے جریب فارسی لفظ گری کا معرب ہے۔ یاداش یاداشت کی اصل یہ لکھی ہے۔ (ق۔ پاداشت۔ پاد۔ یا داشت حفظ) یہ صحیح نہیں پاد کے معنی پاسبان اور نگہبان کے ہیں جیسا کہ پادزہر کے لفظ سے ظاہر ہے۔ پاداش، پاداشت، پاداشن تینوں مترادف ہیں۔ اور پہلوی لفظ پاد داشتن سے بنے ہیں۔ آسمان کو آس (چکی) اور مان (مانند) سے مرکب لکھا ہے اور لفظی اعتبار سے عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ پہلوی میں آسمان، اسمن ہے۔ اوستا میں اس م ن یا اس م۔ سنسکرت میں اشمن (جس کے ایک معنی بجلی اور رابر کے ہیں)۔

اس کے بعد اور بھی کئی چھوٹی موٹی لغات شائع ہوئیں۔ ایک فرہنگ شفق ہے جو منشی لالتا پرشاد شفق لکھنوی کی تالیف ہے۔ اس میں صرف وہی محاورات لکھے گئے ہیں جو ناسخ، آتش،

غالب اور ذوق کے کلام میں پائے جاتے ہیں اور سند میں ان ہی کا کلام پیش کیا گیا ہے اور کوئی خاص بات نہیں۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں طبع ہوئی۔

آصف اللغات مؤلفہ نواب عزیز جنگ مرحوم حیدر آبادی۔ یہ دراصل فارسی لغات ہے۔ اردو کا تعلق اس سے صرف اتنا ہے کہ فارسی لفظ کا اردو مترادف بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اوّل فارسی لفظ لکھا ہے۔ اس کی تشریح بھی فارسی زبان میں کی گئی ہے۔ اس کے بعد لفظ سے جو محاورات بنے ہیں وہ لکھے ہیں اور سند میں فارسی شعراء کا کلام درج کیا ہے۔ آخر میں اردو کا مترادف لکھ دیا گیا ہے یا اگر وہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے تو اردو کی سند پیش کر دی ہے۔ بعض الفاظ کے ذیل میں مؤلف نے عجیب طریقہ اختیار کیا ہے۔ فارسی لفظ کے اردو مترادف کی مثال اردو شعر یا جملے سے دی ہے مثلاً فارسی میں آب کے ایک معنی عزت و آبرو کے ہیں۔ اردو مترادف "عزت و آبرو" لکھ کر عزت اور آبرو کی سند میں دو اردو شعر لکھ دیے ہیں۔ جنہیں اصل لفظ سے کوئی تعلق نہیں یا "استظہار" کے اردو معنی "نمود" کے لکھے ہیں اور نمود کی سند میں اردو شعر پیش کر دیا ہے۔

یہ کتاب سترہ جلدوں میں ہے اور صرف حرف "ج" کے کچھ الفاظ تک تکمیل کو پہنچی ہے۔ اردو لغات میں اس کا ذکر بے محل ہے۔ اردو زبان سے اس کا تعلق برائے نام ہے۔ پہلی جلد سنہ ۱۳۲۲ھ میں اور آخری جلد سنہ ۱۳۴۰ھ میں عزیز المطابع حیدر آباد دکن سے چھپ کر شائع ہوئی۔

ایک بہت بڑی لغت چار ضخیم جلدوں میں طبع ہوئی جس کے مرتب خواجہ عبدالحمید ہیں۔ اس کا نام جامع اللغات ہے۔ یہ صرف اردو زبان کی لغت نہیں بلکہ اردو ہندی، سنسکرت، عربی، فارسی سب زبانوں کا ملغوبہ ہے۔ علاوہ الفاظ اور محاورات کے بول چال کے فقرے اور کہاوتیں بھی لکھ دی ہیں۔ اعلام یعنی اشخاص اور جغرافی اسماء کے نام بھی درج ہیں۔ مثلاً آخن پرشیا کا ایک صوبہ۔ بزگوش مازندران کا ایک مقام۔ بعض جگہ صرف یہی لکھا ہے ایک مقام کا نام جیسے "خاشان ایک شہر" الفاظ اور اسماء کی تعریف نہیں دی۔ اس قسم کے بول چال کے فقرے جیسے "آؤ مہربان بڑی دیر لگائی) راہ دکھائی" "آپ کا گھر کہاں ہے" وغیرہ بھی شریک لغت کر دیے ہیں۔ "آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے" آخر کے تحت لکھا ہے۔ مشہور مصرع ہے۔ "اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"۔ اس کو "آخر" سے کوئی خصوصیت نہیں۔ "آپ ٹپکانا، آپ ٹپکنا، آپ ٹوٹ"

کو محاوروں میں درج کیا ہے۔ "ال" کے تحت ۲۸ کالم صرف اسما کے ہیں۔ "محمد" کے تحت ۱۷ کالم اعلام کے ہیں۔ عربی سنسکرت کے ایسے ثقیل غیر مانوس اور غریب الفاظ لکھے ہیں جو نہ کبھی اردو میں استعمال ہوئے اور نہ آئندہ کبھی ہوں گے۔ مثلاً عربی الفاظ: ایباحن (دینا گھاس پیدا کرنا) اتحاش (دہشت ناراض ہونا)، ارہاف (تیز کرنا) اصعاق (آسمان سے آگ اتارنا) اصفاح (درخواست نامنظور کرنا) وغیرہ۔ سنسکرت کے الفاظ: ابھیاگت (پہنچا ہوا مہمان) اُپپاتک (دوسرے درجے کا گناہ) بھیشج (دوا دارو) فیشکا (لاٹھی، عصا) وغیرہ۔ بعض فضول لفظ خواہ مخواہ لکھ دیئے ہیں۔ مثلاً "رائل سکاٹس: ایک انگریزی رجمنٹ" یا "سابنسن کروسو"۔

الفاظ اور محاورات کے استعمال کے لیے کہیں کوئی سند نہیں دی۔ اور نہ الفاظ کی اصل کی تحقیق کی ہے۔ اس وجہ سے یہ لغت مستند نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مختلف زبانوں کی لغات خصوصاً فارسی انگریزی، عربی انگریزی، اردو انگریزی، ہندی انگریزی وغیرہ سامنے رکھ کر نقل کرتے چلے گئے ہیں۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ مرتب نے اس لغت کے تیار کرنے میں بہت محنت کی ہے۔ اور الفاظ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ یہ لغت ۱۹۲۲ء میں شروع ہوئی اور ۱۹۲۵ء میں ختم ہوئی۔

مہذب اللغات (از مہذب لکھنوی) اس کتاب کی تالیف حال میں شروع ہوئی ہے۔ پہلی قسط الف مقصورہ کے لفظ "اٹھانا" تک چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ لفظ کے تلفظ کو الگ الگ حروف اعراب کے ساتھ لکھ کر ظاہر کیا گیا ہے۔ ہر اصل لفظ کو ناگری رسم خط میں بھی لکھ دیا گیا ہے۔ روزمرہ کے بول چال کے جملے اور ضرب الامثال بھی درج کی گئی ہیں۔ مثلاً ابان (عرب شاعر) ابر (لکھنوی شاعر) ابن زیاد وغیرہ۔ لفظ کی اصل سے بحث نہیں کی۔ سند شعرا کے کلام سے دی گئی ہے۔ الف کی بحث کے تحت لکھتے ہیں "اچل کے معنی نہ چلنے والا۔ لکھنو میں سوا سے اٹل کے اچل، ادھر وغیرہ کم بولے جاتے ہیں۔ باعتبار لکھنؤ غیر فصیح۔ گو یہ الف اپنی اختصاری شکل میں بڑا کام انجام دیتا ہے۔ مگر کیا جائے کہ فصحائے لکھنؤ غیر فصیح سمجھتے آئے ہیں اور اب بھی یہی سمجھتے ہیں۔ شعرائے لکھنؤ کے کلام میں استعمال مفقود و شاذ۔ اور اگر کسی کے کلام میں پایا جائے تو دلیل عدم ہے۔" یا تو "ادھر" جیسے الفاظ کو غیر فصیح قرار دیا گیا ہے۔ یا آگے چل کر الم، ابندو، ابدھی کچھ، انیت، اُپستھ جیسے نامانوس ثقیل سنسکرت کے بہت سے الفاظ لکھتے چلے گئے ہیں۔ اور

ان کی فصاحت وغیرہ کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ "ابتر" کو فارسی بتایا ہے۔ اور غیر فصیح متروک۔ " اپنا جوہر دکھانا" لکھ کر معنی دیئے ہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں جوہر دکھانا محاورہ ہے اپنا یا اپنے کے لفظ داخل محاورہ نہیں" جب یہ داخل محاورہ نہیں تو پھر اسے داخل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس لغت میں کوئی خاص بات نہیں۔ الفاظ کی تحقیق مطلق نہیں کی گئی، فصاحت کا معیار لکھنوی ہے جس کا دارومدار شعرا کا کلام ہے۔

اردو لغات کی اس مختصر کیفیت سے میرا مقصد ان بزرگوں کے کام کی تنقیص کرنا نہیں۔ میں ان کی محنت اور سعی کا دل سے معترف ہوں۔ انہوں نے اپنی زبان کی ترقی اور اصلاح کے لئے جو کام کیا ہے وہ ہر طرح قابلِ تعریف ہے۔ اور آئندہ کام کرنے والوں کے لئے بیش بہا سامان ہے۔ آئندہ جو کوئی بھی اس شاہراہ پر گامزن ہوگا وہ ان کے کارناموں سے فیض یاب ہوگا اور ان کا احسان مانے گا۔ ان میں سے ہر ایک نے زیادہ تر تنہا اس کام کو انجام دیا جبکہ اس اہم کام کے لئے کافی سامان بھی میسر نہ تھا۔ انہوں نے اپنے خیال اور مروجہ روش کے مطابق جو کچھ کیا بہت قابلِ قدر ہے۔ لیکن زندہ زبان ایک حالت پر قائم نہیں رہتی۔ اس میں کمی، اضافہ، تغیر و تبدل سب کچھ ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم پچھلی کتابوں کی کمی پوری کریں۔ اور جدید تحقیقات اور اصولوں سے فائدہ اٹھائیں۔

اب میں مختصر طور پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے موجودہ لغات میں کیا کمی ہے۔ اور جدید لغت کس نہج پر لکھی جائے اور اگر کسی ترقی یافتہ شائستہ زبان کی مستند لغت لکھی جائے تو اس کی کیا شان ہونی چاہیئے۔ اور اس میں کن امور کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا۔

ایک کامل لغت میں ہر لفظ کے متعلق یہ بتانا ضروری ہوگا کہ وہ کب کس طرح اور کس شکل میں اردو زبان میں آیا۔ اور اس کے بعد سے اور اس وقت سے تا حال اس کی شکل و صورت اور معانی میں کیا کیا تغیر ہوئے۔ اس کے کون کون سے معنی متروک ہو گئے۔ اور کون کون سے اب تک باقی ہیں۔ اور اس میں اب تک کون کون سے نئے معانی پیدا ہوئے۔ ان تمام امور کی توضیح کے لئے زبان کے ادیبوں کے کلام سے نظائر پیش کرنے ہوں گے۔ ہر لفظ کی اصل کی تحقیق کرنی

ہوگی۔ یعنے یہ بتانا ہوگا کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے۔ اس کی صورت وہی ہے جو اصل میں تھی یا بدل گئی ہے اصل زبان میں اس کے کیا معنے تھے۔ اور اب کیا ہیں اور اگر درمیان میں کچھ تغیرات ہوئے تو وہ کیا تھے۔ لفظ کی تاریخی حالت معلوم کرنے کے لئے اصل یا اشتقاق کا معلوم کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ یہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے مماثل اور ہم علاقہ الفاظ کے صحیح تعلقات اور ہم شکل مگر مختلف الاصل الفاظ کی تحقیق اور ان میں امتیاز ہو سکتا ہے۔

ایسی لغت کا مرتب کرنا نہایت دشوار ہے۔ جب تک کافی سرمایہ، معقول عملہ اور بہت سے معاونین نہ ہوں، اس کام کا انجام پانا ممکن نہیں۔ یہ نہایت محنت طلب اور سالہا سال کا کام ہے تاہم اگر کوشش اور محنت کی جائے تو بعض ایسے ضروری امور کا اضافہ کیا جا سکتا ہے جن کا تعلق لفظ کی اصل اور معانی سے ہے۔

ہماری لغات میں عموماً لفظ کی تعریف نہیں دی جاتی بلکہ اکثر ہر لفظ کے سامنے اس کے کئی کئی مترادف لکھ دیئے جاتے ہیں۔ ان الفاظ کے علاوہ معنی مطلوبہ کے کئی کئی مفہوم ہوتے ہیں۔ ایک ناواقف شخص کے لئے یہ معلوم کرنا دشوار ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر مترادف کہاں تک اس لفظ کا ہم معنی ہے یا سیاق و سباق کی رو سے ان معانی میں سے کون سا ٹھیک بیٹھتا ہے اور جو شخص مترادف کے معنے نہیں سمجھتا وہ اس لفظ کے مفہوم کو بھی نہیں سمجھے گا۔ محض مترادف لکھ دینے سے صحیح مفہوم ادا نہیں ہوتا۔ اس کی تشریح و توضیح ضروری ہے۔

ہمارے لغت نویس اس بات پر زیادہ زور دیتے ہیں کہ لغت میں جو لفظ ہو مستند اور فصیح ہو اور کوئی ٹکسال باہر نہ ہو۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ لغت نویس الفاظ کا جامع اور مؤرخ ہی نہیں بلکہ نقاد بھی ہے، لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ صرف اپنے زمانے کے وہی الفاظ جمع کرے جو ادبی اعتبار سے مسلم ہوں اور ان کے معانی اور استعمال بتائے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسے یہ حق نہیں ہے کہ لفظوں کا انتخاب کرے اور نہ اسے اس بات کا فیصلہ کرنے کا حق ہے کہ فلاں لفظ اچھا ہے اور فلاں برا۔ اس کا کام اچھے برے سب لفظوں کا لینا ہے خواہ اس کی رائے میں ذوق کے خلاف ہوں یا موافق۔ لغت میں سب لفظ ہونے چاہئیں خواہ وہ رائج ہوں یا متروک اور ان کے تمام معانی اور استعمال درج کرنے لازم ہیں۔

اب الفاظ کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو عام الفاظ ہیں جن میں ادبی اور بول چال کے لفظ آجاتے ہیں۔ ایک دوسری قسم عامیانہ اور سوقیانہ الفاظ کی ہے۔ عامیانہ اور سوقیانہ میں بھی فرق کرنا ضروری ہے۔ پھر عورتوں کے الفاظ اور محاورے ہیں۔ ان کے علاوہ پیشہ وروں اور علوم و فنون کے الفاظ و اصطلاحات ہیں۔ بعض اوقات ان کی تقسیم میں مشکل کا سامنا ہوتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے کہ فلاں لفظ کو کس قسم کی تحت میں رکھا جائے۔ کیونکہ بعض قسمیں ایسی ملتی جلتی ہیں کہ ان میں امتیاز کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بہت سے لفظ ایسے ہیں جو ایک زمانے میں عورتوں سے مخصوص تھے اور اب علم و ادب میں داخل ہو گئے ہیں اور یہی عامیانہ اور پیشہ وروں کے الفاظ اور محاوروں کا حال ہے۔ ہماری زبان میں بہت سے ایسے لفظ پائے جاتے ہیں جو ایک وقت میں صرف بعض پیشوں سے مختص تھے لیکن رفتہ رفتہ یہ عام الفاظ میں شریک ہو کر ادب کی زینت کا باعث ہو گئے۔ ایسے الفاظ خواہ عورتوں کے ہوں یا پیشہ وروں کے ادائے مطلب میں خاص حسن پیدا کرتے ہیں۔ ان کے سوا اجنبی زبانوں کے الفاظ ہیں جو اردو زبان میں داخل ہو چکے ہیں یا داخل ہو رہے ہیں۔ ان کا شمار بھی عام الفاظ میں ہونا چاہیئے۔ پھر اعلام ہیں جن کا اگرچہ ایک عام لغت سے کوئی خاص تعلق نہیں لیکن کچھ ان میں ایسے ہیں کہ جن سے ادب میں جگہ جگہ مڈبھیڑ ہوتی ہے۔ لہذا لغت نویس کو ان کا بھی خیال رکھنا پڑے گا۔ لیکن اُسے اُس کا فیصلہ کرنا بھی ضروری ہوگا کہ کون سے داخل کئے جائیں اور کون سے ترک کئے جائیں۔ بعض اعلام ایسے ہیں کہ وہ ادب میں گھل مل گئے ہیں کہ ان کا جدا کرنا ممکن نہیں۔ یہاں تک کہ اُن سے دوسرے اجزائے کلام مثلاً صفات وغیرہ بن گئے ہیں۔ جیسے دنیا فرسی، عباسی، اورنگ زیبی وغیرہ، ان کا لکھنا لازم ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی ایسے ہیں جن کا جاننا ادیب کو ضروری ہے۔ کیونکہ ادب میں ان سے متعلق تلمیحات و استعارات جا بہ جا آتے ہیں۔ ان کو بھی لغت میں داخل کرنا ہوگا۔ لیکن ان سے متعلق صرف ایسی ہی معلومات درج کی جائیں جو بہت ضروری ہیں۔ مستقل مضامین نہ ہوں۔

متروک الفاظ کا معاملہ اور ٹیڑھا ہے۔ زندہ زبان ہمیشہ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ آج جو زبان بولی جاتی ہے۔ سو برس پہلے ایسی نہ تھی۔ اس کے اجزا اپنے ترکیبی

میں مسلسل مگر آہستہ آہستہ تحلیل و تجدید کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پرانے لفظ متروک ہو جاتے ہیں اور مرتے جاتے ہیں۔ نئے لفظ گھستے چلے آتے ہیں۔ لفظ کو موت اچانک نہیں آتی۔ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتا ہے۔ کوئی شخص کسی لفظ کی موت کی صحیح تاریخ اور وقت نہیں بتا سکتا۔ ہمارے لفظ "یعنی وہ لفظ جو ہم بولتے یا استعمال کرتے ہیں متروک نہیں ہوتے۔ یہ ہمارے بزرگوں کے لفظ ہیں جو نشانۂ اجل ہوتے ہیں۔ ہم ایک لفظ کا استعمال ترک کر دیتے ہیں لیکن وہ مر نہیں جاتا۔ اس کی یاد باقی رہتی ہے۔ اور اس کے استعمال کا امکان بھی باقی رہتا ہے۔ مردہ یہ اُسی وقت ہوتا ہے جب اُس کا کوئی بولنے والا نہیں رہتا۔ اس لئے لغت نویس کو یہاں مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ اُسے بہت سے ایسے لفظ ملیں گے جو مشتبہ ہیں اور جن کی نسبت یہ فیصلہ کرنا آسان نہیں کہ آیا وہ اب بھی زبان کا جز ہیں یا نہیں۔ بعض کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور بعض کے نزدیک مردہ۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے ہیں کہ لغت میں داخل ہونے کے مدعی ہیں۔ اگرچہ وہ بعض کی زبان یا قلم پر جاری ہیں تاہم وہ فصیح نہیں خیال کئے جاتے اور بعض ثقہ حضرات تو انہیں سرے سے لفظ ہی نہیں مانتے۔ ایک مستند لغت میں متروک الفاظ کا داخل کرنا اس لئے ضروری ہے کہ قدیم اساتذہ کے کلام سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر کسی لغت میں ان الفاظ کے مفہوم و معانی درج نہ ہوں تو اساتذہ کے کلام سمجھنے میں بڑی دشواری ہوگی اور جوں جوں زمانہ گذرتا جائے گا یہ دشواری بڑھتی جائے گی۔

اگر ہم الفاظ کو متروک اور رائج میں تقسیم کرتے ہیں تو ہمیں وہ تمام الفاظ لینے چاہئیں جو زبان کی پیدائش سے اب تک ہر زمانے میں مروج رہے ہیں۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ لغت میں زبان کے پیدا ہونے کے وقت سے دمِ تحریر تک تمام الفاظ ہوتے ہیں یہ قابلِ عمل بلکہ ناممکن ہے۔ اگر یہ اہتمام کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام علوم و فنون مثلاً کیمیا، طبیعات، فلکیات، حیاتیات، نباتات، قانون، طب، دینیات، فلسفہ، نفسیات، ریاضی، موسیقی، تجارت وغیرہ نیز تمام پیشوں کی اصطلاحات و الفاظ اور مختلف بولیوں کے اور صوبائی الفاظ درج کرنا ہوں گے۔ ایسی صورت میں

لغت دفتر پریشان ہو جائے گی اور عام بول چال کے اور ادبی الفاظ اس انبار میں دب کر رہ جائیں گے۔ اگر صرف عام مستعمل لفظ ہی لئے جائیں تو بھی غیر ممکن نہیں تو نہایت دشوار ہے، وجہ ظاہر ہے کہ ابتدائی زبان کی کتابیں یا تحریریں اگر تھیں بھی تو نا پید ہیں۔ اردوئے قدیم میں گجراتی یا گجری اور دکنی شامل ہیں ان کے ہمیں گنتی کے چند نسخے ملتے ہیں۔ یہ نسخے جس حالت میں ہیں وہ معلوم ہے اور کاتبوں کی عنایت سے وہ جیسے مسخ ہوتے ہیں وہ بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ پھر اس زبان سے اور زبان کے تلفظ سے کامل واقفیت مفقود ہے۔ پھر کثرت سے ایسے لفظ ہیں جن کی اشکال صرف نحوی یا صرفی اختلاف کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ان کا داخل لغت کرنا بے سود۔ لہذا ان مجبوریوں سے لغت کو مکمل بنانے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ کسی خاص زمانے سے اس کا آغاز کیا جائے۔ اور اس وقت سے لے کر اس وقت تک کے تمام لفظ داخل کئے جائیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ لفظ کی تحقیق کی خاطر اس کے ماقبل زمانے میں اس کا سراغ نہ لگایا جائے۔ لفظ کے تاریخی ارتقا کے لئے ہمیں جستجو کرنی پڑے گی کہ اب تک جو تحریری سامان ہمیں دستیاب ہوا ہے اُس میں اوّل یہ لفظ کب استعمال ہوا اور بعد میں اُس کے معانی اور شکل و صورت میں کیا تغیر واقع ہوا۔

اس تمام مسئلے کے حل کی ایک صورت یہ نکالی گئی ہے کہ ہم اپنی لغت میں ولی سے لے کر اس وقت تک کے تمام الفاظ داخل کریں۔ اور ولی سے پہلے کے ادب کے الفاظ کی، جسے ہم قدیم اردو کہتے ہیں، الگ لغت تیار کی جائے۔ اس طرح لغت کا یہ کام مکمل اور جامع ہو جائے گا اور ہماری لغت میں جو کمی پائی جاتی ہے وہ پوری ہو جائے گی۔

اب رہے علوم و فنون، تو ان کے الفاظ اسی حد تک داخل کئے جائیں جن کی عام ادب میں ضرورت پڑتی ہے یا زبان میں استعمال ہو سکتے ہیں یا وہ جدید علمی الفاظ جو اب اردو میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایسے الفاظ کا داخل کرنا مناسب نہ ہوگا جو تشریح کے بعد بھی سمجھ میں نہ آئیں اور جنہیں صرف اس علم کے ماہر ہی سمجھ سکیں۔ کیونکہ عام زبان کی لغت کسی خاص علم یا فن کی لغت نہیں ہے۔

ہماری اردو لغات میں علوم و فنون تو ایک طرف عام پیشوں اور صنعت و دستکاری تک کے معروف لفظ بھی نہیں ملتے۔ غالبًا یہ ٹکسال باہر سمجھے جاتے ہیں۔ شعراء جو ہماری زبان کے

ٹکسالی اور ادب کی سند خیال کئے جاتے ہیں، جب ان کے دیوانوں میں ان کا گذر نہیں تو ہماری لغات میں کیوں آنے لگے۔ حالانکہ ہماری زبان میں ان کا اچھا خاصا ذخیرہ ہے اور بہت اچھے اچھے اور معقول لفظ اور اصطلاحیں موجود ہیں۔ مگر افسوس کہ یہ لفظ روز بروز مٹتے جاتے ہیں ایک تو کلوں کے رواج نے پیشہ وروں اور صناعوں کے ہاتھ کاٹ ڈالے ہیں۔ ملکی صنعتیں مٹتی جاتی ہیں اور صناع اپنے اپنے شریف پیشے چھوڑ چھاڑ کر گھٹیا مزدوری کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ دوسرے جو لوگ کاریگروں اور مزدوروں سے کام لینے والے ہیں ان کی تعلیم انگریزی زبان میں ہوئی ہے (ہندوستان میں ہوئی ہو یا انگلستان یا امریکہ میں)، وہ اپنے ہاں کے لفظ تو جانتے نہیں، اس لئے "اپنے" لفظ (جو انگریزی کتابوں میں پڑھے ہیں)، بولتے اور لکھتے ہیں اور کاریگر اور مزدور بھی "صاحب" کے سمجھانے یا اس کی تقلید میں اور اکثر ازراہ فخر انگریزی لفظ استعمال کرنے لگے ہیں۔ اس طرح دیسی لفظ پسپا ہوتے جاتے اور انگریزی دخیل ہوتے جاتے ہیں۔ ان بھولے بسرے لفظوں میں جو کس مپرسی کے عالم میں ہیں ایسی اچھی اچھی اصطلاحیں اور محاورے موجود ہیں کہ غیر زبان کے ان لفظوں سے جو ان کی جگہ لے رہے ہیں بدرجہا بہتر، سلیس اور شیریں ہیں۔ اور اگر ان کو رواج دیا جائے تو یقین ہے کہ اپنے دوسرے بھائی بندوں کی طرح ادب اردو کی رونق بڑھائیں گے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ شمس العلماء مولوی سید علی بلگرامی نے تمدن عرب کے ترجمے میں HORSE SHOE ARCH کا ترجمہ نعل اسپ محراب کیا ہے۔ یہ لفظی ترجمہ ہے اصطلاح نہیں۔ دلی کے پرانے استاد معمار سے پوچھا تو اس نے کہا اسے "گھرڑ نال" کہتے ہیں۔ بات وہی ہے مگر دیکھئے کتنا فرق ہے۔ گھرڑ نال میں اصطلاحی شان ہے۔

ایک پیشہ وروں اور صناعوں کے الفاظ اور اصطلاحیں ہی نہیں، بلکہ ایسی ایسی موٹی چیزیں جیسے برصغیر پاک و ہند کی زبانوں اور بولیوں، معروف پھلوں، درختوں اور اقوام اور قبیلوں کے نام تک ہماری لغات میں نہیں ملتے۔ جدید اردو لغت نویس کا فرض ہے کہ وہ ان تمام کمیوں اور فروگذاشتوں کو پورا کرے۔

ایک بحث اوکسفورڈ ڈکشنری والوں نے یہ پیش کی ہے کہ ڈکشنری ان سائی کلوپیڈیا نہیں ہونی چاہیئے۔ ان سائی کلوپیڈیا میں اشیاء کا بیان ہوتا ہے۔ ڈکشنری الفاظ کی تشریح ہے۔ ان سائی کلوپیڈیا میں اس سے بحث نہیں ہوتی کہ اشیاء کے الفاظ کس زبان کے ہیں۔ اُن کی اصل کیا ہے

اور اس کے مختلف استعمال کیا ہیں۔ ڈکشنری میں لفظ کی اصل، اس کے مفہوم، مختلف استعمالات اور اس کے تمام اجزا سے بحث ہوتی ہے۔ مثلاً ان سائی کلوپیڈیا کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ فرج، لگاٹ، مالیہ، جیسے الفاظ کا ذکر کرے یا ان کی تاریخ و تشریح بیان کرے۔ اسی طرح لغت میں جلد سازی کی معلومات یا ہوائی جہاز کی ساخت و تاریخ کا بیان بے محل ہوگا۔ اوکسفورڈ ڈکشنری انگریز علما کی محنت، تقسیم کار، تلاش و بحث کا عجیب کارنامہ ہے۔ اس کے مرتب کرنے والوں نے اس اصول کی بڑی سختی سے پابندی کی ہے، یہاں تک کہ اتنی ضخیم ڈکشنری میں ایک علم بھی نہیں آیا ہے۔ انہوں نے تمام اعلام کو خواہ تاریخی ہوں یا جغرافی بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ ہاں اگر کسی علم سے کوئی صفت یا کولاً او رجزو کلام بن گیا ہے تو اسے لکھ دیا ہے۔ ان کے خیال میں ایسی لغت جس میں ان دونوں امور کی پابندی کی گئی ہے ایک دوغلی یا مخلوط قسم کی کتاب ہے۔ اصل یہ ہے کہ اس اصول کی پابندی اس سختی کے ساتھ لغت کے حق میں مضر ہوتی ہے۔ ان سائیکلوپیڈیا اور لغات میں حدود قائم کرنا بہت دشوار ہے۔ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی تشریح کامل طور پر اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک ان اشیاء کا جن کا وہ مفہوم ادا کرتے ہیں کچھ نہ کچھ ذکر نہ کیا جائے۔ علاوہ اس کے اشیاء کا بیان اسماء کی تعریف میں مضر ہوتا ہے۔ اس لئے ڈکشنری کے صحیح طور پر مرتب کرنے کے لئے ان دونوں طریقوں کا امتزاج خاص کر اردو لغت میں ضروری ہے۔ کیونکہ ہماری زبان میں نہ تو ان سائیکلوپیڈیائیں ہیں اور نہ خاص قسم کی لغات۔ اگر اس کام کو احتیاط اور صحیح طریقے سے انجام دیا جائے تو ڈکشنری ڈکشنری ہی رہے گی، ان سائیکلوپیڈیا نہیں ہوسکتی۔ البتہ اس کا خیال رکھنا ضروری ہوگا کہ اشیاء کے بیان میں صرف وہیں تک کام لیا جائے جہاں تک اس کے لفظ کے استعمال اور مفہوم کے متعین کرنے میں مدد ملے اور معروف اعلام کا، تاریخی ہوں یا جغرافی، وہیں تک ذکر کیا جائے جو ضروری عام معلومات کی حد تک ہوں۔ ان کے کارناموں، سیرت اور جزئیات وغیرہ کے بیان کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

اردو لغات میں جدید الفاظ کا مسئلہ بھی قابل غور ہے۔ ایک ایسی ادبی زبان میں جیسی کہ اردو ہے جس میں روایات ایک گونہ مستقل اور مسلم ہیں اور جہاں ہر موقع پر نظیر اور سند کا سوال پیش ہوتا ہے اور ہر لفظ اور محاورے کے لئے سند میں کسی مستند شاعر کا شعر طلب کیا جاتا ہے جہاں ایسے

استفسارات معمولی ہیں کہ تم نے یہ لفظ کہاں دیکھا؟ کیا کسی مسلم الثبوت استاد کی سند پیش کر سکتے ہو؟ کیا کسی لغت میں ہے؟ وہاں کسی نئے لفظ کا بنانا محال نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ یہاں ہر نئے لفظ کو پیدا ہوتے ہی فنا کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ وہ خود اپنی ہستی سے کھسیانا اور شرمندہ معلوم ہوتا ہے۔ تو میں یا ماوین یا نیچے اوپر کے خط یا جلی خط جو اس کے نئے ہونے کی علامات ہیں خود اس کے وجود کی معذرت کرتی ہیں لیکن ایک زندہ اور بڑھتی ہوئی زبان میں نئے خیالات کے ادا کرنے کے لئے الفاظ بنانا ناگزیر ہے۔ حال کے زمانے میں بہت سے نئے الفاظ بنے اور بنتے جاتے ہیں اور آئندہ بنیں گے۔ وقتی ضرورت کے لئے زبان کے فطری اور نحوی اصول پر یا نقل کے طور پر یا پہلے سے موجود الفاظ میں ترکیب سے بنے ہیں، اس کے تتبع میں نئے لفظ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض دیر سویر عام گفتگو میں اور گفتگو سے اخبارات میں آ پہنچتے ہیں اور اخبارات سے انشا اور ادب میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اردو کا لغت نویس ان الفاظ کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جو لفظ عام طور پر استعمال میں آ گئے ہیں اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ اس مفہوم کے لئے جو وہ ادا کرتے ہیں، دوسرے لفظ نہیں ہیں، ان کا لغت میں داخل کرنا لازم ہے۔

ایک اور ضروری بات جو لغت نویس کو پیش نظر رکھنی چاہئیے یہ ہے کہ ہر لفظ اور محاورے کے لئے سند پیش کرے۔ محض لغت نویس کی تعریف و تشریح کافی نہیں۔ اور نہ وہ مستند ہو سکتا ہے اس کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ لغت نویس لفظ کی تعریف اور مفہوم کے سمجھانے میں کتنی ہی کوشش کرے لفظ کا صحیح مفہوم مثال اور استعمال ہی سے معلوم ہوتا ہے، خصوصاً جب کہ لفظ کے مختلف استعمالوں میں نازک فرق ہوں۔ لیکن سند مستند ادیب کی ہو۔ بعض لغت نویس لفظ کے تاریخی یا خاص مفہوم کو پیش نظر رکھ کر بلا امتیاز اسناد پیش کر دیتے ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ کوئی جملہ یا شعر ایسا مل جائے جس سے کسی لفظ کے تاریخی یا خاص مفہوم کا سراغ لگتا ہے تو بغیر اس خیال کے کہ وہ کسی مسلم الثبوت استاد کا کلام ہے یا نہیں، سند پیش کر دینا چاہیئے۔ ورنہ ہر صورت میں، جہاں تک ممکن ہو، ہر سند میں مستند مصنف یا استاد کا کلام پیش کرنا چاہئیے۔ ایک مفہوم یا استعمال کے لئے بلا وجہ بہت سی مثالیں نہ لکھی جائیں۔ سند ایسی ہونی چاہئیے جس سے لفظ کا مفہوم اور استعمال صحیح صحیح اور واضح طور پر معلوم ہو جائے۔ مثال ایسی نہ لکھی جائے جو مشتبہ ہو، یعنی مفہوم یا استعمال قطعی طور

پر صاف صاف ظاہر نہ ہوتا ہو۔

ایک اور امر جس کی طرف ہمارے لغت نویسوں نے توجہ نہیں کی وہ صلات ہیں۔ یعنی کس مصدر یا لفظ کے ساتھ کون سا صلہ آتا ہے۔ جن لوگوں کی مادری زبان اردو نہیں انہیں اس میں بڑی دشواری ہوتی ہے۔ بعض اوقات خود اہلِ زبان کو بعض الفاظ کے صلوں میں شبہ ہو جاتا ہے یا ان کے استعمال میں غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ اردو لغت میں تمام ضروری صلات کا درج کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اس سے کہا یا اس کو کہا اس سے تعلق یا اس کے متعلق کسی کے منہ آنا یا کسی پر منہ آنا۔ ان میں سے کون سا صحیح ہے یا دونوں صحیح ہیں۔ تو ان کے مفہوم میں کیا فرق ہے۔ یا کون سا غلط ہے اور کون سا صحیح۔ اسی طرح وہ اُس سے خفا ہے۔ اور وہ اُس پر خفا ہوا۔ کسی چیز سے انکار کرنا اور کسی چیز کا انکار کرنا۔ ان کے معانی میں کتنا فرق ہے۔ غرض جہاں جہاں ضرورت ہو الفاظ کے صلات کا بتانا ضروری ہے۔ بعض اوقات ایک ہی لفظ کے ساتھ مختلف صلات کے آنے سے معانی میں فرق آجاتا ہے۔ اُسے بھی ظاہر کر دینا چاہیئے۔

لغت میں الفاظ کے صحیح تلفظ کی طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری لغات میں اس باب میں بہت بے توجہی پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے پڑھنے میں غلطی واقع ہو جاتی ہے۔ اور غلط تلفظ رائج ہو جاتا ہے۔ قدیم طریقہ اچھا تھا۔ اس میں تلفظ عبارت میں ظاہر کر دیا جاتا تھا۔ اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا تھا۔ مثلاً کرشمہ بہ فتح ک و کسر ر و بہ سکون ش بہ فتح م اور سکون

لیکن اس میں طوالت تھی اور پڑھنے میں الجھن ہوتی تھی اب متروک ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اعراب کا اور ان سے جو آوازیں نکلتی ہیں ان کا تعین کر دیا جائے۔ اور انہیں لغت کے شروع میں مثالوں کے ساتھ لکھ دیا جائے اور لغت میں اُن کے مطابق احتیاط سے لفظ کے حروف پر یہ اعراب لگا دیئے جائیں جن الفاظ کے تلفظ میں غلطی کا احتمال ہو ان کو قوسین میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے یا الگ الگ حروف میں اعراب کے ساتھ لکھ دینا چاہیئے مثلاً "چٹک" بعض اچھے ادیبوں اور شاعروں کو اس کا تلفظ "چ ٹ ک" کرتے سنا ہے۔ یا مثلاً "جھیلنا" (جھے ل نا) کو بعض اشخاص "جھی ل نا" بول جاتے ہیں۔

اردو میں اب تک جو لغت کی کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں اکثر یہ ہوا ہے کہ ایک نے دوسرے سے اور دوسرے نے تیسرے سے نقل کر لیا ہے۔ اور کچھ اپنی طرف سے بھی اضافہ کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ مثنوی میر حسن اور باغ و بہار (قصہ چہار درویش) جیسی مقبول و معروف کتابوں کے بھی پورے لفظ کسی لغت میں نہیں ملتے۔ جدید لغات کو تلاش اور جستجو کی بے حد ضرورت ہے۔ مثلاً ہمیں وہ تمام مسالا جمع کرنا چاہئے۔ جس پر الفاظ اور اُن کی تعریف اور تاریخ اور اُن کے مختلف استعمال اور نازک فرق کی بنیاد ہو۔ اور یہ سامان زبان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ادب کے مطالعے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے سارے اردو ادب کو چھاننا اور کھنگالنا پڑے گا۔ ورنہ محض دوسری لغات سے الفاظ جمع کر کے نئی لغت ترتیب دے دینا کچھ زیادہ مفید نہ ہو گا۔

جدید لغت کے مقاصد اور وسعت کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ تحقیق کا کام زیادہ وسیع، باقاعدہ اور زیادہ صحیح ہو۔ مختصر یہ کہ جہاں تک ممکن ہو ہر عہد کی زبان اور ہر قسم کی زبان کا باقاعدہ اور باریکی سے مطالعہ کیا جائے تاکہ زبان کے ہر لفظ اور ہر معنی اور الفاظ کے تمام مفہوم اور شکلیں جو ہر زمانے میں مروج رہیں معلوم ہو سکیں اور ان کی سند کے لئے کافی اقتباسات احتیاط اور صحت اور تصدیق کے ساتھ اس طرح دیئے جائیں کہ وہ پیش نظر تمام امور پر حاوی ہوں۔ کتابوں کے علاوہ خاص رسالوں اور اخباروں کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

یہ کام نہایت دشوار اور کٹھن ہے اور کسی ایک شخص کے بس کا نہیں۔ اس قسم کے کام کے لئے مستعد دائیڈیٹروں، سب ایڈیٹروں اور بہت سے معاونوں کی ضرورت ہو گی۔ نیز ایک اعلےٰ درجے کے ایسے کتب خانے کا ہونا لازم ہو گا جس میں اردو ادب کا کامل ذخیرہ، اردو فارسی عربی کی مختلف قسم کی تمام لغات، انگریزی اور دوسری زبانوں کی ڈکشنریاں، کتب لسانیات و لسانیات، مختلف علوم و فنون کی کتابیں اور لغات اور تحقیق زبان و الفاظ کے لئے تاریخ کی کتابیں، سفر نامے وغیرہ وغیرہ موجود ہوں، معاون اور کام کرنے والے خاص قابلیت و ذوق اور مختلف حیثیت کے ہوں۔ اس تمام سامان اور عملے کے لئے کثیر رقم درکار ہو گی۔

مثال کے طور پر اوکسفورڈ انگلش ڈکشنری کا ذکر نامناسب نہ ہو گا۔ یہ ایک بے نظیر ڈکشنری ہے اور یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ دوسری زبان میں بھی تاریخی اور تحقیقی اعتبار سے ایسی ڈکشنری نہیں

لکھی گئی۔ اس کی تالیف اور تکمیل میں پورے سترہ سال لگے اور لاکھوں روپے صرف ہوئے۔ مطالعہ کرنے والے ۱۳۰۰ اشخاص تھے۔ انہوں نے پانچ ہزار کتابوں میں سے ۳۵۰۰۰۰ اقتباسات انتخاب کئے۔ تنخواہ یاب کارکنوں کے علاوہ ۳۰ سب ایڈیٹروں اور ہزاروں مطالعہ کرنے والوں نے بلا معاوضہ کام کیا۔ جن میں سے اکثر نے اس تندہی سے اپنا فرض ادا کیا کہ تنخواہ یاب کیا کرے گا۔ ہمیں یہ توفیق کہاں۔ ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں ایسے وسیع پیمانے پر جامع مستند اور محققانہ لغت کے سامان کا میسر آنا ممکن نہیں۔ تاہم اگر پوری کوشش اور محنت کی جائے اور جو زیادہ سے زیادہ سامان اس وقت میسر آسکتا ہو، اس سے کام لیا جائے اور قابل معاون بھی ایسے مل جائیں جو ایسے کام کے لئے وقف ہوں۔ مصارف کے لئے بھی کافی رقم مل جائے۔ اور ان اصولوں کو پیش نظر رکھ کر جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے جہاں تک امکان ہو کام کیا جائے تو اردو لغت میں معقول اور قابلِ قدر اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور اردو کی ایک مستند اور جامع لغت مرتب ہو سکتی ہے۔

اب (مف)

۱۔ حال، فی الحال، سردست، اس وقت جب کہ گفتگو ہو رہی ہو) ؎

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

(شاہ عالم ثانی)

۲۔(الف) اس زندگی میں، بحالتِ موجودہ، فی الحال،
(ب) مراد: دنیا میں، یہاں، ؎

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

(ذوق)

۳۔ بہت جلد، بلا تاخیر، ترُت، جھٹ پٹ

گیا تھا کہہ کے اب آتا ہوں قاصد کو تو موت آئی
کہیں جا کر نہ تو بھی اے دلِ بے تاب مر رہنا

(داغ)

۴۔ کوئی دم میں، عنقریب، ؎

داغ پھر تاک جھانک کرتے ہیں
اب گرے، اب پھنسے کہیں نہ کہیں

۵۔ اسی وقت، اسی دم، ابھی ۔ م: سر ہو گیا کہ میں تو اب لوں گا اور لیے بغیر نہ چھوڑوں گا،

۶۔ اِس اثنا میں، دریں دلا۔ م: اب وہ بھی آپہنچے تھے اور شریک مشورہ کر لیئے گئے تھے۔

۷۔ اِس زمانے میں، فی زماننا، اِن دنوں، آج کل،

وہ دن گئے لکھنا تمھیں آتا نہ تھا اے جاں
اب تم سے تو شرمندہ ہے یاقوت رقم ہاں

م : اب وہ لوگ کہاں رہے۔

۸۔ ایک بار، اس بار۔ م : اب کھائی سو کھائی اب کھاؤں تو رام دُہائی۔

۹۔ دوبارہ، الٹ کر، مکرر، پھر۔ م : اب کہا تو زبان نکال لی جائے گی۔

۱۰۔ (الف) پھر کبھی، آئندہ، ؎

بت خانہ چیں ہوا ترا گھر
مومن ہیں تو اب نہ آئیں گے ہم

(مومن)

(ب) زمانہ آئندہ، مستقبل، ؎

سدا کسی کی بنی رہی ہے نہ اب کسی کی بنی رہے گی

(حالی)

۱۱۔ زمانہ حال، عہد حاضر، : جب، اب، تب، تجھ سا نہیں کوئی (حالی)

۱۲۔ تھوڑی مدت ہوئی، کچھ دن گزرے، زمانہ قریب میں ؎

آدم سے بھی پہلے گزرے آدم
یہ آدم ابوالبشر تو اب تھا

(نادان)

۱۳۔ ایک مدت گزرنے کے بعد، اِس وقت

م : اب تم جوان ہوئے پہلے تو بچہ تھے۔

۱۴ نظر براں، لہذا، پس، چنانچہ۔ م: اب آپ ہی فرمائیں کہ میرا کیا قصور ہے۔

۱۵ آخر درجے میں، اوروں سے ناامید ہو کے۔ ع
اب تو ہی ہماری لاج رکھ لے۔

۱۶ اتنی دیر میں یعنی ناوقت۔ م: اب ہوش آئے

۱۷ اِس کے بعد، بعد ازیں م: اُدھر کی تو سُن لی اب اِدھر کی سنو ے:

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

۱۸ (الف) حقیقت میں، دراصل،

(ب) لیکن، مگر، پر، ولے۔ م: اب وہ تھا ایک عادی چور، اس کی چوری کی عادت کیسے جا سکتی تھی؟

ے خدا جانے اب اس میں کیا بھید ہے
یہ کہتے ہیں جیتوں کو امید ہے۔

(میر حسن)

۱۸۔ بس۔ م: اب سیدھے بیٹھو بہت ڈنگا مچا چکے!

م: اب چلتے پھرتے نظر آؤ! م: اب زیادہ ہوس نہ کرو۔

۱۹۔ بعد میں، پھر، بعدہٗ۔ م: اب پچھتائے کیا ہوتا تھا۔

[ س: اَدیہ، اَدھنا ]

— کر کے

(مف) تھوڑے عرصے سے، کچھ دن سے، حال میں۔ م: اب اب کر کے سرکاری مدرسوں میں پڑھنا لکھنا بے شک زیادہ ہو گیا ہے۔ (مجالس النساء ص ۵)

— اللہ ہی حافظ ہے

(محاورہ) آیندہ خیر نہیں ہے آثار بگڑ چکے ہیں، اب خدا ہی (معاملہ کو) سنبھالے گا، کوشش و تدبیر سے اب کچھ

نہیں ہو سکتا۔ نا امیدی ہے م : رہنے کا مکان بھی گروی رکھ دیا تو اب اللہ ہی حافظ ہے

— بتاؤ۔ یا۔ بتایئے (محاورہ) (الف) گرفت میں آنے کے بعد اب تمہاری مخلصی کی کیا تدبیر ہے۔ م : اورنگ زیب نے کہا " اور قریب آؤ اور قریب آؤ" جب وہ بالکل قریب آگیا تو نہنے۔ راجہ کے دونوں ہاتھ جو آداب کے لیے جُڑے ہوئے تھے اورنگ زیب نے پکڑ لیے اور کہا "اب بتاؤ؟" راجہ نے برجستہ جواب دیا اب مجھے کیا فکر رہی، میرا ہاتھ خود حضور نے پکڑ لیا ہے،

(ب) حیرت یا لاچاری ظاہر کرنے کے موقع پر خفیف طعن کے ساتھ)۔ م : پچھلا کام کر کے نہیں دیا، مزید رقم کا مطالبہ ہے، اب بتایئے ؟۔

— بتاؤ بچاجی ! اب بتاؤ۔ بچاجی (یعنی صاحبزادے) اب لوں خبر ؟" شریر بچوں کو جو بھاگ بھاگ کر بچ جاتے ہوں قبضے میں لا کر سزا دیتے وقت پوچھتے ہیں۔ م : بہت بھاگے بھاگے پھرتے تھے اب بتاؤ۔ بچاجی !

— بولو (محاورہ) دیکھو اب بتاؤ۔

— بھی ۱۔ اختصار اب بھی کرے گا یا کروگے وغیرہ کا، گوشمالی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ تنبیہاً بمعنی پھر کبھی، آئندہ م : ایک بید مارتے تھے اور پوچھتے تھے اب بھی ؟

۲۔ باوجود اس کے، بایں ہمہ، اس پر بھی، تاہم، پھر بھی م : اب بھی نہ مانیں تو خدا کی مرضی۔ م : دُگنی قیمت تو ملتی ہے اب بھی بیچنے سے انکار ہے۔

۳. اتنا عرصہ گزرنے یا اتنی ترقی کے باوجود،

۴. اب تک، تا ایں دم، اِس وقت بھی ع

وہی رفتار بے ڈھنگی جو آگے تھی سو اب بھی ہے

۵. اِس حالت میں بھی۔ م : اب بھی میرا مُردہ اُن کے زندے پر بھاری ہے۔

— تب (مث) ۱. مُراد بہانہ بازی، لیت ولعل، آج کل آج کل م : ایسا نہ ہو کہ وُہ میری تکلیف و ایذا کے خیال سے اب تب میں الجھا دیں۔

۲. گھڑی ساعت کا مہمان ہونا، دم شماری کی نوبت نزع کا عالم (مریض کا) ؎

کہ اب تب ہوں وے چوکھٹ میں میری

نہ لوٹنے پالو آاک بار ڈالا

(ظفری)

۳. (مت) عنقریب ہی۔ م : اب تب ہوا جاتا ہے گھبرانے کی بات نہیں، وعدے پر تیار بے لینا (کاریگر)

— تب پڑنا (ف ل) دیکھو اب تب ہونا۔

— تب کرنا (ف م) لیت ولعل کرنا، آج کل آج کل کرنا، ایفائے وعدہ کی تاریخ پر تاریخ بدلتے جانا م : اب تب کرتے مہینوں ہو گئے۔

— تب ہونا (ف ل) ا۔ (لکھنؤ) مریض کی نازک حالت ہونا لینے کے دینے پڑنا، عالم نزع ہونا، قریب مرگ ہونا، لبوں پر دم ہونا۔ م : اندر بیوی کا تو یہ حال ہے کہ اب تب ہو رہی ہے اور باہر میاں شغل شطرنج میں بدستور

مصروف تھے۔

۲۔ وعدے پر وعدہ بدلنا، لیت و لعل ہونا، آج کل ہونا، م: اب تب ہوتے ہوتے مہینوں تو ہو چکے۔

— تک (مف) ۱۔ اس وقت تک، تا ایں دم م: صبح سے اب تک انتظار کیا، کب تک بیٹھوں؟

۲۔ اب بھی ہنوز، م: رات کے بارہ بج گئے اب تک نہیں آئے۔

۳۔ ابھی تک، م: بڈھے ہو گئے اب تک دودھ ہی پیتے ہیں؟

۴۔ (بول چال۔ استفہام کے موقع پر) ذرا سے کام میں اتنی دیر! م: ارے میاں اب تک؟

۵۔ اس سے پہلے ہی، آج سے پیشتر ہی م: گنوں کی خبر نہ تھی ورنہ اب تک نکالے گئے ہوتے۔

— تک بھولی بھولی کھاتے رہے۔ (محاورہ) ۱۔ ہنوز زمانے کی سختیوں سے ناآشنا رہے تھے،

۲۔ اس سے پہلے آسائشوں میں گزر کی تھی۔

— تک رو کر روٹی مانگتی ہے۔ (عو) لڑکی ہنوز کم سن ہے، بچی نادان ہے، م: اب تک روٹی رو کر مانگتی ہے، ابھی سے کیسے بیاہ کر دوں۔

— تلک (مف) دیکھو اب تک جو فصیح تر ہے۔

— تو (مف) ۱۔ اس نوبت کو پہنچ جانے پر، حد سے گزر جانے پر تو ؎

اب تو للہ نکالو کوئی صورت میری (داغ)

۲۔ چنانچہ، بلاشک، م: اب تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا ہی کام تھا!

۳۔ پس آیندہ کو ؎

رو چکا تقدیر کے لکھے کو ہیں
اب تو ہاتھ اے کاتبِ تقدیر کھینچ
(داغ)

۴۔ پھر کبھی، اس کے بعد، پھر، م: اب تو ایسا قصور نہیں کروگے۔

۵۔ اظہار تعجب کے لیے، ؎

اب تو ناسخ بھی ہمارے چاہنے والے ہوئے
(ناسخ)

۶۔ خیر اس دفعہ، اب کے تو، م: اب تو معاف کیا آیندہ معاف نہیں کروں گا،

۷۔ آج کل تو، م: اب تو اُن کی پانچوں گھی میں ہوں گی۔

۸۔ فی الحال، سردست، م: اب تو تھک گئے کل پھر لکھیں گے۔

۔ جاگے! اب چیتے جب موقع نکل گیا اور نقصان ہو چکا، م: اب جاگے! پہلے ہوش نہ آیا۔

۔ جانا! اب واقفیت ہوئی، اب حقیقت کھلی، اب مزہ چکھا، م: اب جانا کہ محبت کیا چیز ہوتی ہے

۔ خدا ہی ہے جو اب خدا ہی سے ممکن ہے کہ وہ (مثلاً) شفا دے یا کام سدھار دے ورنہ لا علاج ہے

— رنگ لائی گلہری! (عوام) پورب ا۔ اب اصلی خصلت یا جبلّت کا اظہار ہوا۔ اب لچھن کھلے۔ اب گُن ظاہر ہوئے۔ م: اب رنگ لائی گلہری، آگے دیکھنا اور کیا کیا گل کھلتے ہیں۔
۲۔ مسکینی چھوڑ کر ملکڑانا شروع کیا۔ غرفش شروع کی فیل لانا، حمائیتوں کو دیکھ کر اب رنگ لائی گلہری اور ایک ایک کی دس دس لگانی شروع کیں۔

— سے (مف) ا۔ اس وقت سے، آج سے
۲۔ آگے کو، آئندہ کو، م: اب سے توبہ کی ؎

اب سے ایسی خطا نہ ہوئے گی
(قمر)

— سے آئے گھر سے آئے (پورب کہاوت) جو نا دانستگی میں کر چکے وہ کر چکے اب ایسا نہ کریں گے نور اللغات ؎

وہ بد خو ہے اور ٹھکانہ ڈھونڈھیں دل بہلانے کا
اب سے آئے گھر سے آئے نام نہ لیں گے جانے کا
(شوق قدوائی)

— سے دُور (عو) ا۔ گزشتہ علالت یا مصیبت کا ذکر کرتے وقت بولا جاتا ہے یعنی پھر ایسا واقعہ خدا نہ دکھلائے۔ دُور پار، دور از حال م: اب سے دُور جب تمہاری طبیعت ناساز تھی ؎

کبھی ہمیں بھی یہی عارضہ تھا اب سے دُور
(طپش)

؎ عاشق تھا اک پری کا وہاں اب سے دُور میں
(سحر)

۲. خدانخواستہ

کا (ص) ۱. تازہ م : اب کا آم

۲. اس فصل کا، اس سال کا ؎

اسی ذیحجہ تک مطلب مرے دل کے عنایت ہوں
کرے اب کا محرم ہند میں یہ بندہ جانی

(منیر)

۳. تازہ پیدائش، کل کی پیدائش، نوزائیدہ نوعمر
م : اب کا لونڈا ہمارے آگے باتیں بناتا ہے !

۴. آج کل کا، اس وقت کا، یعنی زمانۂ قریب کا

؎ ذکر بیداد پر نہ ہو برہم
کہ نہیں ہے یہ تذکرہ اب کا

(داغ)

۵. بعد کا، آخری، پیہہ، م : اب کا وار ایسا کاری پڑا کہ ..... ؎

۔ کہاں — خواب و خیال ہو گئے، قصّہ ماضی بن گیا، فنا ہو چکا
م : وہ جلسے وہ چہچہے وہ قہقہے اب کہاں !

۔ کہاں جاتا ہے — اب قابو سے نہیں نکل سکتا، خوب پھنس گیا ہے، باندھ لیا گیا ہے۔

۔ کھائی سو کھائی اب کھاؤں تو رام دُہائی — (ہ کہاوت) ۱. لفظاً اب تو دانستہ یا نادانستہ (ناجائز یا حرام چیز) کھالی آیندہ کے لیے خدا سے توبہ کرتا ہوں! اب کے خدا معاف کرے آیندہ گناہ نہ ہوگا

۲. اب تو قصور یا غلطی ہو گئی آیندہ کو کان پکڑا ہرگز

ایسا فعل مجھ سے سرزد نہ ہوگا۔

— کہو یا کہیے
(دیکھو اب بتاؤ) م: اب کہو تمہارا کیا علاج کیا جائے، اب بولو ؎

کیجئے فکرِ سخن شہرِ خموشاں میں سحر
آپ تو خلق میں گویا تھے بہت، اب کہیے

— کی
(ص مف) اب کا. کی تانیث (پورب) بجائے اب کے م: اب کی بچے تو گھر گھر نچے (کہاوت) ؎
اب کی بہار میں یہ ہوا جوش اے جنوں
سارا لہو ہمارے بدن سے نکل گیا
(ناسخ)

— کی اب
(مف) ۱۔ ابھی کے ابھی، چٹ پٹ، فوراً، اسی وقت م: اب کی اب تو کیسے تیار ہو سکتی ہے دو ایک روز لگیں گے۔
۲. اس وقت کی بات اِس وقت کے ساتھ ہے یا اس وقت کا معاملہ ایسے ہی ہونا چاہیئے م: اب کی اب آئندہ کی آئندہ (دیکھی جائے گی)

— کی بات
(ہ مث) اِس وقت یا زمانۂ حال کا واقعہ یا واردات یا معاملہ، م: اب کی بات اب کے ہاتھ جب کی بات جب کے ساتھ (پورب کی کہاوت)

— کی بچے تو گھر گھر نچے
(ہ کہاوت) (پورب) ۱۔ اس خانے سے (گوٹ) سلامت نکل جائے تو پھر اُسے کوئی خدشہ نہیں (چوسر)
۲. اس مرحلے سے بہ سلامتی رہائی ہو تو پھر کوئی کھٹکا نہیں (دہلی میں اس موقع پر اب کی بجائے اب کے

بہ یائے مجہول) بولیں گے۔

کے     مں   مف    ۱۔ دیکھو اب کا جیسے اب کے آم بمعنی اس فصل کے، ڈال کے ٹوٹے، تازہ وغیرہ

۲۔ زمانۂ حال کے، موجودہ عہد کے، جدید الخیال م: اب کے لوگ پرانی رسموں کی پروا نہیں کرتے

۳۔ آج کے، اِس وقت کے م: اب کے بچھڑے دیکھیئے کب ملیں!

۴۔ مف   اِس مرتبہ، اِس دفعہ، اِس بار ؎

دیوانو! پری بن کے بہار آئی ہے اب کے
غمزے ہیں قیامت کے تو عشوے ہیں غضب کے

(امیر)

۵ آئندہ، پھر۔ م: اس مرتبہ تو معاف کر دیا مگر اب کے معاف نہ ہوگا، م: اب کے اگر کچھ کہا تو منہ توڑ دوں گا!

۶۔ اِس برس، اِس موسم (میں)، م: اب کے کوئی کپڑا نہیں بنایا ؎

اب کے جنوں میں فاصلہ شاید نہ کچھ رہے
دامن کے چاک اور گریباں کے چاک میں

(میر)

۷۔ اس دور میں یا آج کل، فی الحال، فی زمانناً، دریں ولا،

۸ (الف) اس ہفتہ، ماہ یا سال بروزن کے ساتھ بمعنی اس سال وغیرہ ؎

ہوئے زنداں میں ہم اب کے برس بند
(ناسخ)

(ب) آئندہ ہفتے، مہینے یا سال کے ساتھ) م: اِس دفعہ تو چُپ ہو رہا لیکن اب کے مہینے بھی تنخواہ نہ دی تو بھاگ جائے گا۔

۱۰۔ بجائے اب کی سہ

کچھ خریدا نہیں ہے اب کے سال
کچھ بنایا نہیں ہے اب کے بار
(غالب)

— کیا (محاورہ) ۱۔ اب کون واسطہ تعلق رہا، پھر کچھ سروکار نہیں رہا۔ م: طلاق ہی دے چکے تو اب کیا۔
۲۔ اب کچھ نہیں۔ م: جو تمہارا حصّہ تھا تم کو دے دیا، اب کیا؟

— کیا کرنا (محاورہ) ۱۔ اس معاملے میں یا اندریں صورت کیا مصلحت اور مناسب ہے۔
۲۔ اب کیا صلاح ہے؟
۳۔ آئندہ کیا ہونا چاہیئے (مشورہ لینے کے وقت اِس جملے سے گفتگو شروع کی جاتی ہے) م: مہاراجہ نے اپنے سرداروں کو بلا کر پوچھا کہ ٹھاکر! اب کیا کرنا؟

— کیا ہونا ہے! اب کوئی تدبیر یا تدارک ممکن نہیں م: جو ہونا تھا سو ہو چکا اب کیا ہوتا ہے۔

— کے بچے تو سب گھر بچے (کہاوت) دیکھو۔ اب کی بچے تو گھر گھر بچے۔

— کے حساب (مف) بہ نسبت اب یا زمانۂ حال کے، بمقابلہ اب

ہے کہ ؎

آگے بھی ناتواں تھے مثلِ کمر نہاں تھے
اب کے حساب لیکن ان روزوں پہلواں تھے

(سحر)

— کے حسابوں (مف) دیکھو اب کے حساب۔

— کے سے (مف) ۱۔ پھر کے

۲۔ از سرِ نو۔ م: کیا کہا تھا، اب کے سے تو کہو؟

م: اب کے سے کھیلو تو ہم بھی شریک ہوں۔

— نہ تب ۱۔ اس وقت نہ آئندہ م: اب نہ تب کبھی ممکن ہی نہیں،

۲۔ آج (دینے کو) نہ کل (دینے کو) کبھی نہیں م: اب نہ تب خالی وعدے اور ڈھکوسلے ہیں۔

۳۔ (پورب) جب دیکھو تب، جب ہوتا ہے جب، موقع بے موقع م: اب نہ تب مار بیٹھتے ہیں۔

— ہمارا سلام ہے اب ہم رخصت چاہتے ہیں یا استعفا دیتے ہیں م: آپ کا نمک جتنا کھانا تھا کھا چکے اب ہمارا سلام ہے

— ہی (مف) دیکھو ابھی جو زیادہ فصیح ہے۔

— لگ (مف) (قدیم، متروک) دیکھو اب تک جو فصیح ہے ؎

بگولا ہو کے راہ بے ستوں میں کوہکن اب لگ
سمِ گلگوں کی ماٹی ہاتھ مل مل چھانتا ہوگا

(عُزلت)

اب (مذ) باپ والد، پدر اُردو میں الگ استعمال نہیں ہوتا، ہمیشہ جد کے ساتھ آتا ہے۔ ؎

مبارک اب وجد کی تم کو خلافت
مبارک دکن کی تمہیں تاجداری
(حالی مجموعۂ نظم صفہ ۹۱) [ ع: اَب دُ ]

— وجد (مذ) باپ دادے، پیڑھیاں، اباوَاجداد سہ
ہوں آدم تک جدا اس کے جدواب
(حالی صفہ ۲۱م)
(اب وجد بندھا ہوا لفظ ہے حالی نے بہ ترتیب مقلوب استعمال کیا ہے) سہ
ابجد عشق کو پڑھ چھوڑ دے مشق اب وجد
یہ مراتب نہیں خویشی و نسب سے پاتے
(ناداں)
[ ع: اب + د + جد ]

ابا ابا مذ ابو، باپ جیسے ابا بکر میں صرف عربی اسما کے ساتھ اضافی حالت میں آتا ہے جب کہ مضاف عربی قواعد کی رو سے فتحہ یعنی مفعول کی حالت میں ہو

— ابا بابا (نجائیہ، کلمۂ حیرت و استعجاب: دکن میں زیادہ بولتے ہیں یعنی ارے باپ رے باپ، م: ابا بابا اتنا جھوٹ جس کا سر نہ پیر!

— اِبا (مث) ۱. نہ ماننا، انکار سہ
دشمنی اِس آدمِ خاکی سے کفرِ محض ہے
کی جو سجدے سے اِبا ابلیس مُرتد ہوگیا
(اسیر)
۲. نفرت، ناپسندی م: صحبتِ ناجنس سے طبیعت اِبا کرتی ہے سہ

نفس دعویٰ بے گناہی کا سدا کرتا رہا
گرچہ اُترے جی سے دل اکثر اِبا کرتا رہا
(حالی ص۶۳)، (مصادر: کرنا، ہونا، ع: اب ی)

— اِباحت — (مث)، کسی فعل کی نسبت شریعت کا یہ حکم کہ اس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں مساوی ہیں اور شرعاً کسی ایک شئی کو دوسری پر ترجیح نہیں ہے۔ مُباح ہونا، اجازت جواز، عدمِ ممانعت۔ م: شیعوں کے ہاں متعہ کی اباحت آئی ہے
ع: اب ی

— اِباحتی — (ص) ۱۔ وہ شخص جو حرام کو مُباح وجائز رکھتا ہو
۲۔ محرمات سے صحبت جائز رکھنے والا۔
۳۔ پیرو ایک فرقہ کا جو حرام کو حلال سمجھتا تھا۔ م: علاؤالدین خلجی نے اِباحتیوں کو آرے سے چِروا دیا تھا۔ [ع: اباحت + ف: ی (وصفی)]

— اِباّحی — (مذ) دیکھو اباحتی۔ م: یہ شخص اباّحی ہے کیونکہ سحنفہ کا کھانا مُباح بتلاتا ہے حیات جاوید ص۳۸۷

— اِباحیّت — مث ۱۔ اِباحتیوں کا طریق وعمل، ہر ایک چیز کو خواہ حرام ہو، مردار ہو مُباح وجائز سمجھنا۔
۲۔ ایک فرقہ کا مذہب جو حرام وحلال میں فرق وتمیز دانستہ نہ کرتا تھا ع: دیکھو اباحت

اِباحیّہ — مذ دیکھو اباحتی اور اباّحی جن کے فرقے کا یہ مجموعی نام ہے

مذ ۱۔ باپ، پدر، والد، بابا، باوا
۲۔ بزرگ خاندان یا
۳۔ بوجھ بُجھکڑ، استاد، گرُد م: سب کے اَبا دہ ہیں

اُن کے کہنے سے کام نہ بنے گا

۴۔ بڑا یا قوی تر۔ م : اب کے ایسی مضبوط گرہ لگا دی ہے کہ چور کے ابا سے بھی نہ کھلے

۵۔ بڑھ کر، بڑھا چڑھا، فائق، زبر، شریر تر، شیطان تر، م : وہ اس کا بھی ابا ہے اُسے کیا سمجھے ہو!

۶۔ تعظیماً خسر، سسر۔ م : ابا سے شکایت کی تو وہ بھی انھیں کے باپ ہیں کچھ میری طرفداری نہ کی۔

۷۔ لفظ تعظیم بجائے صاحب و قبلہ و بزرگ جیسے چچا ابا بمعنی بڑا چچا یا چچا صاحب

۸۔ فجائیہ حیرت و استعجاب کی جگہ دکن میں مستعمل بمعنی ارے باپ۔ جیسے ابا! اتنا جھوٹ

عربی لفظ "اب" سے بنا لیا گیا ہے

[ بن : پراکرت اپ ]

— اماں (مذ) باپ ماں، والدین م : ابا اماں مر گئے تھے یتیم و یسیر رہ گیا تھا۔

— بنانا (ف م) ۱۔ دینی باپ یا منہ بولا باپ قرار دینا۔ منہ سے کسی کو باپ کہنا۔

۲۔ کسی کا بیٹا بننا م : چچا سے محبت کرتا ہے چچا کو ابا بنا لیا ہے۔

— جان (مذ) عزیز، پیارے ابا۔ بجائے جی شرفا میں باپ کو محبت سے مخاطب کرنے کا عام کلمہ ہے ابا + جان۔

— جانی (مذ) جانی بمعنی پیارے۔ دیکھو ابا جان جس سے ابا جانی کس قدر زیادہ پیار کا کلمہ ہے۔

م: جسٹس محمود سر سید کو ابا جانی کہتے تھے۔

— جی | (مذ) دیکھو ابا + جی مخفف جیو کا جو کلمۂ دعائیہ ہے بمعنی سلامت رہیں۔ مرادف۔ ابا جان

— کا بیٹیا | (مذ) ۱۔ باپ کا لاڈلا بچہ

۲۔ فرزند رشید م: ہر وقت ابا ابا ہی رٹتا رہتا ہے بڑا ابا کا بیٹیا آیا ہے!

۳۔ ولد صحیح، باپ کا ہم قدم وغیرہ م: ابا کا بیٹیا میں ہوں، بڑے بھائی کی صورت تو اماں میں زیادہ ملتی ہے۔

کسی کے۔ کا دینا نہیں آتا۔ | (محاورہ) بدزبانی کا کلمہ

۱۔ (کسی کے) قرضدار یا شرمندۂ احسان نہیں

۲۔ (کسی کے) دبیل نہیں۔ آزاد ہیں مختار ہیں م: ہاں ہاں ہم تو چیخیں گے غل مچائیں گے کسی کے ابا کا دینا نہیں آتا۔

۳۔ کسی کا اجارہ نہیں! کسی کا قبضہ یا ملکیت نہیں! م: یہاں تو کسی کے ابا کا دینا نہیں آتا سرکاری زمین ہے۔

— کا سالا | (مذ) (بازاری) باپ کی بیوی کا بھائی ماموں

۲۔ معناً سخت گالی م: دکاندار کیا کسی کے ابا کا سالا ہے جو مفت چیز دے دے گا؟

— میاں | (مذ) دیکھو ابا + میاں۔ صاحب والد کو تعظیم و ادب سے مخاطب کرنے کا کلمہ (مسلمان شرفا میں مستعمل)

ابابیل | (مث) ایک چھوٹی سی سیاہ پر سفید سینہ چڑیا

جو پرانے گنبدوں وغیرہ کے جوف اور اندھیروں میں مٹی کا گھونسلا بنا کر رہتی، شام کو اپنے غول کے ساتھ چہچہاتی باہر نکلتی چمگادڑ کی خاصیت رکھتی ہے مگر صورت و وضع میں اس سے بہت مختلف۔ بعض جگہ اس کے جھلڑوں کے اُڑنے سے بارش کا شگون لیا جاتا ہے۔ م : اللہ نے اصحاب فیل کا لشکر ابابیلوں سے تباہ کرا دیا تھا۔
[ ع : ابالہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں طیور کا گردہ ]

ابابیلیا — (ص مذ) ا۔ ابابیل سے مشابہہ، سیاہ پر سفید سینہ
۲۔ ایک قسم کبوتر کی جس کو رنگ میں ابابیل سے کچھ مشابہت ہوتی ہے ( ابابیل + یا ( لاحقہ صفت )

اُباس — (مث) سڑاند، خمیر
ف : اباس۔ س :

اُبائی — (ص) خمیر اُٹھا ہوا، سڑاندا
ف : دیکھو اُباس جس سے یہ صفت بنائی گئی ہے

اباً عن جدٍّ — ( مف ) ا۔ باپ کو دادا سے، باپ دادا سے
۲۔ موروثی طور پر، پیڑھی بہ پیڑھی، نسلاً بعد نسل م : اکبر کے عہد سے وہ گانوں ان کی جاگیر میں اباً عن جدٍّ چلا آتا ہے
ع اب ( = باپ ) + عن (= سے) + جد ( = دادا )

اُباکنا — (ف ل) ا۔ اُبکائیاں لینا م : اُباک اُباک کر بڑی مشکل سے کھایا گیا۔
۲۔ قے کرنا، ڈالنا
ف : اباکنا۔

— اُبال

(ہ مذ) اُبلنا کا حاصل مصدر بمعنی جوش۔ اپنا ہے

یہ جوش عشق ہے کچھ دودھ کا اُبال نہیں

(صبا)

م: بدزبانی دیگِ غضب کا پہلا اُبال ہے

(ح۔ ف ص۱۱)

۲۔ بلند جست، اُچھال، وفور، اُبھار۔ م: پانی رستہ نہیں پاتا تو اُبال کرتا ہے اور فوارہ بن کر چھوٹتا ہے

۳۔ تھوڑی دیر کا جوش، غیر قائم ناپائیدار شوق امنگ وغیرہ م: ایسے اُبال کا کیا اعتبار

۴۔ غصے کا جوش، غصہ، تیہا، تاؤ م: ذرا ذرا بات میں اُبال آجاتا ہے آپے سے باہر ہوئے جاتے ہیں

۵۔ جوشش، سوداویت۔ م: جیسے خون کا اُبال (طب)

۶ کف، پھین م: اوپر اوپر کا اُبال چمچے سے اُتار لیتے ہیں۔

۷۔ کھدبد کی آواز، کھدبدی م: دیگ میں کچھ اُبال سنائی تو دیا ہے۔

۸۔ پھدپھداہٹ، سڑاؤ، اُپس جیسے باسی کڑھی کا اُبال

۹ موجوں کا بلند ہونا، جوش وخروش، طغیانی جیسے سمندر کا اُبال۔ [س: اُدوال پراکرت: اب وال]

— آنا

(ف۔ ل) ۱۔ جوش و کف پیدا ہونا، اُبلنے لگنا، جرخ کھانا م: اُبال آیا تو اس نے دیکھا کہ بھاپ کے زور سے کیتلی کا ڈھکنا اُوپر کو اٹھتا ہے ابھرتا ہے۔

ح۔ ف ص۸۳

۲۔ کھد بد ہونا، کھد بدانا۔

دیگ تو پکتے ہی پکے گی یہ دھیمی آنچ پر
کچھ اُبال آیا تو ہے اِس میں غنیمت ہے یہی

(حالی ص ۱۰۱)

۳۔ غصّے کے تاؤ آنا، پیچ اور تاؤ ہونا۔ کھولنا م: صورت دیکھ کر اُبال آتے ہیں مگر کچھ کر نہیں سکتے

۴۔ سوداویت کا زور کرنا، سودا ہونا م: خون میں ایسا کیا اُبال آگیا کہ سارا جسم پھیل گیا۔

— اٹھنا (ف ل) ۱۔ پھین بلند ہونا

۱۔ بھاپ کا زور کرنا م: اُبال اٹھنے کے ساتھ ہر بار پتیلی کا ڈھکنا بھی اونچا نیچا ہوتا رہا۔

۲۔ ہڑک سی اٹھنا، جنون زور کرنا

۳۔ جوش آنا م: اُبال اٹھتے ہیں مگر دل مار کر پڑ رہنے کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔

۴۔ مادۂ فساد برپا ہونا، شورش بلند ہونا، ہیجان ہونا، م: اخباروں میں مضمون لکھے جائیں گے، لوگوں میں چرچے ہوں گے، اُبال اٹھیں گے، غرض نتیجہ اس اقدام کا اچھا نہ ہوگا۔

— بیٹھنا (ف ل) ۱۔ جوش فرو ہونا۔

۲۔ پھین بیٹھنا م: اُبال بیٹھے تو پتیلی میں کچھ دکھائی دے

۳۔ وفورِ شوق و اُمنگ وغیرہ دبنا یا شورش رفع ہونا م: اُن کی ایک ہی جھڑکی میں سارا اُبال بیٹھ گیا۔

— ٹھنڈا کرنا (ف م) ۱۔ پھین کو پھونک مار کر یا چھینٹا دے کر بٹھانا!

۲۔ جوش و ہیجان فرو کرنا، خیالات میں سکون پیدا کرنا، غصہ دھیما کرنا ف: سمجھا بجھا کر لوگوں کے اُبال کو ٹھنڈا کیا۔

— دینا (ف م) ۱۔ جوش دے دینا۔ م: دودھ بہت اُبال دیا، کھویا ہو گیا۔
۲۔ پانی میں کھولا کر
(الف) پختہ کر دینا جیسے انڈا ابال دیا۔
(ب) گلا دینا جیسے آلو اُبال دیا۔
(ج) کئی بار دینا، پکا دینا، جیسے چاول اُبال دیئے۔
۳۔ غصے میں بے آپے کر دینا۔ طیش دلا دینا، بلبلا دینا، بھڑا دینا م: اتنی سی بات نے تو انھیں اُبال دیا، آپس تو جائیں کہاں۔

— ڈالنا (ف م) دیکھو اُبال دینا جس سے یہ قوی تر ہے۔
۲۔ مارے گرمی اور پسینوں کے برا حال کر دینا م: برسات کی گرمی اور گھمس نے تو اُبال ڈالا!

— کرنا (ف ل) ۱۔ جوش میں آنا۔ جوشش کرنا م: خون بھی اُبال کرتا ہے۔
۲۔ کف چھوڑنا۔
۳۔ اُچھلنا، ابھرنا، اُچھالا کرنا م: کسی بڑی مچھلی نے اُبال کیا ہے تو اِس سے حلقے دار موجیں یعنی مرکز اضطراری پیدا ہوا ہے۔ (باقر علی)

— لانا (ف ل) ۱۔ جوش میں آنا
۲۔ طغیانی کرنا م: زمین پر آندھیاں چلتی ہیں سمندر

اُبال لاتے ہیں۔

— لے آنا (ف ل) ۱۔ دیکھو اُبال لانا جس کا یہ مزید علیہ ہے بمعنی اُبل جانا جوش کھا جانا جوش میں آجانا۔

۲۔ غصے میں بے آپے ہونے لگنا، بلبلا اٹھنا م: کتنی جلدی اُبال لے آتے ہیں، بات کو اچھی طرح سمجھتے بھی نہیں۔

۳۔ کف لانا، جھاگ دینا م: اُبال لے آئے تو کفچے سے الگ اُتار لیں۔

— لینا (ف م) ۱۔ (عو) بُرا سُرا کھانا پھیکا سیٹھا سالن پکا لینا انکسار سے بھی کہتے ہیں ف: پکانا تو میری والدہ کو آتا تھا اُن کے صدقے میں میں بھی کچھ اُبال لیتی ہوں۔

— نکلنا (ف ل) ۱۔ جوش آکر فرو ہونا۔

۲۔ غصہ آکر ٹھنڈا ہونا ف: ایک اُبال تھا کہ نکل گیا

اُبالا (ص) ۱۔ جوش دیا ہوا، کھولایا ہوا۔

۲۔ کھولا کر ٹھنڈا کیا ہوا۔ م: اُبالا پانی پیتے ہیں۔

۳۔ بغیر گھی اور مسالوں کا م: حکیم نے اُبالا کھانے کو بتایا ہے۔

۴۔ گرم پانی میں کھولا کر

(الف) پختہ کیا ہوا، زردی سفیدی جمایا ہوا جیسے اُبالا انڈا

(ب) گلایا ہوا جیسے اُبالا آلو، اُبالا چاول

۵۔ (مذ) اچھالا، (فوّرہ) م: ایک ابالا اِس زور کا آیا کہ کئی گز پانی اُچھل گیا۔

دینا (ف م) (پانی کو) ہاتھ سے ابھارنا، اچھالا دینا۔
ف: پانی نیچا ہو تو پمپ کے ذریعے اُبالا دے کر

آب پاشی کرتے ہیں۔
۳۔ بھڑے پر چڑھانا، اشتعالک دینا۔ ابھارنا

— سُبالا (ص مذ) دیکھو اُبالا سُبالا تابع مہمل ہے
۱۔ بن گھی بے مسالے کا۔
۲۔ پھیکا سیٹھا، بدمزہ یا بے مزہ م: انگریزی کھانا اُبالا سُبالا تو ہوتا ہے مگر مضر صحت نہیں ہوتا۔
۳۔ غریبوں فقیروں کا کھانا، بُرا سُرا کھانا م: غریب کاشت کار اپنے ملک کے طرح طرح کے اناج ترکاریاں ہمارے لیے پیدا کرتے ہیں اور آپ اُبالا سُبالا کھا کر گزر کرتے ہیں۔

اُبالنا (ف م) ۱۔ جوش دینا۔ اونٹانا جیسے دودھ اُبالنا
۲۔ کھولانا جیسے پانی اُبالنا
۳۔ جوش یا غم وغصہ دلانا، دل میں کھولانا، جلانا م: کیوں مجھ کو اُبالتا ہے میں ویسے ہی دکھیا ہوں
۴۔ پانی میں کھولا کر
(الف) جگر تک گلا دینا جیسے آلو اُبالنا
(ب) زردی سفیدی منجمد کرنا جیسے انڈا اُبالنا۔
(ج) بغیر گھی اور نمک۔ مرچ کے بن بگھرا پکانا م: کھچڑی اُبال کر سامنے رکھ دی بڑی مشکل سے حلق سے اُتری [س: اُدوالن۔ پراکرات اب والن]

اُبالی (ص مث) ۱۔ تانیث اُبالا کی
۲۔ مُراد اکثر اُبالی کھچڑی سے جس میں گھی نہ ہو۔

— بھاتی ہے۔ (کہاوت) ۱۔ "گھی گر گیا تو اُبالی بھاتی ہے" کا اختصار

۲۔ لفظاً اُبالی کھچڑی بہت مزے کی معلوم ہوتی ہے۔ مراد خفّت مٹانے، دل کو سمجھانے کو بات بناتے ہیں۔ بُرے کو اچھا، ناگوار کو گوارا زبردستی فرض کرتے ہیں م: پیدل چلنا کسے اچھا معلوم ہوتا ہے یہ کیوں نہیں کہتے ابالی بھاتی ہے!

**اُبالی** (ص مث) تانیث اُبالا سُبالا کی

**ہنڈیا** (مث) بغیر گھی مسالے کی پکائی ہوئی۔ اُبالا سالن۔

**اُبالے** (ہ مذ) ۱۔ اُبالا کی جمع

**ہنڈیا** ۲۔ جوش و خمار

۳۔ غصّے کے پیچ تاؤ ف= اُبالے آتے مگر بس نہیں چلتا

**اُبانا** (ف م) ۱۔ اُبنا کا متعدی، اُگانا، بوتا، جماتا م: ہتیلی پر سرسوں اُبانا ہمیں نہیں آتا۔

۲۔ اُبنا کا متعدی المتعدی، ابوانا، اگوانا، کاشت کرانا م: دوسرے سے اُبانے میں اکثر نقصان اور خود کاشت کرنے میں ہمیشہ فائدہ رہتا ہے [س: اُت پاؤن ——— پ: اُپاین ]

**اُبائی** (مث، (کم مستعمل) ۱۔ اُگانے کی اُجرت وغیرہ ابوائی

۲۔ اُبانا، اُگانا، بونا

۳۔ (ص) اُگائی ہوئی، بوئی ہوئی جوتی ہوئی کاشت کردہ

۴۔ کاشت پر دی ہوئی [ س: اُت پادِت - پ اُپاایہ]

**ابتدا** (مث) ۱۔ آغاز عالم سے پہلے کا زمانہ، ہستی سے پہلے، اقبلِ آفرینش، سب سے اوّل، سب سے پہلے، م: ابتدا میں کچھ نہ تھا نہ زمین نہ آسمان، نہ سورج، نہ ستارے (توریت)

۲۔ شروع شروع کا زمانہ، شروع شروع، اوائل

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم
ہو گئے خاک انتہا یہ ہے!

۳۔ سرا، سوشہ، سراغ، سرم: ذرا سی بھی ابتدا مل جائے تو پھر تو پورا سلسلہ نکال سکتے ہیں۔

نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم

۴۔ پہلا وار، پہل، گھر پہنچ م: ابتدا تمہاری طرف سے ہوئی ہم نے تو صرف جواب دیا۔

۵۔ نکاس، مخرج، منبع م: اکثر بڑے دریاؤں کی ابتدا پہاڑوں اور انتہا سمندر میں جا کر مل جاتی ہے۔

۶۔ آغاز عمر، بچپن، اوائل عمری م: بعض بچے ابتدا میں تو ذہین ہوتے ہیں مگر بعد میں کچھ نہیں نکلتے۔

۷۔ بچپن کی تربیت، اٹھان م: "بچوں کی جہاں ابتدا بگڑی پھر کسی طرح نہیں سنبھلتے" (امیر مینائی)

۸۔ شروع کی عبارت، تمہید، دیباچہ م: ابتدا کسی اچھے ادیب کے قلم سے ہے باقی کسی معمولی شخص کی عبارت معلوم ہوتی ہے۔

۹۔ آثار جو انجام پر دلالت کریں، لچھن، آثار م: ابتدا اچھی نظر نہیں آتی۔

۱۰۔ نیو، بنیاد، بنا م: سلطنت کی ابتدا ایسی مضبوط ڈالی گئی تھی کہ صدیوں تک قائم رہی۔

۱۱۔ آغاز کارروائی، افتتاح، بسم اللہ م: تلاوت قرآن سے جلسے کی ابتدا کی گئی۔

متقدمین نے ابتدا کو مذکر بھی لکھا ہے ؎

ابھی تو عاشقی کا ابتدا ہے۔

(سراج ص۲۸۶)

؎ تیری ابرو کے دو مصرعوں سے اس کا ابتدا تھا

(ولی ص۳۰۵)

؎ گئی بہار وہ موسم کا ابتدا نہ رہا

(مصحفی ص۷۲) [مادہ، ع: بدا]

— ابتدا (مث) شروع شروع میں م: ابتدا ابتدا تو سلوک رہا۔

— ابتدا میں (مث) شروع شروع، اول اول، پہلے پہلے م: ابتدا ابتدا میں تو غصہ بہت تھا۔ (امیر مینائی)

— بگاڑنا (ارف ل) ۱۔ آغاز خراب کر دینا شروع ہی میں خرابی یا غلطی کر دینا ف: وکیل نے ایسا بُرا عرضی دعویٰ لکھا ہے کہ مقدمے کی ابتدا ہی بگاڑ دی۔

۲۔ بچپن کی تربیت بری کرنا، بُری اٹھان دینا، ف م: ابتدا اکثر خود والدین لاڈ اٹھا اٹھا کر بگاڑ دیتے ہیں۔

ف ل ۱۔ آغاز خراب ہونا،

— بگڑنا (ف ل) ۱۔ آغاز خراب ہونا، بسم اللہ غلط ہونا ؎

انجام بخیر ابتدا بگڑی ہے

(انیس)

۲ بچپن کی تربیت بُری ہونا م: ماں باپ کے لاڈ میں ابتدا بگڑتی ہے۔

— پانا (ف ل) ۱۔ شروع ہونا، افتتاح ہونا اجرا ہونا ف یہ مبارک کام آپ کے ہاتھوں سے ابتدا پائے تو برکت کا موجب ہوگا۔
۲۔ سرا ملنا، شروع پانا۔ م: ابتدا پا جاتی تو سارا پتا ہی نہ مل جاتا۔

— پڑنا (ف ل)، ڈھرا بندھ جانا، رسم یا عادت قائم ہونا، بدعت شروع ہونا م: یہ ابتدا بڑی پڑی اب ہر موقع پر یہی ہوا کرے گا۔

— ڈالنا (ف م) ۱۔ بنیاد، داغ بیل، خاکہ قائم کرنا، ڈول ڈالنا، طرح ڈالنا م: جلوس کے پہلے ہی سال میں تعمیر کی ابتدا ڈال دی تھی۔
۲۔ رسم و عادت کا آغاز کرنا مثال یا نمونہ قائم کرنا م: ابتدا ڈالی ہوئی جناب ہی کی ہے۔
۳۔ تربیت دینا، اُٹھان اٹھانا م: (بچوں کو) جیسی ابتدا ڈالو پڑ جاتی ہے۔

— رکھنا (ف م)، ۱۔ دیکھو ابتدا ڈالنا۔
۲۔ اٹھان دینا م: جیسی ابتدا رکھو گے ویسے ہی بچے اُٹھیں گے۔

— سے (مف)، ۱۔ شروع سے، از اوّل، سرے سے م: ابتدا سے انتہا تک غلط
۲۔ بچپن سے م: ابتدا ہی سے ذہین تھا۔

— سے انتہا تک (مف) ۱۔ از اوّل تا آخر، شروع سے آخر تک م: فیضی کی تفسیر ابتدا سے انتہا تک بے نقط ہے۔
۲۔ از ازل تا ابد م: ابتدا سے انتہا وہی ہے اور وہی

رہے گا۔

۳۔ تمام، کل، پورا، کامل، سارا۔م : دنیا کو ابتدا سے انتہا تک تلاشِ علم میں چھان مارا ہے۔

۴۔ اوپر سے نیچے تک، سراپا۔م : ابتدا سے انتہا تک احمق واقع ہوا ہے

۵۔ پیدائش سے مرتے دم تک، بچپن سے بڑھاپے تک م : ابتدا سے انتہا تک مصیبت ہی دیکھی۔م : ابتدا سے انتہا تک معصوم رہا۔

ــــ کرنا (ا رف م) ۱۔ آغاز اُٹھانا، بسم اللہ کرنا، کام چھیڑنا شروع کرنا۔م : بسم اللہ کر کے ابتدا کرو برکت ہو گی

۲۔ شروعات کرنا ؎

ہمیں سے پُر جفا نے ابتدا کی (تسلیم)

۳۔ پہل کرنا، چھیڑ خانی شروع کرنا، لڑائی نکالنا، پرخاش چھیڑنا، کھٹ پٹ کرنا۔م : جس نے ابتدا کی اس کا قصور ہے اُسے سزا ملنی چاہیئے۔

ابتداءً (ع مف) ۱۔ آغاز و تمہید کے طور پر

۲۔ اوّل مرتبہ، پہلے پہل م : ابتداءً تھوڑی قیمت کہہ کر دیکھو۔

۳۔ اوّل اوّل زمانے میں، شروع شروع میں ابتدا میں۔م : ابتداءً شراب کی مذمت ہوتی رہی آخر اس کی حرمت نازل ہو گئی۔

ابتدائی (ص) ۱۔ شروع شروع کا جیسے ابتدائی کوشش

۲۔ اوائل عمر کا م : داغ کا ابتدائی کلام غدر میں ضائع

ہو گیا تھا۔
۳۔ پہلا ہی اوّلین م: ابتدائی مرحلہ یہ ہے تو آخری کیا ہوگا۔ !
۴۔ اُوپری، تمہیدی۔ م: ابتدائی گفتگو کے بعد معاملہ کی گفتگو شروع ہوئی۔
۵۔ (کتب یا درسیات کے لیے) سب سے پہلا یا پہلی شروع کار کی جس میں کسی (علم کے) مبادی کی تعلیم ہو م: حساب و الجبرا کے ابتدائی سوالات بھی حل نہیں کر سکتا۔
۷۔ حالتِ آفرینش کے آغاز کے وقت کی (کا)، قدیمی اصلی م: بعض جزیروں میں انسان ابھی تک اپنی ابتدائی حالت میں پایا جاتا ہے۔
۸۔ اُصولی، گُر کی م: ایک ابتدائی بات سمجھا دیتا ہوں جو ہمیشہ تمہیں کام دے گی۔
۹۔ پرانا قدیمی ف: اُن کے بہت ہی ابتدائی دوستوں میں تھا۔ [ع: ابتدا + ف: ی]

— جماعت
۱۔ آگے رہنے والی جمعیت، پہلی ٹولی، ہراول
۲۔ (مدارس) ابجد خوانوں کا درجہ، مبتدیوں کی جماعت م: ابتدائی جماعت کو پڑھاتے ہیں۔

— زمانہ
۱۔ لڑکپن یا عنفوانِ شباب ف: ابتدائی زمانے میں ہم بھی تمہاری طرح الھڑ بے پروا تھے
۲۔ آغازِ عہد م: مجددِ الف ثانیؒ اپنے ابتدائی زمانے میں بھی برائیوں اور فضول مشاغل سے متنفر تھے۔

۳۔ پرانا زمانہ، دقیانوس کا زمانہ م: کسی ابتدائی زمانے کی باتیں ہوں گی آج کل تو ایسا نہیں ہوتا

۔ عدالت

(مث) ۱۔ پہلی عدالت یا کچہری انصاف کی، عدالتِ ماتحت ضد عدالت مرافعہ یا اپیل کی کچہری کی م: ابتدائی عدالت سے تو مقدمہ خارج ہوگیا تھا۔

۔ مشق

(مث) پہلی کوشش کا نتیجہ یا کوشش کا پہلا نتیجہ

۲۔ مشقِ اوّل، بھونڈا نمونہ ف: جعفر زٹل نے ہاتھی کو خالق کی ابتدائی مشق قرار دیا ہے

۳۔ وہ چیز جس پر مشق کمال کی گئی ہو، نشانۂ اوّل، اوّلین ہدف ف: شاگرد نے ابتدائی مشق اُستاد کو ہی بنایا یا پہلا وار اُسی پر کیا۔

۔ کتاب

(مث) ۱۔ دنیا کی پہلی کتاب یا صحیفۂ آسمانی م: ابتدائی کتاب مسلمانوں کے نزدیک توریت اور ہندوؤں کے نزدیک رگ وید ہے۔

۲۔ مبتدیوں کو پڑھانے کی آسان اور سادہ کتاب یا تالیف

۳۔ کسی علم و فن یا زبان کی پہلی کتاب جس میں کسی علم و فن کے مبادیات درج ہوں جن کا اوّل یاد کرنا پڑھنا اس علم و فن کے اعلیٰ مباحث کو سمجھنے کے لیے ضروری و لازمی ہو۔

۔ محکمہ

(مذ) ضد محکمۂ بالا کی، محکمۂ ماتحت۔

۔ مدارس

(مذ) تحتانیہ مدارس جن میں تین چار جماعتیں ہوتی ہیں اور بچے ابتدائی نوشت و خواند وغیرہ سیکھتے ہیں۔ تعلیم شروع

کرنے کے ادنیٰ مدرسے یا مکتب

ابتذال — (مذ) عامیانہ پن، خصوصاً ادب میں ؎
اونچی چوٹی کے ہیں بندھے مضمون
شعر میں ابتذال کیا ہو گا
(اختر)
[ع: بَ ذل]

ابتر — (ص) ۱۔ لنگوڑا ناٹھا، لاولدم: کفار نے آنحضرت صلعم کو ابتر کہا تو خدا نے اس کا جواب دیا کہ اُن کے دشمن ابتر ہوں گے۔
۲۔ بدتہذیب بے ہودہ، آوارہ، واہی ؎
یارو مجھ سے تو لاولد بہتر
میرا بیٹا اور اِس قدر ابتر
(سودا)
۳۔ تِتّر بِتّر، پراگندہ، پریشان، منتشر ؎
ابتر ہوی ہے زلف نہایت سنواریے
(آتش)
؎ یہ دفترِ عالم کہیں ابتر تو نہیں ہے
(وزیر)
۴۔ گنجفہ کھیلنے کے ناقابل، ملا دینے کے قابل دیکھو ابتر کرنا ع۲
۵۔ خراب، ردّی، بدتر م: حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے۔ [مصادر کرنا۔ ہونا]
[ع: ابتر، دُم کٹا۔ لنڈورا۔ مادّہ: ب ت ر]

— کرنا — (ارف م) ۱۔ درہم برہم پراگندہ پریشان یا غیر منضبط

غیر منظم کرنا، نظم و ترتیب بگاڑ دینا، بد نظمی کرنا م: کارخانہ ابتر کر دیا۔

۲۔ تقسیم رد کر دینا، بازی بگاڑ دینا، اوراق گنجفہ ملا دینا، پتّے گڈمڈ کر دینا م: بانٹ میں اپنے پاس کوئی میر نہ آئے تو ابتر کر دینے کا اختیار ہوتا ہے ؎

دفتر عالم بجائے گنجفہ ہے آپ کو
دیکھیے ترتیب دم میں دم میں ابتر کیجیے
(ناسخ)

۳۔ بد تہذیب، بیہودہ بنانا، واہی کر دینا، بگاڑ دینا م: لاڈ میں لڑکے کو ابتر کر دیا۔

—— ہونا

ا ر ف ل ۱۔ پراگندہ پریشان بے ترتیب، غیر منظم ہونا، درہم برہم ہونا، بد نظم ہونا م: کارخانہ ابتر ہو گیا۔

۲۔ بیہودہ بے تہذیب بننا، واہی ہونا، بد تمیز گستاخ ہونا م: لاڈ میں بچے ابتر ہو جاتے ہیں ؎

گرم ہو کر آتا ہے منہ پر میرے طفلِ سرشک
دیکھ کیا اے چشم ترا ابتر یہ لڑکا ہو گیا
(ذوق)

۳۔ بدتر خراب تر ہونا م: روز بروز حالت ابتر ہوتی جاتی ہے۔

ابتری

(مث) ۱۔ پریشانی، بے ترتیبی، بد نظمی، خرابی، فتور م: ریاست کے انتظام میں ضرور کوئی ایسی ابتری ہے جس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۲۔ گنجفہ۔ گڑبڑ، خلط ملط، گڈمڈ ؎

بازیٔ آسماں نے کھوئے حواس خمسہ
پتّے سے گنجفے میں کیا ابتری ہوئی ہے
(قدر بلگرامی)

۳. گنجفہ پتّوں کی بانٹ میں بھول چوک، غلط تقسیم
سہ انسان نہ ہو پریشان کیوں بد قماشوں سے
عنصر کا گنجفہ ہے اک دست ابتری کا.
(شاد لکھنوی)

۴. بیہودگی، بدتمیزی، واہی پن، شہدپن م: مریض کی حالت میں دن بدن ابتری نمودار ہے۔ [ابتر+ ی (مصدری)] (مصادر: پڑنا، ڈالنا، کرنا، ہونا)

— پڑنا (ارف ل) ۱. بے ترتیبی بدنظمی گڑبڑ واقع ہونا، نظم و ترتیب میں فتور آنا م: لشکر میں ابتری پڑگئی.
۲. گنجفہ پتّوں کی بھول چوک ہوجانا م: جب تم بانٹتے ہو ابتری ضرور پڑتی ہے.

— دینا (ارف م) (پورب) اصطلاح تاش و گنجفہ، بانٹنے والے کو بانٹ میں بھول چوک کرنے کا جرمانہ یعنی کچھ پتّے اپنے پتّوں میں سے حریف کے حوالے کرنا م: ہوشیاری سے بانٹنا ورنہ پھر ابتری دینی ہوگی.

— ڈالنا (ارف م) ۱. نظم و ترتیب میں گڑبڑ پیدا کرنا، بے ترتیبی بدنظمی کر دینا م: اوراق میں ابتری ڈال دی
۲. تفرقہ پیدا کرنا، فتور اُٹھانا م: امور سلطنت میں ابتری نہ ڈالو
۳. گنجفہ پتّوں کی بانٹ تقسیم میں بھول چوک کر جانا.

بازی خراب کردینا م: دانستہ ابتری ڈالی تو بات ماننی
پڑے گی اور پھر بانٹنا پڑے گا۔

— کرنا
(ف م) ۱۔ بدانتظامی بدنظمی پھیلانا، انتظام بگاڑنا
گڑبڑ مچانا
۲۔ تفرقہ پیدا کرنا، فتور ڈالنا، فساد پیدا کرنا: جمے
جمائے کاروبار میں ابتری کرنا مناسب نہیں ہے۔
۳۔ ترتیب و سلسلہ بگاڑنا، غلط ملط کرنا، گڑبڑ ڈالنا م:
غلط ہندسوں نے صفحات میں ابتری کر دی
۴۔ (تاش گنجفہ) بانٹ تقسیم میں بھول چوک کرنا، بانٹ
غلط کرنا م: جو بے ایمانی سے دانستہ ابتری کرے گا
اس پہ مات پڑے گی۔

— ہونا
(اُرف ل) ۱۔ بدانتظامی بدنظمی ہونا
۲۔ نظم و ترتیب درہم برہم ہونا،
۳۔ فتور پڑنا۔
۴۔ گڑبڑ ہونا م: پروگرام مرتب نہ ہوگا تو انتظام میں
ابتری ہوگی

**اِبتُلا**
(مث مذکر بھی) ۱۔ آزمائش، امتحان، مصیبت، بلا
ـــہ ہیں اک نہ اک ابتلا کے پابند
جاتی نہیں اِبتلا ہماری
(مسرور)
۲۔ (عرف شرع) کسی شخص کے لیے ایسی حالت
یا ماحول کا پیدا ہو جانا، آرام کی حالت ہو یا تکلیف کی
جس سے اس کے باطن و ضمیر کی اصل و مخفی حالت

برملا ظاہر ہو جائے۔ [ ع: ب ل وٗ ]

— میں پڑنا (ارف ل) ۱۔ آزمائش و امتحان میں گرفتار ہونا۔
۲۔ بلا میں آنا مصیبت میں پڑنا م : الٰہی! کس ابتلا میں پڑے۔

— میں ڈالنا ارف م ۱۔ سخت آزمائش و امتحان میں گرفتار کرنا۔
۲۔ مصیبت و محنت میں پھنسانا م : خدا کسی کو ابتلا میں نہ ڈالے۔

اِبتہاج (اب ت ہ ا ج) مسرت، خوشی، انبساط ؎

گزر اُن کا اِدھر جو آج ہوا
کس قدر دل کو ابتہاج ہوا
(تسلیم)

[ ع: ب ہ جَ ]

ابٹن (اُب ٹَ ن) (مذ) (پورب اور دیہات) دیکھو ابٹنا جو دہلی میں فصیح ہے ؎

خاک آغشتہ بخوں میری بے قدر نہ جان
گلبدن کرتے ہیں سارے اُسے ابٹن اپنا
(مصحفی)

؎ روز تو نکھرے نہاتے روز غیر ابٹن ملے

(مصادر: کرنا، لگانا، ملنا) (تسلیم)

[ ہ: ابٹن بس: اُدْوَرتن اا پراکرت: اُبٹن उद्वर्तन उब्बट्टण ]

— کھیلنا (ہ ف م) پورب دیکھو ابٹنا کھیلنا۔

اُبٹنا (اُبَ ٹ نا) (مذ) ۱۔ بھنے جو کے آٹے کا قدرے ہلدی۔ ا و مہ پسی ہوئی بالچھڑ وغیرہ کے خوشبودار تیل میں گوندھا ہوا لگدا جس میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر بدن پر

لتھیڑتے اور مل مل کر بتیاں بنا کر اُتارتے ہیں، بتیوں
کے ساتھ میل بھی اُتر جاتا ہے امیر لوگ مل کر نہاتے
ہیں اور جلد خوش رنگ ملائم نکل آتی ہے، دلہا دلہن
کے ملا جاتا ہے۔ جسم پر مَل مَل کر میل اتارنے نکھارنے
کا تیل چنبیلی میں گُندھے جو یا بالچھڑ وغیرہ کا سفوف ـــ

سمجھے کیا مجلس شادی کو، ابٹنے سے کبھو
جس کا ہرگز نہ ہوا ہو وے عذار آلودہ
(مصحفی)

م: ہمارے ہندوستان میں بھی دلہا دلہن کو مائیوں
کے دن ابٹنا ملا جاتا ہے۔ (۲ ح ف ص ۳۲۷)
۲۔ ابٹنا ملنے کی رسم جو مائیوں کے دن دلہن کے
گھر میں ہوتی ہے۔ بہت سا ابٹنا بنایا جاتا ہے دلہن
کے روزانہ ملا جاتا ہے دلہا کو بھی بھیجا جاتا ہے م: آج
اُن کے ہاں اُبٹنا ہے۔ (مصادر: لگانا؛ ملنا)
[دیکھو اُبٹن]

— کرنا (ا رف م) ۱۔ پسے ہوتے جو ہلدی یا بالچھڑ وغیرہ کے
سفوف میں چنبیلی کا تیل ڈال کر گوندھنا م: آج تو
اُبٹنا مل کر نہانے کو جی چاہتا ہے ذرا سا ابٹنا کر لو۔
۲۔ ابٹنے کی تقریب منانا، ابٹنا کھلوانا، دیکھو اُبٹنا
کھلوانا۔

— کھیلنا (ا رف م) دیکھو ابٹنا معنی ع۲ مائیوں کے دن جب
کہ دلہن کو ابٹنا ملا جاتے اور دلہا کے لیے ابٹنا بھیجا
جاتے۔ گھر کے عزیز و اقارب اور احباب کا ایک دوسرے

کو دھوکا دے کر یا زبردستی اینٹھنے میں فتھیڑنا۔

**ابجد** (مث) کسی زبان کے حروف یعنی مفردات الف بے تے وغیرہ۔ یہ لفظ اب ج د سے مل کر بنا ہے۔ ابجد کے ابتدا کے متعلق دیکھو حرف الف

۲۔ مراد حروف کی پہلی تختی یعنی الف بے تے وغیرہ

ع گزرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے
قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی
(آتش)

۳۔ (مجازاً) کسی علم و فن کے مبادیات ع
ابجد عشق کو پڑھ چھوڑ دے مشق اب وجد
یہ معارف نہیں خویشی و نسب سے پاتے
(نادان)

۴۔ مراد، حسابِ جمل یعنی کسی لفظ یا الفاظ کے حروف کے مقررہ اعداد کو جوڑ کر کسی واقعہ وغیرہ کا سنہ نکالنے کا قاعدہ۔ دیکھو ابجد کا حساب م: ابجد میں حرف غ کے ایک ہزار عدد لیے جاتے ہیں۔

[ ع : اب ج د سے مرکب ]

**کا حساب** (مذ) ۱۔ دیکھو ابجد معنی ۴ اور ابجد کے اعداد کے تحت حروف کی قیمتیں

۲۔ کسی لفظ یا الفاظ سے حروف کی قیمتیں یا مفروضہ عدد جوڑنا، حسابِ جمل م: ابجد کے حساب سے غفرلہٗ کے ۱۳۱۵ عدد نکلتے ہیں جو سرسید کا سنہ وفات ہے۔

— کا قفل ؛ (مذ) ایک کنڈے میں پروئے ہوئے چند ہم شکل وہم قطع حلقے جن پر ابجد کے حروف منقوش ہوتے ہیں۔ حلقوں کو ہیر پھیر کر حروف کو پہلو بہ پہلو برابر لانے سے کوئی بامعنی لفظ بن جاتا ہے اور قفل بے کنجی کھل پڑتا ہے۔ ان پڑھ اس قفل کو نہیں کھول سکتا ؎

کیا ہوا در پہ ترے گرچہ ہے ابجد کا قفل
کھول دیتے ہیں سکندر کے بھی یاں سد کا قفل

(انشا)

؎ کھلا کرتا ہے بے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

(شہیدی)

— کے اعداد (مذ) ابجد معنی نمبر یعنی ابجد سے ضظغ تک ترتیب وار لکھے ہوئے آٹھ کلموں کے حروف کی بالترتیب قیمتیں جو فرض کر کے مقرر کر لی گئی ہیں حسب ذیل:-

(ا ۱ ب ۲ ج ۳ د ۴) (ہ ۵ و ۶ ز ۷) (ح ۸
ط ۹ ی ۱۰) (ک ۲۰ ل ۳۰ م ۴۰ ن ۵۰) (س ۶۰ ع ۷۰ ف ۸۰ ص ۹۰)
(ق ۱۰۰ ر ۲۰۰ ش ۳۰۰ ت ۴۰۰) (ث ۵۰۰ خ ۶۰۰ ذ ۷۰۰) (ض ۸۰۰ ظ ۹۰۰ غ ۱۰۰۰

— خواں یا داں (ص) ابجد یا الف بے تے جاننے والا، حرف شناس

؎ رمال نجومی گھڑیالی مُلا تمیہہ پنڈت عاقل
کیا بید مہندس ابجد خواں کیا عالم فاضل کیا جاہل

(۲۔ نظیر ص۵)

اُبجھ ناسمجھ نادان یا احمق، گاؤدی، کوڑھ مغز جسے کچھ سمجھ بوجھ نہ ہو۔ م: ایک گنوار، ابجھ کم سمجھ گانو سے آگیا تھا اسے نوکر رکھ لیا ہے۔ [ س: اَبُدھیہ پراکرت: اُبجھ ]

**ابچھرا** (اب چھ را)(مث) راجہ اندر کے اکھاڑے کی خوبصورت ناچنے والی مطربہ
۲۔ پری ۔ ؎ یہ ہر یہ کا چمکا ہوا رنگ ہے
کہ اندر کی بھی ابچھرا دنگ ہے
(آرائش محفل ص ۹۴)
۳۔ (طنزاً) حسین زہرہ جبیں زیور و لباس سے آراستہ م: ابچھرا بنی پھرتی ہے۔ (دیکھو اپسرا) [ہ۔ دیکھو اپسرا س: اپ سرا]

**ابخرہ** ا ب خ را۔ مذ۔ بخار کی جمع بمعنی بخارات، بھاپیں، دھوئیں
[ع: بخار کی جمع۔ مادہ: ب خ ر]

**ابخرے** (مذ) ۱۔ جمع ابخرہ کی بمعنی بھاپ
۲۔ گیسیں بوئیں، بھبکے بخے جیسے بدبو کے ابخرے
۳۔ ریاح جو بلغم کے مستحیل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں م: دماغ کی طرف ابخرے جانے لگے تو ہذیان بکنا شروع کیا (۲۔ فسانۂ آزاد ص ۱۳۱) [اردو میں جمع الجمع یعنی "ابخرے ابخروں" ہی زیادہ تر مستعمل ہے] (اُٹھنا، چڑھنا، نکلنا)

**— اُٹھنا** (ف ل) بھاپیں بلند ہونا، بخارات چڑھنا م: معدے سے دماغ کی طرف ابخرے اٹھتے ہیں۔

**— بھر جانا** (ف ل) ۱۔ بخارات سما جانا۔
۲۔ بہت سی بھڑاس جمع ہو جانا، کدورتیں سمائی سے باہر ہو جانا م: ابخرے بھر جاتے ہیں تو ایک دن ہو پڑتی ہے
۳۔ فرعونیت رعونت دماغ پر چھا جانا، تبخیر بڑھ جانا م: ابخرے بھر گئے ہیں ٹھوکریں کھا کر دماغ سیدھے ہوں گے

**- دماغ کو چڑھنا** (ف ل) بخارات کے ذریعہ سے گرمی کا دماغ پر اثر کر جانا، سوداوی یا دیوانہ ہو جانا۔

**ابخل** - (اب خل) (ص) ۱۔ از حد بخیل، نہایت کنجوس، مکھی چوس جیسے بخیل بھی کیسا کہ ابخل!

۲۔ (عوام) پاگل سا۔ بے وقوف، سڑبلّام: ڈھیلے پاجامے میں ابخل معلوم ہوتے ہیں۔ م: دیکھنے میں ابخل سے مگر مطلب کے بڑے ہشیار!

[ ع: بخیل کا مبالغہ۔ مادّہ: ب خ ل ]

**ابد** (ع مث) ۱۔ ہمیشہ ہمیشہ ؎

تا ابد قائم رہے فرمانروائے لکھنؤ
یہ نصیر الدین حیدر بادشاہِ لکھنؤ

۲۔ دنیا یا آفرینش کی انتہا (ازل کی ضد) ؎

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا
(حالی ص۵۴)

**- الآباد** (مذ) (اب دل آباد) ۱۔ ابدوں کا ابد یعنی کمال ابد، انتہاؤں کی انتہا۔

۲۔ (متف) بقائے عالم تک، ہمیشہ، دائم، دوام م: خدا حضور کو تا ابد الآباد سلامت رکھے۔
(امیر مینائی)

[ ع: ابد + ال + آباد (جمع ابد) ]

**اِبدا** (مذ) آغاز کرنا، نئی شے وجود میں لانا

[ ع: مادّہ: بدو (= ابتدا کرنا) ]

ابدا ابد (مف) ۱۔ دیکھو ابدالآباد۔ م: ابدا ابد سلامت رہو
مراتب بلند ہوں
۲۔ کبھی نہیں، قیامت تک م: ابدا ابد اس چور بدمعاش
کو اپنا مکان کرایہ پر نہ دوں گا۔

ابداً (مث) ۱۔ ہمیشہ، دوام، سدا م: ابداً تو سوائے
خدا کے اور کون زندہ رہنے والا ہے۔
۲۔ ہمیشہ کے لیے، دوامی طور پر م: آخر اِس موضع
کی آمدنی آپ کو ابداً معاف کر دی گئی
۳۔ زندگی بھر، جیتے جی م: ایسی چھوڑی کہ پھر
ابداً افیون کا نام نہیں لیا۔
۴۔ قیامت تک، تا قیامت
۵۔ کلیتاً، بالکل، قطعی ف: ابداً میری مرضی کے
خلاف ہے۔ [ع: ابد]

اِبداع (مذ) نئی چیز پیدا کرنا، اختراع و ایجاد م: نئی
نئی تشبیہیں ابداع کرتے ہیں
[ع: مادّہ ب د ع] (یادگار غالب صہ ۱۱۴)

ابدال (مذ) ۱۔ گروہِ اولیا جن کی تعداد ستر کہی جاتی ہے
باعتقاد صوفیہ جب کوئی اِن میں سے مر جاتا ہے تو اس
کی جگہ دوسرا لے لیتا ہے۔ ازآں جملہ چالیس ملک
شام میں باقی دنیا کے دوسرے خطوں میں متعین
اور انتظام عالم و نگرانی امور پر منجانب اللہ مامور ہیں
نفحات الانس میں مولانا جامی نے اِن کو اہلِ حلّ و
عقد و سرہنگانِ درگاہِ حق لکھا ہے ؎

تا وجود پاک سے ابدال اور اوتاد کے
انتظام اہل عالم ہووے عالم میں تمام
(ذوق)

۲۔ مست قلندر درویشوں کا ایک فرقہ ؎
چھڑیوں میں بھی ہزار طرح کا ہے ازدحام
ابدال ہیں کہیں تو کہیں ہیں دو تارے
(میر حسن)

۳۔ فرد واحد منجملہ گروہِ ابدال م: جب وہ شخص اجنبی چلے گئے تو حاضرین نے پوچھا کہ یہ حضرت کون تھے؟ فرمایا یہاں کے ابدال تھے اُن کی یہاں سے بدلی ہوگئی ہے رُخصت ہونے آئے تھے۔
(ملفوظات مولینا عبدالرزاقؒ فرنگی محلی) ا

۴۔ افغانوں کا ایک جرگہ جس کے افراد کو ابدالی کہتے ہیں خود کو ابدال بن ترین کی اولاد بتاتا ہے بارک زئی اور پوپلزئی دو بڑی شاخوں میں تقسیم ہے۔ پوپلزئی کی شاخ سدوزئی سے کابل کا موجودہ فرمانروا اور اس کا خاندان ہے۔ (ع: مادہ ب د ل)

ابدالی۔ (ف ص) لقب احمد شاہ بادشاہ کابل کا جو ابتداً نادر شاہ کا فوجی سردار تھا اس کے بعد افغانستان کا بادشاہ بن بیٹھا اور ہندوستان پر حملے کیے آخر مرہٹوں کو جو ہندوستان میں بہت زور پکڑ گئے تھے پانی پت پر شکست فاش دی یہ جنگ تیسری جنگ پانی پت کے نام سے مشہور ہے۔

احمد شاہ نے دُرِّ دُرین کا لقب اختیار کیا تھا اِس لیے اُسے اور اس کی اولاد کو دُرّانی بھی کہتے ہیں۔

ابدان — (مذ) اجسام م: حدیث میں علم ادیان اور علم ابدان کی فوقیت دیگر علوم پر وارد ہوئی ہے۔
[ع: جمع بدن کی]

اُبدج — (مذ) برساتی کیڑے مکوڑے جن کا تخم مٹی میں ملا رہتا ہے اور جو برسات کا پانی پڑنے سے وجود میں آجاتے ہیں۔

اَبدُھ — (اب دھ) (مث) ۱۔ بے عقلی، نادانی، جہالت
۲۔ بے عقل، نادان، بیوقوف، جاہل ہ: س: اَبُدھ

ابدھوت — (اب دھوت) (مذ) ۱۔ جوگی جس نے دنیا کو تیاگ دیا ہو تارک الدنیا سادھو
۲۔ ہندو فقرا کا ایک گروہ جو واجب الوجود کے سوا کسی کو نہیں مانتا اور نہ کسی خاص طریق پر اس کی عبادت کرتا ہے
۳۔ شیوجی کا پجاری
۴۔ پجاری، پرستار ؎

جتنے ہیں ناسوت کے ابدھوت بھاگیں ہو کے بھوت
ایک چٹکی بھر جو کر بیٹھے بھبوت اپنا مدد
[س: اَوَدھوت] (انشا ص۴۸)

ابدی — (ص) ابد سے منسوب، ازلی کی ضد، ابد تک باقی رہنے والا جاودانی، دائمی م: ابدی حیات یہی ہے کہ ناموری کے کام کر کے بقائے دوام حاصل کریں۔ [ع: ابد + ف: ی]

— حیات — (ع مث) غیر فانی زندگی، بقائے دوام م: شہیدوں کو ابدی حیات مل جاتی ہے۔

**اَبدیا** (اب دِیا) (مث) ۱۔ اوِدیا، جہالت، بے وقوفی، نادانی
۲۔ بُری قسم کا علم، ناپاک اور خراب علوم۔ [س: اَوِدِیا]

**ابر** (مذ) ۱۔ زمین اور سمندر کے وہ بخارات جو فضا میں اٹھ جاتے ہیں اور پھر گھٹ کر پانی ہو کر برستے ہیں، بادل، گھٹا، سحاب ؎

میں وہ رونے والا جہاں سے چلا ہوں
جسے ابر ہر سال روتا رہے گا
(میر)

۲۔ ابر کی صورت کے نقوش ونشانات، ابر کی تصویر، چھائیاں، ابری یا جوہر جیسے کہ رنگ سے کاغذ پر یا تیزاب سے تلوار کے پھل، بندوق کی نال وغیرہ پر نمودار کیے جاتے ہیں۔ [ف ابر۔ دف: ابر، اور اوستا اور بن ابھ رَ]

**— آلود** (ص) ۱۔ بادلوں سے بھرا ہوا یا
۲۔ بادلوں سے چھپا ہوا م: کئی دن سے مطلع ابر آلود ہے

**— آنا** (ف م) بادلوں کا فضائے آسمان پر نمودار ہونا، بارش کے آثار ہونا، گھٹا اٹھنا یا ظاہر ہونا ؎

ابر آتا ہے مینہ برستا ہے
قطب جانے کو جی ترستا ہے

**— اٹھنا** (ف ل) آسمان کے کناروں سے بادلوں کا پیدا ہونا بادل یا بدلی نمودار ہونا ؎ ع

آسماں پر ابر آذاری اٹھا برسا گیا

**— امنڈنا** (ف ل) گھٹا گھر کر آنا، زور شور کے بادل چھانا ؎
(اقبال)

تیرے گیسو کا تصوّر دل تاریک میں تھا
ہر طرف ابر سیہ خواب میں امنڈا دیکھا

— باراں (ف مذ) ۱۔ برسنے والا بادل، برستا بادل، برستا ہوا بادل،
۲۔ برسات کا بادل ؎

یہ کہہ دو ابر باراں سے اگر برسے تو یوں برسے
کہ جیسے مینہ برستا ہے ہمارے دیدۂ تر سے

— برسنا (ف ل) مینھ پڑنا، بارش ہونا ؎
ابر اکثر اس برس برسا کیا
(رتد)

— بہار (مذ) ۱۔ وہ ابر جو ایران وغیرہ ممالک معتدل میں
(اضافت کے ساتھ) بہار کے مہینوں میں ہوتا ہے۔
۲۔ مراد مارچ، اپریل و مئی کا بادل مگر ہندوستان میں یہ زمانہ خشک ہوتا ہے ؎

قوس قزح نمود ہوا ابر بہار سے

— بہاراں " (مذ) دیکھو ابر بہار ؎
یاں سے ہٹ جا دھوپ اے ابر بہاراں چھوڑ کر
(ذوق)

— بہاری " (مذ) دیکھو ابر بہار۔
— بہمن " (مذ) وہ بادل جو ماہ بہمن (فارسی مہینے) میں یعنی پھاگن کے لگ بھگ برستا ہے ؎
طاس قلیاں میں رکھا ہے اس نے ابر مردہ کو
ڈوب مرو رو کے تو اے ابر بہمن آب میں
(ذوق)

— پھٹنا (ف ل) ۱۔ مراد گھرے چھاتے ہوئے بادل کا ٹکڑے ہوکر منتشر ہوجانا۔
۲۔ بادل چھٹنا، ابر کھلنا م: کئی دن بعد ابر پھٹا آسمان کی صورت نظر آئی۔

— پھیلنا (ف ل) ۱۔ گھٹا بڑھ کر چھانا، ابر چھانا یا محیط ہونا ؎
ہر طرف ابر ہے اے بادہ پرستاں پھیلا
(نصیر)
م: رفتہ رفتہ ابر سارے آسمان پر پھیل گیا۔
۲۔ گھُپ کر چھائی ہوئی گھٹا میں کشادگی شروع ہونا، بادل ہلکے ہونا م: ابر پھیلنا شروع ہوگیا اب کوئی دم میں کھل جائے گا۔

— تر اضافت کے ساتھ (مذ) بھیگا بادل، برستا بادل، ابر مطیر ؎
ابرِ تر آنسو بہانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
(ذوق)

— تُنک " (مذ) ہلکا ہلکا بادل

— تنک " (مذ) ہلکا ہلکا بادل، خلاف ابر غلیظ کا ؎
ابر تنک کی صورت منہہ پر نقاب ہوگا
(صبا)

— تیرہ " (مذ) کالی گھٹا، سیاہ بادل ؎
چاند نکلا صاف ابر تیرہ سے اک بات میں
اس نے چہرے سے جو سرکائی دمِ تقریر زلف
(رشک)

— تیغ " (مذ) دیکھو ابر معنی ۲ اصیل فولاد کے جوہر (چھائیاں) جو تلوار کے پھل کی سطح پر کثرتِ صیقل سے نمودار ہوجاتے

ہیں یا مصنوعی طور پر تیزاب کے ذریعے پیدا کیے جاتے ہیں: جوہرِ شمشیر ؎

جس طرح پتا نکل آتا ہے شاخِ سبز سے
ابر اُٹھ کر تیغِ قاتل سے سپر ہونے لگا
(وزیر)

— چھانا
(ف ل) ۱۔ بادل آسمان پر محیط ہونا، بادلوں سے آسمان چھپ جانا م: کس قدر ابر چھایا ہوا ہے
۲۔ تشبیہاً غبار یا دھند آنکھوں میں رہنا م: وہ جو ابر چھایا رہتا تھا اِس سرمے سے اس کو فائدہ ہو گیا ؎

لگا ہوں میں اندھیرا چھا رہا ہے
یہ کیسا ابر چھایا جا رہا ہے

— چھٹنا
(ف ل) بادلوں سے مطلع صاف ہونا شروع ہونا بادل کھلنے لگنا، مطلع صاف ہو جانا ؎

لو! چاندنی نے کھیت کیا ابر چھٹ گیا
(اسیر)

— دریا بار (اضافت کے ساتھ)
(مذ) پانی کے دریا بہا دینے والا ابر، جل تھل بھر دینے والی گھٹا، بہت برسنے والا ابر

ہوتی ہے اکثر سفیدی ابرِ دریا بار میں
(ناسخ)

[ف: ابر + دریا + بار (باریدن = برسنا سے)]

— رحمت
(مذ) ۱۔ بر وقت اور مفید بادل
۲۔ استعارہ خدا کی مغفرت اور کرم سے ؎

ابرِ رحمت حال پر اپنے کرم فرمائے گا
آتش

[فغ: ابر + رحمت]

— سپر 〃 (مذ) ڈھال کی سطح کے جوہر ؎

طالبانِ زخمِ دامن دارِ آبِ تیغ یار

آرزو سے دامنِ ابرِ سپر کرتے نہیں

[ ف ۔ ] (رشک)

— سفید 〃 (ف مذ) دھوپ کے رنگ سفید یا سورج کی روشنی سے نورانی بادل ؎

مہر کے آگے ہے یہ اک ابر کا ٹکڑا سفید

[ ف ۔ ] (وزیر)

— سیاہ 〃 (ف مذ) دیکھو ابرِ تیرہ، کالی گھٹا جو بہت برستی ہے ؎ روتا ہے میرے غم میں جو وہ آج زار زار

چشم سیاہ کم نہیں ابرِ سیاہ سے

[ ف ۔ ]

— عالمگیر 〃 (مذ) ۱۔ سارے جہان پر چھایا ہوا بادل

۲۔ وہ گھٹا جو دور دور چھائی ہوئی ہو۔

[ف : ابر + عالم + گیر (گرفتن پکڑنا سے)]

— غلیظ 〃 (مذ) گہری کالی سیاہ گھٹا، بہت گہرا بادل، گھنگھور گھٹا ف : طوفان پر طوفان برپا ہے اوپر سے ابر غلیظ ہے (تق مذح ص ۶۰) [فع : ابر + غلیظ]

— قبلہ 〃 (مذ) ۱۔ وہ گھٹا جو قبلے کی سمت سے اٹھے

۲۔ (ہند) سمتِ مغرب سے اٹھنے والا بادل

۳۔ خدا کا مرسلہ ابرِ رحمت ؎

ابرِ قبلہ بڑھتا بڑھتا آیا ہے میخانے پر

[فع : ابر + قبلہ] (میر)

ــــ کالکہ (مذ) روئی کا گالا سا بادل کا ٹکڑا ــ

لکہ جو اٹھا ابر کا کہسار سے کوئی

(امیر)

ــــ کرم اضافت کے ساتھ (ص) ۱۔ کرم و سخاوت کی بارش کرنے والا مراد نہایت سخی فیاض ــ

تر و تازہ ہے اُس سے گلزار خلق

وہ ابرِ کرم ہے ہوا دادِ خلق

ع اے ابرِ کرم بجہ سخا کچھ تو ادھر بھی

۲۔ مراد خدا کی رحمت و مغفرت م : ابرِ کرم سے ان کے گناہ دھو دے گا ــ

نہ ہو اس کا غافل جو ابرِ کرم

اثر ابرِ نیساں سے ہووے عدم

مرادف بحرِ کرم ابرِ رحمت (میر حسن)

ــ کو دیکھ کر گھڑے پھوڑنا (مثل) خالی امید پر نقصان کر بیٹھنا۔

ــ کہسار اضافت کے ساتھ (مذ) پہاڑوں کا بادل، وہ بادل جو دامنِ کوہ سے لپٹا رہتا ہے ــ

ماتم فرہاد میں روتا ہے ابر کوہ سار

[ ف ] (منظر)

ــــ کہساری (مذ) دیکھو ابرِ کوہ سار ــ

سر پٹکتا ہے ابر کہساری

[ ف ] (مصحفی)

ــ کھلنا (ف ل) بادل ہٹ کر آسمان نکل آنا، مطلع صاف ہو جانا، مراد بارش تھمنا ــ

ابر بھی کھل برستے ہے دریا بھی گھہ تھم جائے ہے
دیدۂ پرنم کبھی تو بھی تو دم بھر خشک ہو
(مومن)

— گرجنا — (ف ل) بادل گڑگڑانا۔ بادل گرجنا زیادہ فصیح ہے
ابر گرجے گا تو آکر تڑپ دم ہو جائے گا
(رشک)

— گندہ بہار (اضافت کے ساتھ) — (ف مذ) بادل ہندوستان کی برسات کا جسے ایرانی کیچڑ اور دلدل کی وجہ سے گندہ بہار کہتے ہیں۔ م: یہ ابر گندہ بہار گھر کر آیا ہے۔ طلسم ص ۵۸۹

— گھر کر آنا — (ل) چوطرف سے بادلوں کا اٹھ کر فضا پر چھا جانا آسمان کو چھپا لینا، اندھیرا کر لینا ۔
لاکھ برسے لاکھ گھر گھر آئے ابر
(عاشق لکھنوی)

— گھرنا — (ف ل) ابر کا آسمان اور افق کو گھیر لینا، بادل چھا جانا
ع گو ابر گھرا ہوا کھڑا ہے
آنسو بھی تلا ہوا کھڑا ہے
(مصحفی)

— محیط (اضافت کے ساتھ) — (مذ) آسمان پہ چوطرف گھرا ہوا بادل، چوطرفی چھائی ہوئی گھٹا۔

— مردہ " — (مذ) مردہ بادل، مراد اسفنج جو ایک سمندری جانور کا جسم ہے اور پانی جذب کرنے میں مشہور ہے
آب دریائے کرم سے جو ہو تیرے سیراب
ابر مردہ سے برسنے لگیں کیا کیا گوہر
(ذوق)

— مطیر (مذ) پانی سے بھرا ہوا بادل دیکھو ابر تر ؎

ہوا میں ہے یہ طراوت کہ دودِ گلخن بھی
برستا اٹھے ہے آتش سے مثلِ ابر مطیر

فغ : ابر + مطیر برسنے والا (ذوق)

— نوبہار (مذ) دیکھو ابر بہار، بہار کے شروع اور ترقی کے زمانے کو نوبہار کہتے ہیں ؎

اے ابرِ نوبہار برس جھوم جھوم کر

[ف] (امیر)

— نوبہاری (مذ) دیکھو ابرِ نوبہار ؎ ٹپک رہی ہے شراب ابرِ نوبہاری سے

[ف] (آتش)

— نیساں (مذ) وہ بادل جو بہ روایتِ مشہور نوروز سے ایک چلّے پہلے یا بعد برستا ہے اور اس کی بوند سے سیپ میں موتی اور بانس میں بنس لوچن بنتا ہے۔ نیسان (رومی سال کا ساتواں مہینہ مطابق ستمبر کا بادل۔ ہندوستان میں یہ مہینہ خشک گزرتا ہے ؎

ہماری چشمِ گریاں کی نہ پہنچا درفشانی کو
اگرچہ ابرِ نیساں نے گہرباری بہت سی کی

[ف] (ظفر)

— و باد (مذ) مراد بارش اور ہوا کے زور و طوفان سے مینہ اور آندھی م : اس ابر و باد میں کہاں جاتے ہو [ف]

+ابرا (مذ) استر کا خلاف۔ دوہرکا اوپر کا رخ ۔

دیکھو ابرہ [ ف ]

ابرار (مذ) ۱۔ جمع برّ کی جو اردو میں غیر مستعمل
۲۔ نجات پانے والے، اہل مغفرت
۳۔ پرہیزگار، نیکوکار
۴۔ اولیاء اللہ۔

مانند بہشتیان ابرار
رکھتا ہے قلم سے بھی سروکار
(مصحفی)

ع : جمع بَرّ کی

اِبرام (مذ) اِصرار، تقاضا۔

صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں
زیادہ ابرام سے بھی ڈرتا ہوں
نظم بے نظیر، نذیر احمد ص ۱۸

[ع : باب ... رم]

ابراہیم (اسم خاص) مشہور و معروف پیغمبر اور آذر بت تراش کے فرزند یا بھتیجے اُر (بابل) کے باشندے تھے۔ خدا نے ان کو نبوت اور رسالت دونوں عطا کیں اور انہوں نے دین توحید و وحدانیت باری تعالیٰ کو پھیلایا۔ بابل کے بادشاہ نمرود نے آپ کو آگ کے الاؤ میں ڈال کر جلا دینا چاہا مگر آگ گلزار ہو گئی مخالفت کی وجہ سے آپ مصر چلے گئے۔ وہاں سے کنعان تشریف لائے۔ یہودی آپ کے فرزند حضرت اسحاق کی اور قریش آپ کے دوسرے فرزند حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں جن کو آپ کی والدہ

(حضرت ہاجرہ) سمیت آپ نے سرزمین مکہ میں چھوڑا جہاں حضرت نے بیت اللہ کعبہ کو بھی تعمیر کیا تھا جو مسلمانانِ عالم کا قبلہ ہے بقرعید کے روز کی قربانی کی رسم آپ کے متعلق اِس واقعہ سے منسوب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت اسمٰعیل کو قربان کرنے کا ایما فرمایا حضرت خوشنودی باری تعالیٰ کے لیے راضی ہوگئے آنکھوں پہ پٹی باندھ کر اپنے فرزند اسمٰعیل کے گلے پر چھری پھیرنے لگے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی جگہ ایک مینڈھا بھیج دیا جو ذبح ہوا۔ اِسی کی یادگار میں قربانی کی رسم قائم ہے۔ آپ کا زمانہ ۲۱۰۰ سنہ سے ۲۲۵۰ سنہ قبل مسیح شمار کیا جاتا ہے۔ [ع]

ابرش — (ص) ۱۔ گل دار، چتلا، چتکبرا، کبرا،
۲۔ (مذ) وہ کمیت رنگ کا گھوڑا جس پر خربوزے کی پھانکوں کی طرح دھاریاں ہوتی ہیں سُرخ و سفید مخلوط رنگ کا گھوڑا ؎

جاتا تھا ہوا پر صفتِ ابر یہ ابرش
(۱۔ مونس صـ۲۴۱)

استعمال شاذ و نادر بھی نظم میں [ع : مادہ ب رش]

ابرص — (ص) جس کی جلد بدن پر سفید داغ ہوں، چھینٹ والا، مبروص، کوڑھی، جذامی
[ع : مادہ ب رص]

ابرق — (مث) ایک معدنی شے ہے جو ہندوستان اور دنیا

کے دوسرے حصّوں میں بکثرت پائی جاتی ہے بڑے
بڑے ڈھیلے اس کے برآمد ہوتے ہیں اور اِن ڈھیلوں
میں سے آئینہ سے چمک دار اور شفاف کرارے اور
بھُربھُرے ورق در ورق جدا ہوتے چلے جاتے ہیں
پورا ڈھیلا اِن اوراق کا مجموعہ ہوتا ہے آگ میں
یہ ورق نہیں جل سکتے نہ پانی میں بھیگ سکتے ہیں
اِس لیے شیشے اور آئینے کی جگہ قمقموں، دغدغوں
اور قندیلوں میں لگائے جاتے ہیں جن کے اندر
سے روشنی اِس طرح باہر پھیلتی ہے جیسے کانچ کے
اندر سے اوراق کے چورے کو کوٹ کر سفیدی میں
میں ملاتے ہیں۔ جن سے در و دیواروں پر یہ سفیدی
پھیری جاتی ہے وہ روشنی میں جگمگاتے رہتے ہیں طبیب
کیمیاوی ترکیبوں سے اِس کو جلا کر کشتہ یعنی راکھ
کرتے ہیں جو پرانی کھانسی اور دمہ کی مجرب دوا ہے
[ ہ: ابرک۔ س: ابھرک۔ ف: ابرک۔ ع: ابرق ]

— کی ٹٹیاں
مث ۱۔ ابرق کے قطعات کے آئینے یار کہیں
سے نکلے پھر کس راہ سے بلبل کا یہ دردِ جگر
ٹٹیاں ابرق کی جب ہو دیں قفس کی ٹٹیاں
مصحفی

۲۔ آرائش برات کے سامان میں ابرک اور پنی کے خانوں کی
ٹٹیاں جو جلوس کے ساتھ چلتی ہیں اور جلوس کی سجاوٹ
بڑھاتی ہیں۔

— کے جھاڑ
مذ بالس کے دستے پر شاخ در شاخ سجے ہوئے ابرق کے

قمقمے اور دغدے جو سامانِ آرائش میں ہیں اور براتوں
کے ساتھ روشن کر کے لے جاتے ہیں۔

ابرقی — (ص) ۱۔ ابرق سے منسوب، ابرق کا جیسے ابرقی قمقمہ
۲۔ ابرق کی چمکدار، چمکدار اور شفاف
۳۔ جہاں ابرق پائی جاتی ہو، ابرق دار جیسے ابرقی پہاڑ
[ابرق + ی نسبتی]

ـ کا کنول — (مذ) دیکھو ابرکی کنول ـ

ـــ ابرک کے کنول میں آگ ہے
(ظفر)

ـ ابرکی — (ص) ابرک سے منسوب۔ ابرک کا فہ۔ ابرک+ی نسبتی

ـ ابرن — مذکر ابرک کا بنا ہوا کنول کے پھول کی شکل کا آرائشی
فانوس۔ دغدغہ۔

ـ ابرک — (مث) دیکھو ابرق [س: ابھ رک]

ـ ابرن — (مذکر) ابھرن یا اُبھرن گہنا، زیور، م: بارہ ابرن سولہ سنگھار
مشہور ہیں ـ

کچھ ٹکھڑا کرتا دمک کچھ ابرن کرتا جھمک جھمک
جب پانو رکھا خوش وقتی سے تب پایل باجے چھنک چھنک
[س: آبھرن] (نظیر)

اَبرنا — (ف ل) ۱۔ بقایا رہنا، فاضل ہونا، بچنا،
۲۔ زیادہ ہونا س: اودھ رن = اوپر اٹھنا

ـ اَبرن سُبرن — (مث، عو) بچی کچھی نکمی چیز، آخور کی بھرتی م: بنیے

بقّال سو سو پھیرے کرواتے. ہزار ہزار نکٹوڑوں سے نگوڑے جہان کی اُبرن سُبرن گلے منڈھتے تھے. سَحر سیلی ص ۴۸

ابرنجن — ا ب رن جن مذ ۱. اسم جمع ہاتھ پانو کا زیور
۲. واحد ہاتھ کی پہنچی [ف]

ابرو — (اب رو مث، مذ) ۱. حلقۂ چشم کی بالائی محراب پر سیاہ روؤں کی ہلال نما صف جو چہرے کی قدرتی زینت ہے، بھوں، دہلی میں ہمیشہ مونث بولتے آئے ہیں ؎

مدنظر تھی کس پہ ظالم جو آئینہ لے
کنگھی پہ ہاتھ بھیرا ابرو سنوار دیکھی
(میرحسن)

؎ دیکھنا بھونچال سے سارا جہاں ہل جائے گا
اک ذرا ابرو اگر اس فتنہ گر کی ہل گئی
(ظفر)

واں ہلی ابرو یہاں گردن پہ پھیری ہم نے تیغ
بات کا ایما بھی پانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
(ذوق)

۲. لکھنؤ کے شعرا نے اکثر مذکر لکھا ہے ؎
مار گیسو سے سوا قاتل وہ ابرو ہو گیا
(آتش)

؎ کھینچے سر وہی ابروئے خمدار رہ گیا
(بحر)

؎ [illegible] تو بلا جیسے کسی روز تو اپنا ابرو
(رند)

ف : ابرو، پہلوی : برو، اوستا : ب روت

— پر بل پڑنا (ف ل) دیکھو ابرو میں بل پڑنا ے

اس قدر نفرت ہے دشمن کو ہمارے نام سے
جب کوئی بولا سخن بل اس کے ابرو پر پڑے
(سخن ص ۱۹۴)

— پر میل آنا (ف ل) ۱۔ نفرت و ناگواری یا ناخوشی چہرے سے ظاہر ہونا، تیور بدلنا، تیوری چڑھانا م : جس دن ان کی ابرو پر میل آیا، ہم یہاں کھڑے ہونے بھی نہ پائیں گے
۲۔ آزردہ ہونا، دلگیر ہونا م: شہزادے کی ابرو پر کبھی میل آنے دیا تو تمہارے زن و بچہ کو کولہو میں پلوا دیا جائے گا۔
۳۔ استقلال میں فرق آنا م : کچھ ہی گزرے کیا مقدور جو اس بندۂ خدا کی ابرو پر ذرا بھی میل آئے
۴۔ مروّت یا اچھے برتاؤ میں فرق آنا م : جب سے ان کی ابرو پر میل آیا میں نے اُن سے ملنا ترک کر دیا

— پر میل نہ آنا (ا ر ف ل) دیکھو ابرو پر میل آنا جس کی یہ نفی ہے۔ چہرے سے مطلق کوئی ناگواری کا اثر ظاہر نہ ہونا ف = اس قدر تنگ کرنے پر بھی ان کی آبرو پر میل نہ آیا۔

د

اگر

بات

— تاننا (ف م) ۱۔ بھوئیں چڑھانا
۲۔ غصہ دکھانا، ڈراونے تیور کرنا ے

مرنے سے ڈراتے ہو کسے تان کے ابرو
ہم جان بھی دے دیں گے جو ارشاد کرو گے
برق لکھنوی

— چڑھانا (ف م) پیشانی پر بل لانا، چراندہ ہونا، چنبز ہونا، چیں بجیں ہونا۔

حال کھلتا نہیں کچھ چیں بجیں ہونے کا
کیوں چڑھاتے ہو مجھے دیکھ کے ہر بار ابرو
(قمر رشید الدولہ)

— کشیدہ (ص) ۱۔ بھوئیں تانے ہوئے، چتون پھیرے ہوئے
۲۔ روٹھے، ناراض، خفا، ف = چند روز سے ابرو کشیدہ ہیں۔
۳۔ (مث) دراز بھوئیں، شاندار ابرو

— کوچنا (ف م) بھوئیں سکیڑ کر ماتھے پر بل ڈالنا، چیں بر جبیں ہونا ترش رو ہونا۔

سر ابرو، کوچنا ہے بہت عیب
کوئی کرتا ہے کم تیغوں کے وا سے
(حفیظ دہلوی)

— ملانا (ف ل) (شاذ) ۱۔ موافقت کرنا، اخلاص رکھنا
۲۔ باہم ساز کرنا، اشارے بازی کرنا۔

سب سے ملاؤ ابرو ہم سے نفاق رکھو
اس اپنی دوستی کو بالائے طاق رکھو
(نصیر)

— میں بل آنا (ف ل) ۱۔ دیکھو ابرو پر میل آنا۔
۲۔ تیوری چڑھنا غصہ آنا۔

ذرا بھی بل جو ابروئے بت بے پیر میں آئے
کمر لوٹے کماں کی بل ابھی شمشیر میں آئے
(اسیر)

میں بل پڑنا — (ف ل) دیکھو ابرو میں بل آنا ؎

آغازِ خط میں بھی نہ ہوا کم غرورِ حسن
نکلا جو زلفِ یار سے ابرو میں بل پڑا
(کیف)

— میں چین آنا — (ف ل) دیکھو ابرو میں بل آنا جو بہتر ہے اور صحیح تر
آتش نے فقط ترک کی رعایت سے چین آنا لکھا ہے

ع ؎ نہ چین اے ترکِ بے رحم ابروئے خمدار میں آئے
(آتش)

— ہلانا — (ا ر ف م) ۱. بھوؤں کو جنبش دینا
۲. اشارہ دینا. ایما کرنا، حکم کا اشارہ کرنا ؎

سر آنکھوں سے کریں سجدہ جدھر ابرو ہلائے وہ
جُدا کچھ کفر اور اسلام سے مذہب ہمارا ہے
(وزیر)

— ہلنا — (ف ل) بھوں کو جنبش دینا
۲. بھوں کا اشارہ ہونا ایما ہونا ؎

ذرا ہلی ابرو یہاں گردن پہ پھیری ہم نے تیغ
بات کا ایما بھی کوئی ہم سے پانا سیکھ جائے
(ذوق)

ابروئے پیوستہ — (ف مذ) ۱. لفظاً باہم جڑی ہوئی بھوئیں
۲. ایسی بھوئیں جن کے درمیان فصل نہ ہو، جُٹی
بھوئیں خوب صورت سمجھی جاتی ہیں ؎

کیا کہوں اس ابروئے پیوستہ کے دل بس میں ہے
ایک طعمہ مچھلیاں دو کشمکش آپس میں ہے
(ذوق)

ع بیت جو ہے میری مثلِ ابروئے پیوستہ ہے
(ناسخ)

— خمدار (مث) خمیدہ ابرو، ہلالی بھوں، محرابی بھوں
ع سر لگادیں ابروئے خمدار کی قیمت میں آج
(معروف)

— فلک (فع مذ) ہلال، نیا چاند،
— کشیدہ (ف ص مث) ۱. دیکھو ابرو کشیدہ معنی ۳
۲. ناراض چتون روٹھے تیور

ابرہ (تذ) ابراجھی لکھتے ہیں
۱. دہرے کپڑے دہری چادر رضائی وغیرہ کا بالائی پرت یا فرد جو عموماً آراستہ اور بہتر کپڑے کا ہوتا ہے. بہتر اور آراستہ رخ یا طرف استر کی ضد م: دوشالے کا ابرہ اور استر ایک سا ہوتا ہے

اے جان مارے جاڑے کے ہھرن ہے کانپتی
ابرہ شفق کا لادو رضائی کے واسطے

(جان صاحب)

۲. بیرونی رخ، ظاہر طرف، سامنے کا رخ یا طرف سامنا.

[ف: ابر + ہ]

— چڑھانا (ف م) عو۔ ۱. استر پر (ابرہ) چسپاں کرنا
۲. پرانے کی جگہ نیا ابرہ لگانا م: استر تو ابھی خاصا ہے ابرہ چڑھا لو تو لحاف نیا ہو جائے گا۔
— دینا (ف م) دیکھو ابرہ چڑھانا م: نیا ابرہ دے کر پرانے

کو نیا کر لیا ہے۔

—— ڈالنا (ف م) عو۔ اوپر کے رخ کپڑا لگانا، استر کے اوپر لگانا م: لحاف میں ریشمی ابرہ ڈالا ہے۔

—— کرنا (ف م) ۱۔ بجائے ابرے کے لگانا

۲۔ ابرے میں صرف کرنا م: تین گز میں سے ڈھائی گز کا ابرہ کر لو آدھ گز میں سنجاف ہو جائے گی۔

۳۔ بالائی پوشش بنانا، ظاہری رخ پر رکھنا م: لباس خود پرستی کو استر اور ابلیس پرستی کو ابرہ کیا (۳۔ ضیاء الابصار ص۲۸۶)

ابرہہ (مذ) اسم خاص یمن کے حبشی گورنر کا جس نے قبل اسلام مکے پر ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ چڑھائی کی تھی لیکن ابابیلوں نے چونچوں سے کنکریاں گرا گرا کر اس کو اور اس کے لشکر کو تباہ کیا۔ (حبشی)

ابری (ف مث) ۱۔ طرح بطرح کے بادلوں کی تصویر، رنگ برنگ کے گوناگوں بیل بوٹے قدرتی یا مصنوعی م: جس پتھر پر قدرتی ابری بنی ہوئی ہو اُسے سنگِ ابری کہتے ہیں۔

۲۔ روغنی سطح کا رنگین کاغذ جس کا بالائی رخ طرح طرح کے رنگین بادلوں یا بیل بوٹوں سے چھایا ہوا ہوتا ہے جلدوں کے پٹھوں پر منڈھنے کے کام آتا ہے، پختہ رنگ و روغن کا منقش کاغذ

ے نیرنگیٔ فلک کو جو کرتا تھا میں رقم
نامہ تمام کاغذِ ابری کا تاؤ تھا

۳۔ کمائے ہوئے چمڑے کا بالوں کی طرف کا رخ جو چمڑے کی موٹائی میں سے تراش کر الگ کر لیا گیا ہو۔ یہ نرمی اور مضبوطی میں اچھا ہوتا ہے

۴۔ لکڑی، فولاد یا پتھر کے اندرونی نقش و نگار جو اُن کو جِلا و صیقل دینے سے نمایاں ہوتے ہیں۔ جوہر

۵۔ (ص) جوہر دار ۔ ع

ابری تلواریں چلیں بجلی گرانے کے لیے

[ف: ابر + ی (نسبتی)] (وزیر)

— بنانا (ف م) بادلوں کے سے دھبّے یا پرچھائیاں یا بیل بوٹوں کی نقل و تصویر رنگ و قلم سے بنانا، رنگین کاغذ تیار کرنا۔

— چڑھانا ف م دیکھو ابری معنی ۲ + چڑھانا منڈھنا یا چسپاں کرنا (جلد سازی)

— کرنا (ف م) ۱۔ سطح کو رنگا رنگ منقّش کرنا، رنگ و روغن کے بیل بوٹے کاڑھنا یا نمودار کرنا۔

۲۔ ابر کے سے دھبّے ڈالنا ۔

لکھوں ہوں نامہ تو کر ڈالتی ہے ابری سُرخ

فراق دوست میں یہ چشم خوں فشاں کاغذ

(سوز)

ابریشم (اب رے شم) (مذ) ابریشم (عوام)

۱۔ کچا ریشم

۲۔ ریشم کے کیڑے کا گھر، کو یا جو وہ اپنے لعاب سے اپنے گرد توبر تو لپیٹ کر گُتھڑی سی بنا لیتا ہے

۳۔ ریشم کا تار جیسے ابریشم بٹنا ہیں۔

۴۔ ابریشم سے بنا ہوا کپڑا جیسے ابریشم کا پردہ یا غلاف مرادف ریشم

ف: ابریشم، ابرشم۔ عربی ابریسم کا معرب ہے

۔ مقروض (اضافت کے ساتھ) (مذ) ریشم کا کویا جس کو قینچی سے کاٹ کر اندر سے پاک کر لیا گیا ہو۔ ریشمی کیڑے کا مقراض کیا ہوا خول، کٹے چھنٹے کوے ریشم کے، بطور دوا کے مستعمل طبیب

ابریشمی (ص) ریشم کا جیسے ابریشمی پردہ

ابریق (مذ) ا۔ مٹی، چینی یا کانچ کا ظرف یا لوٹا ٹوٹنی دار
۲۔ گلاس، جام، شیشہ، قرابہ وغیرہ شعر میں وہ بھی شاذ
[ع۔ فارسی آبریز کا معرب ابریق]

اَبڑ دھبڑ (اَبَ ڑْ دَھ بَ ڑْ) (مث) ا۔ ناموزوں، بے سُرا، بے تال
م: ابڑ دھبڑ ڈھول پیٹنے سے کان کے پردے مارے جاتے ہیں یہ بھی کچھ بجانا ہے۔
۲۔ (عو) گڑبڑ، گھبراہٹ، بھاگ دوڑ ف = ایسی ابڑ دھبڑ میں ریل میں سوار ہوئے کہ بعض ضروری چیزیں چھوٹ گئیں
[ہ: نقل صوت]

ابس (ص) بے بس [ہ: ا (= بے، نہ) + بس۔ س: اوش (ا+وشی)

ابستا (مث) دیکھو اوستا

اُبسنا (ف ل) ے چوتڑ نہ صرف پھسپھسے ہیں
چڈے بھی تمام ابس رہے ہیں
(قائم)

ابصار (مث)۔ جمع بصر کی بمعنی نگاہیں، آنکھیں، بینائیاں
[ع: جمع بصر = بینائی]

اِبطال (مذ) باطل کرنا، رد کرنا، لغو گردانا، جھوٹا کرنا جیسے اِبطالِ غلامی (تصنیف سرسید) م: ایسی ریحہ

بات کا ابطال غیر ممکن ہے ؎

حق سے بیگانہ ہے قولِ اغیار
کچھ بھی مشکل نہیں ابطال اُس کا

(ناصر)

**العباد** (مذ) فاصلے، طرفین [ ع : جمع بعد۔ دوری)]

**— ثلاثہ یا ثلٰثہ** (مث) مکعب کے ہر سہ اطراف یعنی عرض، طول و عمق۔ [ع : العباد ثلاثہ (تین)]

**ابعد** (ص) ۱۔ نہایت بعید، از حد دُور
۲۔ ناقابلِ قیاس و یقین م : اُس کی ذات سے ایسا فعل بعید بلکہ ابعد ہے۔ [ع : بعید کا مبالغہ]

**اِبقا** (ع مذ) بقا و موجودگی یا سلامتی و بقا [ع : مادّہ ب ق ی]

**ابقائے نوعی** (ع مذ) سلامتی نسل، بقائے جنس ف۔ نباتات و حیوانات، ان میں حفظِ نفس کی صلاحیت ابقائے نوعی کے پیرایے میں ظاہر ہوتی ہے (۳۔ ج ن ص۴)
[ع : ابقا، ع : نوع ۔ ی]

**اُبکا** (ص) ۱۔ ابکا ہوا ف بچے کے کرتے پر ہی سارا دودھ اُبکا پڑا تھا۔
۲۔ اُبکائی کی تذکیر (شاذ) م : ایسا اُبکا لگا کہ کسی طرح نہ تھمتا تھا [ ص : اُ دودم اودانت]

**اُبکانا** (ف م) معدے میں اُتھل پتھل کرنا، قے آنا ف : کھایا پیا اُبکا دیا (دیکھو اُبکا)

**اُبکائی** (مث) معدے سے اُچھل اُتھل کر حلق کی طرف آنا

تے کی حرکت، اوک جیسے اُبکائی
(مصادر: آنا، لگنا، لینا) (دیکھو اُبکا)

— آنا (ف ل) ۱۔ تے کی حرکت ہونا، معدہ اُتھل پتھل ہونا، اوکنا
۲۔ غذا حلق کو آنا، اُلٹی آنا۔
۳۔ نفرت شدید م: کھانے کی صورت دیکھ کر اُبکائی آتی ہے ؎

شراب ناب سے اُبکائی جس کو آتی ہو
وہ کیا کرے گا الٰہی مے طہور کی قدر
(داغ)

— لگنا (ف ل) متواتر ابکائیاں آنا یا تے کی حرکت ہونا، متواتر اوکنا۔

— لینا (ف ل) تے کی ہچکی لینا۔ تے لانا، یا تے کرنے کو ہونا۔ عوکرنا، اُوکنا م: صورت دیکھتے ہی اُبکائی لی۔

اُبکت (ص مذ) وہ گوّیا جس کے الفاظ گلے میں ہی رہ جائیں اور سامعین کی سمجھ میں نہ آئیں (موسیقی)
[س: اپ کوتا

اُبکم (ص) بالکل گونگا ؎

وصفِ شیریں سخنی پاتے زبانِ ابکم
[ع: ب ک م] (ذوق)

اُبکنا (ف ل) ابکائی لینا، تے لانا م: بڑی مشکل سے اُبک اُبک کر کھایا گیا۔ [ہ: اُبکنا۔ س: ادون، اُتپوو۔ پراکرت: اُبھالن]۔

**اُبکوں ڈُبکوں** (ہ مث) ۱۔ اُبھرنا، پھر غوطہ کھانا، اُبھر اُبھر کے غوطہ کھانا، ڈوبنا تیرنا م: بھنور میں آکر ناؤ اُبکوں ڈبکوں کرنے لگی۔

۲۔ دھکڑ پکڑ، تذبذب، تزلزل، ڈبکا۔ ڈگدا

۳۔ امید و یاس ف: اُبکوں ڈبکوں میں جان آدھی ہوئی جاتی ہے۔

مصادر: کرنا، ہونا (نقلِ صورت)

**اُبل** (مث) اتر اُبلنا کا [س: اد + وَل پ: اُبَل]

— **آنا** (ف ل) ۱۔ جوش میں آکر اُبلنے لگنا۔ بلبلا کر نکل آنا م: حضرت اسماعیل کے ایڑیاں رگڑنے سے ایک چشمہ اُبل آیا

۲۔ باہر نکل پڑنا، اُبل آنا ف: مارے غصے اور جوش کے دیدے اُبل آئے

۳۔ آشوب کر آنا، سوج جانا (آنکھ کے لیے) م: کل تک ایک آنکھ دکھ رہی تھی آج دوسری بھی اُبل آئی

— **پڑنا** (ہ ف ل) ۱۔ چھلک کر باہر گرنا

۲۔ ظرف سے باہر ہو جانا، چھلک جانا، نہ سمانا م: سیر کی ہنڈیا میں سوا سیر ڈال دو تو اُبل پڑتا ہے۔

۳۔ سمائی میں نہ رہنا اوچھی اور چھچھلی باتیں کرنا، کم ظرفی دکھانا پھٹ پڑنا م: تھوڑی سی ہی دولت میں اُبل پڑے سے

منصور کا یہ ظرف کہاں تھا، اُبل پڑا
مشکل ہے شرب بادۂ صبر آزمائے عشق

(اسیر)

۴۔ غصے سے آپے میں نہ رہنا، بلبلا اٹھنا م: بھرا بیٹھا تھا چھیڑتے ہی اُبل پڑا۔

۵۔ اُگل آنا، نکلا پڑنا م: مارے غصے کے دیدے اُبل پڑنے کو تھے

۶۔ جوش زن ہونا، وفور کرنا، بہہ نکلنا ؎

آنسو رواں ہیں یا کوئی چشمہ اُبل پڑا

(ناداں)

دیکھو اُبل آنا اور اُبل جانا

— جانا (ہ ف ل) ۱۔ کھول جانا، کھدبدا جانا ف: مارے گرمی اور پسینوں کے ابل گئے تھے

۲۔ ضبط و اختیار کھو دینا، بے خود ہو جانا، بکنے جھکنے لگنا ؎

کف لایا کیا ہی رندوں سے مے پی کے محتسب
کم ظرف تھوڑے جوش میں آکر اُبل گیا

(آتش)

۳۔ لبریز ہو جانا، چھلک پڑنا ؎

سینہ ہجوم راز سے اپنا اُبل گیا
دل میں بھی جو چھپائیں وہ منہ سے عیاں ہے اب

(سالک)

— چلنا (ہ ف ل) ۱۔ جوش میں آکر بکنے لگنا۔ دیکھو ابل پڑنا معنی[۲]

— اُبلا (ہ ص مذ) ۱۔ اُبالا ہوا، اُبالا جیسے اُبلا انڈا

۲۔ صرف اُبلا ہوا، بے گھی مسالے کا م: اُبلے آلو کھاتے کھاتے ناک میں دم آگیا م: وہ اُبلا کھاتے ہیں۔

۳۔ باہر کو نکلا ہوا، پھولا سوجا ف : ایک ایک دیدہ یہ یہ اُبلا (مصدر ہونا)

۳ و ۴ دیدے یا آنکھ کے لیے آتا ہے۔ اُبلا اور اُبلی

ہ : دیکھو اُبلنا

— پڑنا ہ ف ل ۱۔ ضبط سے باہر ہوا جانا، پھٹا پڑنا م : اوپچی بنا ہوا اُبلا پڑتا ہے اور قہقہہ مار کر خندہ کرتا ہے

مد طلسم صد ۲۹۲

۲۔ نکلنے کو ہوتا، اُگلا پڑنا م : ڈھیلا آنکھ کا اُبلا پڑتا تھا۔

ابلا (ص مث) ۱۔ نہایت کمزور ناتواں

۲۔ نازک اندام، دھان پان عورت، کامنی

۳۔ دیکھو ابلا پری۔

س : ا حرف نفی بل : قوت ا علامت تانیث

— پری (مث) ۱۔ نہایت درجہ نازک اندام اور حسین، حسینہ

۲۔ نزاکت اور حُسن کا سراپا مجسمہ

۳۔ کامنی سی حسین عورت، نازک حسینہ، معشوقہ ؎

گل کھاتے ہو یہاں ہے بنارس میں گلبدن

ابلا پری کا تم کو یہ اپنی خیال ہے

(جان صاحب)

۴۔ کام کاج محنت سے معذور، نحیف ناتواں (طنزاً) نزاکت مآب م : ایسی ابلا پری تھیں تو گھر بیٹھی ہوتیں نوکری کرنے کیوں نکلی تھیں (عو)

(ہ مذ) ۱۔ کمزوری، ناتوانی

۲۔ نازک اندامی، کامنی پن، نزاکت مآبی

م : اُن کا مٹاپا اور اُن کا ابلاپا دونوں اچرن ہیں۔

**اِبلاغ** (ع مذ) ۱۔ پہنچانا، بھیجنا، ارسال م : پہلے بھی ایک عریضہ ابلاغِ خدمت کیا تھا۔
۲۔ حکم ؎

ابلاغ خانساماں کو ہووے اس امر کا
تا یہ کہے بُلا کے وہ اپنے تھے پیشکار
(سودا)

(ہونا، کرنا) [ ع : مادّہ ب ل غ ]

**اُبلان** (ہ مث) ۱۔ اُبلنا کا حاصل مصدر، جوش، اُبال
[ استعمال میں شاذ ]
۲۔ مُحدّب کی اونچائی یا برآمدگی، سطح کا اُبھار، پھولی سطح م : ماتھے کی اُبلان فراست کی علامت ہے
۳۔ دور محدب یا محدب دور، پہیے کا پٹنام : ٹائر کی اُبلان پر پہیے کی گردش میں مطلق آواز نہیں ہوتی۔

**اُبلانا** ۱۔ متعدی المتعدی ابلوانا
۲ (ف م) پانی میں کھولا کر گلانا، اُبالنا م : آلو اُبلانے کو دیے تھے کہ جلا کر سوختہ کرنے کو
۳۔ (عو) رنج دینا، کھولانا م : جلی بھکی کو اور اُبلاتے ہیں نون مرچ لگاتے ہیں۔
۴۔ (آنکھ) نکال کر گھورنا، اُگلنا م : کچھ کہو تو دیدے اُبلاتے ہیں۔
۵ پُرآشوب کرنا، سُجانا م : رو رو کے آنکھیں اُبلالے گی۔ [ ہ دیکھو اُبلنا ] [ مرکب : ابل + آنا ]

اُبلائی — (مث) ۱۔ اُبالنے کا کام یا
۲۔ اُجرت اُبالنے کی
۳۔ (ص مف) اُبلی ہوئی۔ اُبالی ہوئی جیسے دودھ میں اُبلائی گاجریں

ابلائی — (مث) ۱۔ کمزوری، ناتوانی
۲۔ نازک اندامی، نزاکت، نازکی، کامنی پن
[ ہ : دیکھو ابلا ]

ابلغ — (ع ص) ۱۔ نہایت کے درجے کو پہنچا ہوا۔ مبالغہ کی حد پر۔
۲۔ نہایت بلیغ زیادہ بلیغ شاذ م ؛ رحمٰن و رحیم دونوں مبالغے کے وزن ہیں مگر رحمٰن ابلغ ہے (ا۔ ح ف ص۲۳) [ع : مادّہ ب ل غ]

ابلق — (ع مذ) ۱۔ دورنگ کا خصوصاً وہ گھوڑا جس کی جلد پر بڑے بڑے سیاہ و سفید یا سرخ و سفید دو رنگ ہوں۔
۲۔ چتلا جیسے دُرِ ابلق
[ایک سفید و سیاہ چڑیا۔]

ایام (اضافت کے ساتھ) — (مذ) ۱۔ زمانے کی سفیدی و سیاہی، روشن دن اور سیاہ راتیں یعنی اچھے بُرے دن
۲۔ مراد زمانہ جو ابلق گھوڑے کی طرح دو سیاہ و سپید رنگ (صبح و شام) دکھاتا اور انقلاب برپا کرتا رہتا ہے ؎ ہے چرخ جب سے ابلقِ ایام پر سوار
رکھتا نہیں ہے دست عناں کا یک قرار

[ ع : ابلق ایام ]

— روزگار (مذ) دیکھو ابلقِ ایام و ابلقِ لیل و نہار

— لیل و نہار (مذ) ۱۔ (دیکھو ابلقِ ایام) زمانہ جس کو چوبیس گھنٹے بھی ایک رنگ پر قرار نہیں۔ انقلاب صبح و شام، روزآنہ انقلاب، انقلابِ روزگار، زمانِ بے اعتبار ؎

کیا شوخیاں ہیں ابلقِ لیل و نہار کی
جمتی نہیں ہے ران کسی شہسوار کی

اُبلقا (مذ) چھوٹی سی سپید و سیاہ ابلق چڑیا قد میں مینا کے برابر جس کو پنجروں میں پالتے ہیں۔ ع : مینا، بیا، لٹورا اور ابلقے کا بچّہ (نظیر صـ۹۱) م : پنجروں میں بدّا، لوا، تیتر ابلقا..... ہے (طلسم صـ۸۹۴)
[ دیکھو ابلق ]

اُبلن (مث) (عو) ۱۔ کھولن
۲۔ غم کے جوش، غصّے کے اُبال م : آٹھ پہر کی اُبلن میں کلیجا پک کر پھوڑا ہو گیا ہے۔
۳۔ جوش۔ پساؤ م : گرمی اور پسینوں کی اُبلن میں مرے جاتے تھے۔
۴۔ باہر نکلا پڑنا، برآمدگی م : دیدوں کی ابلن دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔
۵۔ محدّب ڈھیلے

اُبلنا (ہ ف ل) ۱۔ جوش کھانا، کھولنا م : اس درجے کی گرمی ہوتی ہے کہ پانی اُبلنے لگتا ہے۔
۲۔ جوش کھا کر پھولنا، کف لانا۔ م : دودھ اُبلنے

لگے تو پھونکیں مارتے ہیں۔

۳۔ پانی میں جوش دیا جانا م : کپڑے بھٹی میں اُبل رہے تھے۔

۴۔ کناروں پر سے بہہ نکلنا، لبریز ہونا، چھلک پڑنا، ابھر کر گرنا ف م : اتنا بھرو گے تو آپ سے آپ اُبلے گا

۵۔ گلایا جانا، پسایا جانا

۶۔ پانی میں پک کر تیار ہونا م : خشکے کو اُبلتے کیا دیر لگتی ہے چٹکی بجاتے میں اُبلتا ہے۔

۷۔ طغیانی کرنا، جوشزن ہونا، موجیں مارنا، موّاج ہونا م : سینے میں خیالات کا سمندر اُبلتا معلوم ہوتا تھا

۸۔ بلبلا کر نکلنا، وفور کرنا، برآمد ہونا ؎

ازل میں مشیّت نے تھا جس کو تاکا
کہ اُبلے گا اس جا سے چشمہ ہُدا کا

(مسدس حالی)

۹۔ پھدپھدانا، اُپسانا، اُبسنا ؎

نان بائیؔ کی کیا کروں تقریر
بدن اُبلے ہے اب بہ شکلِ خمیر
(مثنوی گرما ئرات ص ۲۰۲)

۱۰۔ کم ظرفی دکھانا، اِترانا، پھولنا، اپھرنا ؎ ع

اُبلے تھوڑی سی پی کر نہ اُبلتے پھرتے
(منیر)

۱۱۔ غیظ و غضب یا طیش میں آنا۔ دل ہی دل میں کھولنا، پیچ و تاب کھانا م : دیکھ دیکھ کر اُبلتی تھی مگر کچھ

بس نہ چلتا تھا۔

۱۲۔ بکنا، بکنا جھکنا م : لگے مجھی پر اُبلنے :

۱۳۔ ڈھیلے آنکھ کے باہر نکلنے کو ہونا بھولنا ہوجب
ف : ایک ایک دیدہ اُبل کر یہ یہ ہوگیا تھا۔

۱۴۔ (ف م) اُگالنا۔ گھورنا م : اب کے دیدے
اُبلے تو تنکا بھونک دوں گی (عو)

۱۵۔ (استعارہ) افراط اور بہتات سے ہونا ف م:
کھٹمل یہاں پیدا نہیں ہوتے اُبلتے ہیں۔

۱۶۔ کھدبد پکنا م : پتیلی میں کھچڑی اُبل رہی تھی
[ ہ : اُبلنا  س : اودمن  پراکرت اُبلن]

**اُبلواں** (ص) ۱۔ اُبلی صورت کا، اُبلا ہوا ف : یہاں سے
میدان اُبلواں ہوگیا ہے۔

۲۔ برآمدہ، نکلا ہوا جیسے ابلوان دیدے۔

۳۔ اُبلا سا م : نیم جوش دو کہ اُبلواں ہو جائے،
اُبل نہ جائے (دیکھو اُبلنا جس کی یہ صفت ہے)

**اَبلہ** (ص) کم عقل۔ بے وقوف، سیدھا، بھولا، احمق
[ ع : مادّہ ب ل ہ ]

**— فریب** (ص) بھولے سیدھے کم عقل کو دھوکا دینے والا،
دھوکے باز، مکّار، فریبی ؎

دنیا طلب کو چاہیے ابلہ فریب ہو
دنیا پہ جب تلک کہ مسلط ہے ابلہی

[ عف : ابلہ + فریب ]  (حالی)

**— فریبی** (مث) چکنی چپڑی باتیں۔ بہکانا پھسلانا، سبز باغ

دکھانا، بے وقوف بنانا م : ہی تو تھی ابلہ فریبی میں آگئی۔

**ابلہی** (مث) سادہ لوحی، بیوقوفی، احمق پن، حماقت م: کر گئے ابلہی، ہو گئی ابلہی، اب کچھ نہیں ہو سکتا!
[عف: ابلہ + ی (مصدری)]

**اُبلی** (ص،مث) دیکھو ابلا جس کی یہ تانیث ہے

**اِبلیس** (مذ) ۱۔ اسم خاص۔ مذہبی روایت کے بموجب ایک آتشی وجود جو آفرینش آدم علیہ السلام سے پیشتر اپنے زہد و عبادت کی وجہ سے ملائکہ کی استادی کے درجے پر فائز ہو گیا تھا۔ آدم علیہ السلام کے وجود میں آنے کے بعد جب اُن کے پتلے کو سجدہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا تو ابلیس نے اُس حکم کی بجا آوری سے انکار کیا اور اس نافرمانی کی سزا میں معتوب ہو کر آسمانوں سے راندہ گیا اور زمرۂ ملائکہ سے خارج کیا گیا۔ اُس وقت سے وہ آدم اور اُن کی ذُرّیات کا دشمن ہے۔ سب سے پہلے حضرت حوّا کے ذریعہ حضرت آدم کو بہشت میں بہکا کر شجر ممنوعہ کے ذریعے دونوں کو معتوبِ الٰہی کرایا اور بہشت سے نکلوایا اور اب اولادِ آدم کو اُن کے ارادوں اور نیتوں میں حلول کر کے بہکاتا اور فسق و فجور اور جرائم کا ارتکاب کرا کر گنہگار کراتا رہتا ہے۔ بہکانے والا، شیطان، اہرمن م : ثقہ صورتوں سے ہشیار رہنا چاہیئے ابلیس اکثر انھیں کے روپ میں ہوتا ہے۔

۲۔ (ص) (استعارہ) ملعون، مردود

۳۔ مفسد، شریر ؎

دل لے گیا ہے ہاتھ سے کل میرے جو لڑکا
ڈرتا ہوں کہ رسوا نہ کرے ہے وہ ایک ابلیس
(مصحفی)

۴۔ چھل بٹے باز، فریبی، مکار، حیلہ گر

ع: ابلیس عرب لغت نویسوں کی رائے میں یہ ابلس سے بنا ہے جس کے معنی خدا کی رحمت سے مایوس (مادہ: ب ل س) یونانی: دیابلوس DIABOLOS جس کے معنی ہیں مخرب اور پھینک دینے والا۔

— کا جنا (ص) (دشنام) شیطان کا بچہ شیطا بچہ، بدذات، شریر

اِبلیسی (ص) ۱۔ پرفریب، پرمکر جیسے ابلیسی حرکت

۲۔ (مث) دیکھو ابلیسیت

ابلیسیت (مث) ۱۔ شیطنت، خباثت

۲۔ فریب دہی مکاری

۳۔ مفسدہ پردازی، شرارت، م: ابلیسیت سے باز کیسے آئے روٹی اسی کی کھاتا ہے۔

اِبن (ع مذ) ۱۔ بیٹا، لڑکا، ولد

۲۔ زادہ، جنا

۳۔ (ترکیب میں) بندہ۔ غلام، پرستار جیسے ابن الغرض اور ابن الوقت میں [ع۔ مادہ: ب ن و]

— الخطاب (مذ) ولدیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

— سبیل (مذ) راہ چلتا، راہگیر، مسافر، غریب ف = گائے

وودھ کثرت سے دیتی تھی وہ مرد جلیل وقفِ ابنِ سبیل کر دیتا تھا۔ (سرورِ سلطانی ص۱۵۰)
[ع : ابن + سبیل راہ، راستہ]

— الغرض (ص ط) مطلب کا ساتھی، بندۂ غرض،

— الوقت (ص) ۱۔ اچھی گھڑی (حالت) کا ساتھی بُرے وقت میں جدا ہو جانے والا، دنیادار، دنیا ساز، ہوا پرست

۲۔ زمانے کو دیکھ کر کام کرنے والا، زمانے کے ساتھ پھر جانے والا، مصلحت اندیش ف = مسلمان خناس کو سر سے باہر کریں اور ابن الوقت بن کر رہیں
(۳ - ح ف ص۱۱۱) [ع : ابن + وقت]

— اللہ (مذ) اللہ کا بیٹا۔ لقب جو عیسائی حضرت عیسٰی ابن مریم کو اور موسائی حضرت عزیز پیغمبر کو دیتے ہیں [ع : ابن + اللہ]

— عثمان (ع مذ) ولدیت حضرت عثمانؓ خلیفہ سوم کی۔

— عم (ع مذ) ۱۔ چچا کا بیٹا، عم زاد بھائی
۲۔ حقیقی رشتہ دار، سگا گتا ؎
میں کیوں اس سے دبوں مجنون نہیں کچھ ابن عم میرا
[ع : ابن + عم (= چچا)] (مصحفی)

— مریم (ع مذ) ۱۔ مریم کا بیٹا
۲۔ لقب حضرت عیسٰی علیہ السلام جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے اعتقاد میں بن باپ کے پیدا ہوئے لہٰذا اِن کی ولدیت اِن کی والدہ ماجدہ سے منسوب ہے

ے ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
(غالب) [ع : ابن+مریم]

— مقنع
(ع مذ) قدیم زمانے کا ایک حکیم جس نے مصنوعی چاند ایسا بنایا تھا کہ جب وہ چاہتا اپنی جائے غروب (چاہ نخشب) سے برآمد ہوکر بلند ہوتا تو کئی کئی میل روشنی دیتا [ ع : ابن+مقنع (نقاب)].

— ملجم
(ع مذ) کنیت عبدالرحمٰن نامی جو قاتل حضرت علیؓ کا ہوا ے
یارو یہ ابن ملجم پیدا ہوا دوبارا
شیر خدا کو جس نے بھیلوں کے بن میں مارا
(سودا) [ ع : ابن+ملجم]

اُبنا
(ف ل) زمین سے پھوٹنا۔ اُگنا [ س: ات پن پ: اُپَّن ]

اِبنا
(مذ) ۱۔ لڑکے، بیٹے
۲۔ اہل۔ لوگ، خلق جیسے ابنائے زماں ہیں۔
[ع۔ جمع ابن کی]

اِبنائے جنس
مذ ۱۔ ہم جنس، اپنے جیسے
۲۔ ہم پلّہ، ہم چشم وغیرہ م : آدمی ابنائے جنس خصوصاً امثال و اقران پر ہر طرح کی برتری اور بہتری چاہتا ہے (۳۔ ح ف ۵۵۵) [ع : ابنا+جنس]

— جہاں
(مذ) دیکھو ابنائے دہر (عف: ابنا+جہاں)

— دنیا
(مذ) دیکھو ابنائے دہر
۲۔ دنیا دار لوگ۔

نہیں ابنائے دنیا دیکھ سکتے اپنے ہمسر کو
بجا ہے ہم سے روپوشی اگر ہمزاد کرتے ہیں
[عف] (بحر)

— دہر (مذ) ۱۔ دنیا کے لوگ، اہلِ عالم
۲۔ مجازاً مطلب پرست، خود غرض لوگ ف =
ابنائے دہر کے ہاتھوں تلخیاں اُٹھا کر دل سب سے
سیر ہو گیا تھا [ع: ابنا + دہر (زمانہ)]

— زماں (مذ) دیکھو ابنائے دہر معنی نمبر ۲ میں زیادہ مستعمل
ع جب کہ عنقا تھی دیانت بین ابناء الزماں
[ع: ابنائے + زماں (= زمانہ)] (حالی ص ۱۶۲)

— وقت (مذ) ۱۔ اہلِ زمانہ ے
تکفیر جو کہ کرتے ہیں ابنائے وقت کی
چھوڑے گا وقت انھیں نہ مسلماں کیے بغیر
[ع: ابنا + وقت] (حالی ص ۱۶۴)

اُبنہ (ع مث) ایک علت جس کے مریض کو اغلام کرانے کی
خواہش ہوتی ہے، بولیس یا ببیس
[ع: اُبنہ = عیب۔ مادّہ: اب ن]

اِبنیت (اِب نی یت) (مث) ولدیت م: اس نے ابنیت
غلط بتائی۔ [ع۔ ابن کا اِسم کیفیت]

اِبنیہ (اب نِ یہ) (مث) بنائیں، بنیادیں، عمارتیں،
آثار [ع۔ بِنا کی جمع۔ مادّہ: ب ن ی]

ابُو (مذ) ۱۔ باپ، والد جیسے آنحضرتؐ کی کنیت ابُوالقاسم
ہے۔

۲۔ (لقب میں) مالک، صاحب، والا جیسے ابوالخیر میں۔
[ع: مادّہ اب وُ] عربی اسما کے ساتھ اضافی حالت میں آتا ہے جب کہ مضاف عربی قواعد کی رو سے یعنی فاعل کی حالت میں ہو

— الاجساد (مذ) گندھک (مہوسّی)
[ع: ابو + اجساد (جمع جسد بمعنی جسم)]

— الارواح (مذ) سیماب، پارہ (مہوسی)
[ع: ابو + ارواح (جمع روح)]

— البشر (ع مذ) لقب حضرت آدم علیہ السلام کا بمعنی (نوع) انسان کے مشترک باپ ع

ابوالبشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا
[ع: ابو + بشر (= انسان)] (ناسخ)

— الجان (مذ) ۱۔ جنوں کا باپ
۲۔ جنوں کا بادشاہ [ع: ابو + جان جن]

— الحسن (مذ) کنیت حضرت عُلی کی بمعنی حسنؑ کے باپ۔
[ع]

— الخیر (مذ) ۱۔ صاحبِ نیکی
۲۔ کُنیّت بہت سے مشاہیر کی
۳۔ فارسی کے ایک بزرگ شاعر جن کی رُباعیات مشہور ہیں۔

— الفضل (مذ) ۱۔ بن شیخ مبارک، علاّمی کے لقب سے مُلقب بڑا فاضل، مورّخ اور سیاست دان تھا آگرہ میں پیدا ہوا اور ۱۵۷۴ء میں اکبر کے نورتن میں داخل ہوا اور

ترقی کر کے چار ہزاری منصب اور مدار المہامی تک
پہنچ گیا۔ آئینِ اکبری مرتب کی جو اکبر کے عہد کے احکام
و قوانین کا ضخیم مجموعہ ہے۔ دفعات اس کی ملکی و مالی
انتظام میں عرصے تک ہندوستان میں رائج رہیں
اکبر کو بہکا کر دینِ الٰہی کا ڈول ڈالا ١٦٠٢ء میں شاہزادہ
سلیم ابنِ اکبر نے جو بعدہٗ جہانگیر کے لقب سے تخت
نشین ہوا۔ اس کو سرِ راہ دکن قتل کرا دیا [ع: ابو+فضل]

٢۔ مولا پرندہ

**القاسم** ع مذ قاسم کا باپ آنحضرت کی کنیت۔ قاسم آپ کے
ایک فرزند کا نام تھا جو صغر سنی میں فوت ہو گئے تھے

ع ہوا ہوں دل سے میں شیدا ابوالقاسم محمدؐ کا

**الہول** ع مذ مصر کے ایک مقام غزہ میں ایک نہایت
عظیم الہیکل مہیب المنظر تراشا ہوا بت جس کا بدن
شیر کا اور چہرہ انسانی ہے اور عجائبات آثارِ قدیمہ
مصر میں شمار ہوتا ہے۔

**بکرؓ** ع مذ ١۔ دیکھو ابابکر خلیفۂ اوّل

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابوبکر و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ

٢۔ سعد بن زنگی بادشاہ شیراز حضرت شیخ سعدیؒ
کا ممدوح۔ گلستان جس کے نام پر معنون ہے

٣۔ مرزا۔ بہادر شاہ ظفر کا پوتا جو دہلی پر اپنے چچا
مرزا مغل و خضر سلطان کے ساتھ کرنل ہڈسن کے
رسالے کی گولیوں سے دہلی دروازے کے باہر شہید

کیا گیا۔

— تُراب (مذ) ۱۔ خاک والا، خاک آلودہ، خاکسار،
۲۔ لقب حضرت علیؓ کا جنھیں ایک بار کچھ خاک آلود دیکھ کر آنحضرتؐ نے اس نام سے پکارا۔ بعدہٗ آپ کا یہ لقب ہی ہو گیا۔
[ع : ابو+ تراب (ء مٹّی)]

— جہل (مذ) بن الوالحکم۔ آنحضرتؐ اسلام اور مسلمانوں کا ضرب المثل دشمن اور سخت ترین مخالف جو سردارِ قریش اور بڑا امیر تھا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوا [ع : ابو+ جہل]

— ہُریرہ آنحضرت صلعم کے ایک صحابی۔ ان کے اصل نام کے متعلق اختلاف ہے۔ یا تو عبدالرحمٰن بن صخر ی یا عمیر بن عامر۔ چونکہ انھیں بلّیوں سے بہت اُنس تھا اس لیے آنحضرت نے انھیں ابوہُریرہ کا لقب عنایت کیا۔ ان سے بہ کثرت احادیث مروی ہیں۔ ۷۸ سال کی عمر میں ۶۷۶ء یا ۶۷۸ء میں انتقال کیا [ ابو+ ہُریرہ (بلی)]

— حنیفہؒ (مذ) نعمان ابنِ ثابت نام۔ سنّی مسلمانوں کے چار مُصلّوں (فقہ میں مختلف فرقوں) میں سب سے بڑے فرقے کے امام جو امام اعظم کہلاتے ہیں اور مقلّد آپ کے نام پر احناف یا حنفی کہے جاتے ہیں۔ [ع]

— طالب (مذ) پیغمبر خدا صلعم کے چچا جو عبدالمطّلب کے بعد آپ کے ولی و مربّی رہے۔ والد تھے حضرت علیؓ کے۔ ہجرت سے تین سال پہلے وفات پائی۔ [ع]

— ظفر (ع مذ) کنیت سراج الدین محمد بہادر شاہ آخری بادشاہ دھلی کی جن کو جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے الزام میں ماخوذ و معتوب سرکار انگلشیہ کر کے رنگون بھیج دیا گیا اُس کے بعد سلطنت مغلیہ کا خاتمہ ہو گیا۔ اُردو کے اچھے شاعر تھے، ظفر تخلّص کرتے تھے رنگون میں ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا ۹۱ برس کی عمر پائی۔

— لہب (مذ) ۱۔ عبدالعزّٰ نام، آنحضرت صلعم کا حقیقی چچا مگر آپ کے دین و نبوّت کا اشد مخالف تھا۔ سرخ و سفید رنگ کے باعث لہب یعنی آگ سے مشابہ اور ابولہب کہا گیا۔ جو اس کی کنیت تھی۔ جنگِ بدر کی شکست کے غم میں مرگیا۔ بولہب

۲۔ اشد کافر، دشمنِ اسلام

ابّو (مذ) ۱۔ پیار سے مخفف اُن بچّوں کے ناموں کا جو عبد سے شروع ہوتے ہیں۔

۲۔ ابو کا بگاڑ جیسے مرزا ابّو ہیں جو ابوظفر بہادر شاہ آخری بادشاہ دہلی کا تخت نشینی سے قبل پیار کا نام تھا۔

۳۔ (لکھنؤ) پیار سے ابّا کے لیے [ع۔ ابو کا بگاڑ]

ابواب (مذ) ۱۔ جمع باب کی بمعنی دروازے

۲۔ روپیہ جو مقررہ مال گزاری سے زائد سڑکوں کی تعمیر، مدرسوں کے اخراجات، چوکیداروں وغیرہ کی تنخواہ کی بابت مالگزاروں سے وصول کیا جاتے۔ مذ ابواب (مال)

۳۔ کتاب کے حصّے یا فصلیں جو مضمون کے اعتبار سے ایک ہی عنوان کے تحت آسکتی ہیں م : کتاب کے ابواب غلط قائم کیے ہیں، خلط مبحث ہوگیا ہے
۴۔ مدات یا عنوان خصوصاً اخراجات کے۔ جیسے رئیسوں کے موازنے میں اکثر ابواب محض نمائشی ہوتے ہیں [ ع۔ باب کی جمع ]

اُبْوانا (ف م) اُبانا کا متعدی المتعدی، کاشت کرانا، بُوانا [ س : اُث پادن پ : اُپاین ] ۔

اُبُوّت (اُب بُو وَت) (مث) باپ ہونا، پدری، رشتۂ پدری

ے اولاد ہی کو فخر نہیں کچھ تجھ پر
آبا کو بھی ہے تیری اُبوّت پہ شرف

(رباعیات حالی ص۱۱۱) [ع : ابو کا اسم کیفیت]

ابوجھ ص دیکھو ابجھ۔ ا۔ جس کی یا جس کو بوجھ نہ ہو، لایخل، احمق۔ [ ہ : ا حرف نفی + بوجھ س : اَبدھیہ پراکرت : اَبوجھّ ]

ابولا (ص) گم صم، خاموش، کم سخن۔ [س : ا + بروت پراکرت : ا + بولّ]

ابہام (اب ہا م) (مذ) ا۔ لفظاً لپیٹواں چھپواں ہونا، مبہم ہونا مبہم ہونا صاف نہ ہونا۔
۲۔ شک شبہ، گنجلک، مُعمّا م : " اپنا نام یا لقب یا کنیت جو مزیل ابہام ہوتے ان میں سے کچھ ذکر نہیں کیا"

(۳۔ ج ف ص ۱۹۴)

آرسی تھی جو رو کش ابہام
بن گئی تھی وہ نم سے داغ تمام
[ج ۶ مثنوی مصحفی]

۳. بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی بالائی پور کی چھاپ یعنی نقش اس کی لکیروں کا جو بجائے دستخط کے دستاویزوں اور رسیدوں پر العبد کے نیچے لینے کا آج کل دستور و قاعدہ ہو گیا ہے پور سیاہی میں آلودہ کر کے کاغذ پر ٹکواتے ہیں۔ کسی کے انگوٹھے کی چھاپ دوسرے کے انگوٹھے کے نشان سے قدرتاً نہیں ملتی اس لیے دستخط سے زیادہ معتبر) م: ابہام سے مدّعا علیہ کیسے انکار کر سکتا ہے۔ [ع: مادہ ب ہ م]

سیاہی میں آلود

— کرنا (ف م) انگوٹھے کی بالائی پور کی چھاپ یعنی نقش کرکے بجائے دستخط، دستاویز و رسید وغیرہ پر چھاپ دینا اس طرح کہ انگوٹھے کی لکیریں کاغذ پر اُٹھ آئیں انگوٹھے کا نشان کرنا۔ انگوٹھا لگانا۔ م: ابہام کرنے سے انکار کیا، یہ دلیل نیت کے فتور کی ہے

— لگانا (ف م) دیکھو ابہام کرنا بمعنی انگوٹھے کا نشان کرنا۔

— لینا (ف م) دستخط کی جگہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی بالائی پور کی لکیروں کے نشان کی چھاپ یا نقش کاغذ اقرار وغیرہ پر لگوانا م: اس کے دستخط کا اعتبار نہ کرنا ابہام ضرور لینا!

ابہل (مذ) سروِ کوہی کی قسم سے ایک درخت اور اس کا پھل بیر کے برابر حیض کھولنے کے لیے عموماً مستعمل

حار یابس بدرجۂ دوم، معدہ و حلق اور جگر کو مضر، سرسام حار، فالج، بہراپن، استسقاء، دمہ، بواسیر و داء الثعلب میں مفید (ناصر المعالجین) مرادف آبھو، بیر، ادرس۔ درخت دو قسم کا ہوتا ہے خورد و کلاں جس کے پتے سرو کی مانند اور شاخیں بکثرت اور خاردار قسم خورد جھاڑ کے پتوں کے مانند۔ پھل جنگلی بیر کے برابر۔ اول سُرخ، پک کر سیاہ ہو جاتا ہے (نباتات)

اُبھار (مذ) ۱۔ وہ اونچائی جو کسی چیز کے پھولنے یا اُبھرنے سے ظاہر ہو، نفخ، پھلاؤ، اپھارہ جیسے آبلے کا اُبھار شکم کا اُبھار

۲۔ برآمدگی، ظہور، نمو جیسے سینگوں کا اُبھار

۳۔ محدّب جیسے توے کا اُبھار، سطح کا اُبھار

۴۔ انتہائی بلندی، اٹھان جیسے الاپ کا اُبھار

۵۔ جوشش، وفور، جیسے دودھ کا اُبھار، شورش کا اُبھار، جوانی کا اُبھار ؎

نام خدا اب ان کا جوبن اُبھار پر ہے
جلوہ دکھا رہا ہے حسن شباب کیا کیا

[ف۔ آ۔ ج۔ ۳۔ ص ۹۸۲]

۶۔ اُمنگ، موج جیسے طبیعت کا اُبھار

۷۔ حوصلہ افزائی، بھرّا، اشتعالک جیسے اُبھار دینا ہیں

۸۔ عروج، ترقی، رونق، بہار

[ہ: دیکھو ابھرنا س: اُدبھار]

— پر ہونا (ف ل) ۱۔ جوشش و جوانی پر ہونا، سرمست ہونا ؎

ع۔ آئی بہار لالہ و گل ہیں اُبھار پر

(تسلیم)

۲۔ ترقی پر، عروج پر ہونا م : سبھی اُبھار پر ایک ہم ہی زوال پر ہیں۔

— دینا (ہ ف م) دیکھو ابھارنا جس کی یہ تکمیل یا تاکید ہے۔

ع وہ بات ہی نہیں وہ ملاقات ہی نہیں
نادان جب ابھار دیا تجھ کو یار نے

(داغ)

— کرنا (ار ف ل) دیکھو اُبھار لانا (ف ل) معنی ۵ لغایت ۹

— لانا (ہ ف م) اغوا کر لانا، بہکا لانا، بھگا لانا، اُڑا لانا، فرار کر لانا م : تعجب تو یہ ہے کہ محلوں میں سے کیسے اُبھار لایا۔

۲۔ چُرا لانا، غائب کر دینا، نکال لانا، پار کرنا م : یہ سات قفلوں میں دھری ہو تو بھی اُبھار لائے

۳۔ نمودار ہونا، سر اُٹھانا، جاگنا م : پھر وہ فتنہ اُبھار لایا تو کیا تدبیر ہوگی۔

۴۔ نمو ہونا، ابھرنا م : ننھی ننھی کونپلیں اُبھار لا رہی ہیں۔

اُبھارا (ہ مذ) ۱۔ دیکھو اُبھار جس کا یہ مزید علیہ ہے۔

۲۔ اُبھرنا، اُچھلنا م : ایسا ڈوبا کہ ابھارا ابھی نہ لیا

۳۔ جا کر پھر آنا، عود کرنا جیسے مرض کا اُبھارا

۴۔ بڑھاوا، بھرّا جیسے کسی کے اُبھارے میں نہ آنا

ے آزادیوں کے شوق میں ابھرا تھا دل مگر
اس کی خطا نہ تھی یہ ابھارا انھیں کا تھا
[ اکبر ج ۱ ص ۲۱۲ ہ۔ دیکھو ابھرنا ]

— دینا (ف م) ۱۔ اونچا کرنا، اٹھانا م : کدال لگا کر پتھر کو ابھارا دیا۔
۲۔ ہمت بڑھانا، دل افزائی کرنا ے
تو نے دیا آکے ابھارا یہاں
سمجھے کہ ہے مٹھی میں سارا جہاں
(نشاط امید حالی ص ۱۵)

— لینا (ہ ف ل) ۱۔ ڈوبتے ڈوبتے اچھلنا، اچھالا لینا ف : آخری ابھارا لے کر بیٹھنے کو تھا کہ میں نے کود کر اُسے بچایا
۲۔ عود کرنا، زور کر آنا م : مرض نے پھر اُبھارا لیا
۳۔ گل ہونے سے پہلے بھڑکنا م : غدر ۱۸۵۷ء نہیں تھا مغلیہ سلطنت کے چراغ نے ابھارا لیا تھا۔
۴۔ اڑنے کو پر تولنا، اڑاؤ ہونا، پروں پر اُٹھنا م : ایک ابھارا تو ایسا لیا کہ پنجرا بالشت بھر اونچا اٹھ گیا
۵۔ سابقہ عظمت پر آنا، سنبھالا لینا، پنپنا م : امید نہیں کہ محکوم قومیں پھر اُبھارا لیں اِن کا زوال تو ہو چکا۔

ابھارنا (ہ ف م) ۱۔ پھونک بھرنا، نفخ کرنا، پھلانا م : ہوا بھر کر زیادہ اُبھارو گے تو ربڑ کی نلکی پھٹ جائے گی۔
۲۔ اونچا اٹھانا، اونچا کرنا م : ایسی سزا ملے کہ پھر سر اُبھارنے کی جرأت نہ ہو۔

۳۔ سہارا لگانا، سہارا دینا، سنبھالنا م: چھت کو شہتیر ابھارے رہتے ہیں ورنہ آن پڑے

۴۔ اُچھالنا، ترانا م: اس ڈوبتی ناؤ کو اب خدا ہی اُبھارے گا

۵۔ غائب کرنا، چُرا لے جانا، پار کرنا م: اصطبل میں سے اُن کی گھوڑی اُبھار دی۔

۶۔ اُکسانا، مشتعل کرنا م: میاں کو اُبھار کر ساس سے جدا نہ کرنا [ا ن ح]

۷۔ ہوائیں بھرنا، طرارے دینا، مغرور کرنا، سرکش کرنا م: دولتِ کثیر ہاتھ آگئی ہے وہ ابھار رہی ہے

۸۔ زوال سے بچانا، پستی سے نکالنا م: ہندیوں کو تو خدا ہی اُبھارے گا۔

۹۔ آمادہ کرنا، مستعد کرنا، جوش دلانا م: مسلمانوں کو بھی لڑائی کے لیے اُبھارو (تق ند ص ۱۶۳)

۱۰۔ ترغیب دینا، شوق دلانا، تحریص کرنا م: اوروں کو بھی اُبھار رہے ہیں کہ تماشے میں چلو ؎

کسی نے کچھ اُن کو ابھارا تو ہوتا
نہ آتے نہ آئے یہاں آتے آتے

(داغ)

۱۱۔ ورغلانا، بہکانا م: نفس ضرور اُبھارے گا (ا ن ح)

۱۲۔ بہکا کر بھگا لے جانا، اغوا کرنا م: رنڈی کی نوچی کو اُبھارنے کی فکر میں تھے۔

۱۳۔ اتارنا، اُچھالنا م: سرِ بازار کسی کی پگڑی اُبھارتے ڈھول مارتے شہدے کو کیا شرم آتی ہے
۱۴۔ روشن یا جلی کرنا م: پینسل کے لکھے کو قلم سے اُبھارنے میں ایک حرف رہ گیا تھا۔
۱۵۔ تاننا م: سینہ اُبھار کر چلتے ہیں [س: ادبھارن]

**اُبھارو** (ص) ۱۔ اُبھار دینے والا
۲۔ غائب کر دینے والا، اٹھائی گیرا، چور م: بڑے اُبھارو ہیں، آنکھوں میں غائب کر دیتے ہیں
۳۔ زیادہ ابھرا ہوا، اُبھرواں، موٹا، جلی م: حاشیے پر زردوزی کا اُبھارو کام تھا۔
۴۔ ایک طرف سے زیادہ اُٹھا ہوا، الٹنے کو، الاڑو ف: پیچھے بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی اُبھارو ہونے لگی۔

**ابھاروں میں آنا** (ف ل) ۱۔ بڑھاوے چڑھاوے میں آنا، بھرّوں میں بھرنا
۲۔ مبالغے کی باتوں کا یقین کرنا، ترغیبوں پر کان دھرنا م: بدمعاشوں دھوکے بازوں کے اُبھاروں میں آ گئے رقم کھو بیٹھے۔

**اُبھارے لینا** (ف ل) پھر پھر کے عود کرنا، بار بار ہنپنا م: مرض اُبھارے لیتا ہے۔
۲۔ ہوا یا پانی میں بلند ہونا، لہرا لہرا کر اوپر چڑھنا م: پتنگ اُبھارے لے رہی تھی

— **ابھاگن** ابھاگی کا مونث

**ابھاگی** (ہ ص) ۱۔ نصیبوں کا ہیٹا، بدنصیب، کم بخت

۲۔ منحوس م : بیچارہ ہے ہی ابھاگی کرے کیا
[ س : اُ (حرف نفی) بھاگ (قسمت، نصیب)
+ ی (علامت فاعلی) ]

**اُبھر آنا** (ف ل) ۱۔ سطح پر آجانا، اوپر آجانا، اُچھل آنا، تر جانا (کشتی وغیرہ کے لیے) ؎

تعجب کیا جو یہ ڈوبا ہوا بیڑا اُبھر آئے
کہ ہم نے انقلابِ چرخِ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں
(شبلی نعمانی)

۲۔ بلند ہو کر نمودار ہو جانا جیسے سورج اُبھر آیا، دھوپ پھیل گئی۔

۳۔ پھوٹ آنا، نمو کرنا م : ڈاڑھی منڈائی تھی آج پھر کھونٹیاں اُبھر آئیں۔

۴۔ پھول آنا، سُوج جانا۔

۵ (مجازاً) تازہ ہو جانا، پنپ جانا ؎

چوٹ دل کی وہیں ابھر آئی
جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی
(داغ)

۶۔ چپکے سے اُٹھ کر آنکھ بچا کر چلے آنا م : صحبت ناجنس دیکھ کر ہم تو وہاں سے اُبھر آئے۔

۷۔ کھچ آنا، نکل آنا م : دانت نے جڑیں چھوڑ دی ہیں تو موچنے سے بے تکلّف ابھر آئے گا۔

۸۔ اونچا ہونا یا گدرا جانا م : چھاتیاں اُبھر آنے سے لڑکی جوان نہیں ہوتی عقل آنے سے

جوان ہوتی ہے۔

اُبھرا (ص) ۱۔ نسبتاً اونچا، لمبا، نکلتا م: قد میں چھ فٹ سے بھی کچھ اُبھرا رہا

۲۔ پھولا، ابھرا جیسے ایسا ابھرا پیٹ ہے جیسے حاملہ کا

۳۔ اٹھا ہوا، نمایاں م: کمبل کا رواں ابھرا بانات کا نرم ہوتا ہے۔

۴۔ روشن، جلی، ممتاز م: نواب کا نام و القاب ابھرے قلم سے لکھا جائے گا۔

۵۔ محترز، مجتنب م: مجھ سے تو اب ابھرا ہی رہتا ہے

۶۔ بلند، اُٹھا، اونچا م: ہمیشہ سر ابھرا ہی رہا کبھی کسی کے سامنے گردن نیچی نہ ہوئی ٥

— اُبھرا (مف) ۱۔ الگ الگ، جدا جدا م: ہم سے جو اُبھرا ابھرا پھرتا ہے کیا ہم نے اس کی گٹھری چرائی ہے

۲۔ پھولا پھولا، محدّب، اُبھرواں۔

— جوبن (ف ل) گدرائی چھاتیاں، ابھرواں سینہ، اُبھری گات۔

اُبھرانا (ف م) ۱۔ متعدی اُبھارنا کا، ابھروانا، اونچا کرانا

۲۔ اونچا کرنا، اُبھارنا، اکسانا م: گردن اُبھرا اُبھرا کر کیا دیکھتے تھے۔ [٥۔ دیکھو ابھارنا]

ابھرم (ص) غیر معتبر، بے اعتبار، بے ساکھ، جس کا بھرم کھل گیا ہو۔ [س: ابرہم अभ्रम]

اُبھرن (مذ) دیکھو ابرن م: ساتوں لڑکیاں سولہ سنگار

بارہ ابھرن، بال بال گج موتی پرو کر ان کے حضور کھڑی تھیں (باغ و بہار) [ ہ ]

**اُبھرن** (ہ مث) ۱۔ دیکھو اُبھار

۲۔ اونچائی م: سیون کی اُبھرن استری سے دب جاتی ہے۔

ہ۔ دیکھو اُبھرنا جس کا یہ حاصل مصدر ہے

**اُبھرنا، اُبھر جانا** (ف ل) اونچا ہونا اوپر کو ہونا، اٹھنا م: سارا زور لگانے پر بھی پتھر نہ اُبھرا،

۲۔ سر نکالنا، پھوٹنا م: پانی پڑے تو بیج اُبھرے

۳۔ اٹھان پر ہونا، قد نکالنا، بڑھنا م: ماشاءاللہ صحت اچھی ہے۔ خوب اُبھر رہے ہیں ؎

ابھی کل تک تھے کیسے بھولے بھالے
زرا اُبھرے قیامت ڈھا رہے ہیں
(جلیل)

۴۔ ڈوب کر تیرنا، اُبھارا لینا م: ڈوبنے سے پہلے تین بار آدمی اُبھرتا ہے۔

۵۔ چوری سے چل دینا، رفو چکر ہونا، چھو ہو جانا م: اب جو پلٹ کر دیکھا تو گھڑی ندارد تھی اور وہ بھی وہاں سے اُبھر گئے تھے ؎

حضرتِ داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے
اور ہوں گے تری محفل سے اُبھرنے والے

۶۔ چوری جانا، چرائی جانا، چوری ہونا م: کوئی چیز یہاں سے ابھری تو تم ذمہ دار، یہ کمرہ تمہارے

سپرد ہے۔

۷۔ نمودار ہونا، ظاہر ہونا، کھلنا ف : سچ اُبھر کر رہتا ہے۔

۸۔ فرنٹ ہونا، اُترانا م : سب سے ملنا جُلنا ہمیں سے ابھرنا۔ کیا معنی ؟

۹۔ پھولنا، گدرانا م : چھاتیاں اُبھر رہی ہیں

۱۰۔ ترقی ہونا، اوج پر آنا، بہتر ہونا، پنپنا م: اہلِ ہند کچھ اُبھر تو رہے ہیں

۱۱۔ راغب ہونا، مائل ہونا، آمادہ ہونا م : وہ اس لئے نہیں اُبھرتے کہ قیمت نہ بڑھ جائے

۱۲۔ غرور و ناز کرنا، پھولا نہ سمانا، اِترانا م: سونے کی گھڑی لگا کر کیا ابھر رہے تھے ؎

فرصتِ یک دم پہ اس بحرِ جہاں میں اے حباب
کیا ابھرتا ہے تو اتنا تیری ہستی ہے یہی
(ظفر)

[ ہ : اُبھرنا س: اُدھرن ]

ابھرواں (ص) ۱۔ کسی قدر اُبھرا ہوا، مثل اُبھرے کے، اُبھرتا ہوا۔ م : وہ گوری گوری اُبھرواں سینے والیاں (مضامین حالی ص۲۴)

۲۔ اونچا سا، اونچا اونچا، کھڑا کھڑا، نمایاں، نمودار جیسے ابھرواں ناک نقشہ

۳۔ کچھ اونچا، نکلتا ہوا۔ م : آپ ہی جیسی صورت ہے۔ ایک قد آپ سے ابھرواں ہے۔

۴۔ پھولا پھولا، پکوڑا سا م : آنکھیں اتنی بھی

اُبھرواں نہ ہوں کہ گاؤ دیدہ معلوم ہوں۔
۵۔ روشن، جلی م : عنوان تمام ابھرواں قلم سے لکھے جاتے ہیں۔
۶۔ چھُونے سے محسوس ہونے والا، کھُردرا، چبھواں
ف = اندھوں کو پڑھانے کی کتابیں اُبھرواں حرفوں میں لکھی ہوتی ہیں۔ [ ہ ]

۔۔۔ کڑھت — مث ایسی کڑھت، سوزن کاری یا کشیدہ کاری جو کپڑے کی سطح پر پھُولی ہوئی اور اِس کے پھُول پتے اوپر کو اُٹھے ہوئے دکھائی دیں۔

اُبھروانا — ف م متعدّی ابھارنا کا [ ہ ]

اُبھری — ص مث تانیث اُبھرا کی [ ہ ]

ابھک — ص [illegible] ات گت۔ اٹالوٹ م : اگر مشتعل ایسا ابھک پینے والا نہ ہوتا تو اوندھا ہو جاتا
(۶۔ طلسم ص ۱۱۹) [ ہ : ابھک س : ]

ابھمان — مذ ۱۔ گھمنڈ، غرور، تکبّر
۲۔ خودداری، پاسِ وضع م : اور کسی کا ابھمان مٹانا ہو۔
(۲۔ رسوم ہند ص ۱۹) [ ہ۔ س : ابھمانتا ]

اُبھمانی — ص گھمنڈی، متکبّر، مغرور س : ابھمان [ س : ابھمان + ی وصفی ]

ابھو — مف پوربی لہجہ، دیکھو ابھی جو فصیح ہے۔

ابھوں — مف پوربی لہجہ دیکھو ابھی جو فصیح ہے۔

ابھی — مف ۱۔ اِسی وقت، فوراً ہی، بلا تاخیر جھٹ

پٹ، تُرت م: جلدی اس قدر ہے مزاج میں کہ جو کام ہو ابھی ہو۔

۲۔ ہنوز ع

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

اس مدت میں م: ابھی ذرا آزمانے تو دو

۳۔ اب تک، آج تک م: ابھی دودھ ہی پیتے ہیں۔!

۴۔ کچھ دیر نہیں ہوئی: ابھی گیا ہے۔

۵۔ عنقریب: ابھی آجائے گا۔ ذرا دم لو

۶۔ بہت جلد، م: پلٹ کر ابھی آتا ہوں۔ اطمینان رکھو

۷۔ اسی فصل و موسم کا م: لحاف ابھی کا ہے کہ گذشتہ جاڑوں کا

۸۔ آج کل کا۔ اس زمانے کا م: ابھی کا ذکر نہیں بلکہ بہت پرانا قصہ ہے۔

۹۔ دم بھر، لحہ بھر م: ابھی ہیں کچھ ہیں ابھی ہیں کچھ ہیں ان کا ٹھیک تھوڑی ہے۔

۱۰۔ ایسی (کم حیثیتی یا کم عمری وغیرہ کی) حالت میں م: ابھی چل نکلا ہے آگے کو کیا ہوگا۔

۱۱۔ اِس وقت تو، آج تو، اب تو، فی الحال ؎

ابھی فتنہ ہے کوئی دن میں قیامت ہوگا

[ہ: اب + ہی۔ س ادیاپ]

ابھی (ہ مف) دیکھو ابھی جس کی یہ تکرار ہے۔ معنی میں تاکید کے لیے لاتے ہیں۔ ذرا ہی پہلے، دم بھر پہلے

م : ابھی ابھی گیا ہے۔ ٥

ـــ تک — مف دیکھو اب تک جس میں زیادہ تاکید ہے۔

ـــ چھٹی کا دودھ نہیں سوکھا — محاورہ ہنوز نادان بچّہ ہیں کچھ عمر و تجربہ نہیں رکھتے، کم عمر لونڈے ہیں۔

دریائے لطافت ص ۱۳۵

ـــ دلّی دُور ہے — محاورہ ۱۔ ہنوز منزلِ مقصود پرے ہی ہے۔
۲۔ کامیابی میں وہی عرصہ باقی ہے ؎

بدرپور تک مصحفیؔ تو آن پہنچا ہے مگر
بیٹھ مت رہیو ابھی اے یار دلّی دور ہے

مصحفی۔ ۴ م : اس منزل کو کب پہنچو گے ابھی دلی دور ہے۔ باغ و بہار ص

لہ دلّی سے صرف دس میل ایک موضع سرِ راہ دہلی واقع ہے جہاں ایک قدیم سرائے بنی ہوئی ہے۔

ـــ دودھ کے دانت ـــ بھی نہیں ٹوٹے — (محاورہ) ہنوز بچّہ ہیں ہوش نہیں سنبھالا ہے کچھ تجربہ نہیں ہے م : عمر چاہے کچھ ہو باتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دودھ کے دانت بھی الخ۔

ـــ دیکھا کیا ہے۔ — ٥ محاورہ جو کچھ دنیا میں ہوا کرتا ہے اس کا ہنوز قلیل تجربہ بھی نہیں ع

آپ نے حضرت ناداںؔ ابھی دیکھا کیا ہے

(ناداں)

ـــ روگ — مویشی کی زبان کی بیماری جس سے زبان پر چھالے

— سویرا ہے۔ (محاورہ) (عو) ۱۔ ہنوز وقت باقی ہے
۲۔ ہنوز تازہ معاملہ اور تدارک آسان ہے یعنی ابھی کچھ نہیں گیا ہے م : ابھی سویرا ہے بات بڑھ گئی تو پھر سنوار مشکل ہوگی۔

— کا (ہ ص) ۱۔ تازہ بتازہ، اسی وقت کا م : ابھی کا دودھ ہے باسی نہیں
۲۔ نوزائیدہ، نوعمر، کل کا۔ م : ابھی کا لونڈا ہمارے سامنے باتیں بناتا ہے۔
۳۔ تھوڑے زمانے کا، کچھ دن کا۔ م : ابھی کا ذکر ہے کہ باہم ہنستے تھے بولتے تھے یا اب صورت تک سے بیزار ہیں۔!

— کچھ ابھی کچھ (محاورہ) دم میں رائے کچھ ہوتی ہے اور دم میں کچھ اور پلٹ جاتی ہے۔ دم بہ دم رائے پلٹیاں لیتی رہتی ہے۔ م : ابھی کچھ ابھی کچھ ایک بات پر قائم ہی نہیں۔

— کچھ دنیا دیکھو (محاورہ) ۱۔ ابھی کچھ عمر و تجربہ حاصل کرو
۲۔ ہنوز ناتجربہ کار نوعمر ہو م : ابھی کچھ دنیا دیکھو پھر بڑوں کی بات میں بولنا۔

— کچھ نہیں گیا ہے (محاورہ) ہنوز وقت و موقع باقی ہے تدارک تلافی وغیرہ ہوسکتی ہے م : ابھی کچھ نہیں گیا ہے، اب بھی سنبھل جاؤ۔

— کیا ہے۔ (محاورہ) ۱۔ ہنوز دیکھنا ہے یا آئندہ دیکھنا کیا کیا ظہور میں آتا ہے۔

۲۔ (طنزاً) اس سے بڑھ کر حرکات ظہور میں آنے والی ہیں م : ابھی کیلہے، خدا آپ کو بہت سا سلامت رکھے۔

(دریائے لطافت ص۱۲۰)

— ہاتھ منہ پر سے نہیں اترے

(محاورہ) (ع) ہنوز ناکتخدا یا نئی دلہن ہے، دلہن پنے یا کنوارپنے میں ہے م : ابھی منہ پر سے ہاتھ نہیں اترے ساس کا ہاتھ بٹانے کیسے بیٹھ جائے۔

ابی

(مث) (پورب) گلی ڈنڈے میں گلی پر ڈنڈے کی ضرب اوّل۔ دوسری ضرب کو دُبی کہتے ہیں۔

— دُبی کھیلنا

(ف م) (پورب) گلی ڈنڈا کھیلنا۔

(ندا) (بازاری) ا۔ بجائے اے مرادف ارے، بے سے

یوں پکارے ہیں مجھے کوچہ جاناں والے
اِدھر آبے ابے او چاگ گریباں والے

(میر)

۲۔ تحقیر کا لفظ، گالی، دشنام م : ایسے کے ساتھ تو ابے اور جوتے سے ہی پیش آنا بھلا ہے، میاں بھائی کہنے سے اس کے ختنا س بگڑتے ہیں۔

گلاب، مشک ) ملا کر بنایا جاتا ہے۔ ہولی کے تہوار میں ہندو آپس میں ایک دوسرے پر چھڑکتے ہیں۔ [ ہ : ابیر

۳۔ بے تکلفی کا لفظ بمعنی اے جیسے ابے یار!
۴۔ (فجائیہ) کلمہ تعجب (دفعتاً گھبرا کر) بمعنی ایں
ہیں! م: ابے یہ پتھر کدھر سے آیا۔ [ہ] [س: اے]

**— تبے** (ندا) بازاری الفاظ ارے ترے م: ابے تبے
سے اُن کی زبان نا آشنا تھی۔
[ابے + تبے (تابع مہمل)]

**— تبے کرنا** (ف م) ۱۔ ارے ترے سے کلام کرنا
۲۔ بد کلامی بد لگامی سے پیش آنا، لام کاف نکالنا
م: ابے تبے کروگے تو منہ کچل دیا جائے گا۔
۳۔ تو، تو میں میں کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

**ابیات** (مث) ۔ جمع بیت بمعنی شعر، (عروض) مثنوی،
اشعار مثنوی م: عبارت مقفیٰ مسجع جا بجا ابیات
سے آراستہ ہے۔ [ع ۔ جمع بیت کی]

**ابیج** (اب ی ج) (ص) ۱۔ بُرا بیج، ناقص تخم
۲۔ جس کا تخم یا رجولیت مار دی گئی ہو، ہجڑا، زنانہ
۳۔ جس کا بیج نہ ہوتا ہو م: ابیج پودوں کی شاخ
لگائی جاتی ہے۔ [س: آبیج]

**ابیر** (اب ی ر) (مذ) ایک خشک خوشبودار سفوف جو ابرک
کے بُرادے، لال گلال اور خوشبوئیں (مثل صندل،
۲۔ مراد پشم کندہ کر لینا م: لے کر مکر گئے تو کوئی
اُن کا کیا اُپاڑ لے گا۔

— ابے ر — (ہ مث) (گنوار) اویر، دیر، تاخیر

ابیض — (ص) (سفید) [ ع : مادہ بیض بمعنی سفیدی ]

اپ — (مث) نگ کی صفائی، جلا اور چمک جو خاص قسم
کے سان پر گھس کر پیدا کی جاتی ہے۔ [ ہ ]

— سان — (مث) سچے نگوں کو جلا دینے کی عمدہ اور نرم قسم
کی لکڑی کی بنی ہوئی سان [ ہ ]

اُپاپ — (مذ) (پاپ کی ضد) بے گناہی، معصومی
[ س : اپاپ ]

اُپاڑ — (مذ) ۱۔ الف اکھیڑ اکھاڑ ب اُدھیڑ
۲۔ بدحی کا نشان، اُدھیڑن، تڑقن
۳۔ دانے یا آبلے جو تیز دوا کی مالش سے بدن کی
جلد پر نمودار ہو جائیں (طب) اُپاڑ کو تازہ مسکا
لگانے سے آرام ہوتا ہے۔
ہ : دیکھو اُپاڑنا جس کا یہ حاصل مصدر ہے۔
[ س : اُت پاٹ اُت پات ]

— کرنا — (ف م) ۱۔ ادھڑی صورت بنانا، تڑقنیں
ڈالنا م : کائی پر خشکی اُپاڑ کرتی ہے
۲۔ عضو کی جلد پر دانے یا آبلے پیدا کرنا (طب)
م : اکثر طلا اُپاڑ کرتے ہیں۔

— لانا — (ف م) دیکھو اُپاڑ کرنا۔

— لینا — (ف م) ۱۔ اکھیڑ لینا، جڑ سے اُکھاڑنا، کندہ کر لینا

— ہونا (ف م). ۱. کھال اُدھڑنا
۲. کھال بکنا م : اُپاڑ ہو کر پھر نئی کھال نکل آئی ہے

اُپاڑنا (ف م) ۱. جڑ سمیت اُکھیڑنا، جڑ سے اکھاڑنا جڑا کھیڑنا اکھیڑنا فصیح ہے م : اپاڑنے کے معنی یہ ہیں کہ جڑ سمیت اُکھڑ آئے۔ ایک گاجر اپاڑنے پر جھگڑا ہو پڑا۔
۲. بدھیاں ڈالنا، اُدھیڑنا، اُتو کرنا (مار مار کر) م :
مدرسے میں کل تیری کھال اُپاڑی جائے گی
۳. چھٹانا، چھڑانا، سالم اُتارنا م : خطوں پر سے ٹکٹ اُپاڑتا ہوا پکڑ لیا گیا۔
۴. نقصان پہنچانا، ضرر کرنا، بگاڑنا ؎
کہا اُن کی ڈاڑھی کو گر پشم میں نے
بھلا شیخ جی نے مرا کیا اُپاڑا
(مصحفی ۴۰)
[ ہ : اُپاڑنا س : اتپاٹن ]

اُپاڑو (ص). ۱. بہت اُپاڑ کرنے والا
۲. آبلے پھپکے ڈال دینے والا۔
۳. بہت اکھیڑنے والا یا مار مار کر ادھیڑنے والا م :
وہ تیرا کھال اُپاڑو استاد آ گیا ہے [ س : اُتپاٹ ]

اُپاس (مذ) فاقہ م : میری جورو لڑکے اُپاس کریں گے
(۲۔ طلسم ۹۲۱) ۔ کرنا)
[ ہ : اپاس ۔ س : اُپ واس ]

اُپاہا (مث) (قدیم) حسرت، ارمان، تمنا، اُمنگ، ولولہ بھڑاس
نکلے کسی صورت تو میرے دل کی اُپاہا

معذور زیادہ تو نہیں جلوہ پناہا
(مصحفی ۲) [ہ]

**اپاہج** (ص) ۱۔ کسی ضروری عضو (آنکھ، کان، ہاتھ، پانو) سے معذور، خصوصاً اندھا، لنگڑا، لولا، مرادف : معذور، محتاج ع

مضطر تھے اپاہج ضعفا کرتے تھے زاری
(انیس ص۲۵)

۲۔ (مجازاً) مجبور حالت میں۔ لاچار م : ماما نکل گئی اپاہج بیٹھی ہوں

۳۔ بے کار، نکما، م : تاکہ سارا دھڑ اپاہج ہو جائے۔ (تق نذ ص۶۷۹)

۴۔ سست، کاہل سے

موئے اپاہجوں سے کام پڑ گیا باجی
مرے رونے کا جوڑا اصیل آپ کی ہے
(محشر)

م : عقیدۂ تقدیر نے ان کو مایوس اور اپاہج اور از کار رفتہ کر دیا ہے۔ (ا۔ ح ف ۲۳)

[ہ : اپاہج س : ا (حرفِ نفی) + ہست ہاتھ = بے ہاتھ پانو والا]

**— پن** (مذ) ۱۔ کسی عضو کے معطل ہو جانے کی وجہ سے معذوری۔

۲۔ سستی، کاہلی، خود کام نہ کرنے کی عادت م : اپاہج پن سے ہل کر پانی نہیں پیتا۔

۳۔ دیکھو اپاہجی معنی ۱ و ۲

پنا (مذکر) دیکھو اپاہج پن

[ہ] (اپاہج کا اسم کیفیت)

اپاہجی (مث) ۱۔ اعضا کی معذوری، محتاجی م: ضعیفی کے ساتھ اپاہجی بھی آجاتی ہے۔

۲۔ معذوری کا زمانہ ف = اپاہجی میں اُس نے خدمت کی اور کس نے پوچھا۔

۳۔ سستی، کاہلی م: اپاہجی کے مارے ہل کر پانی نہیں پیتے۔

[ہ: اپاہج + ی مصدری]

اُپاہے (مث) قدیم ۱۔ حسرت، ارمان، مصرعہ اس سے
نہیں نکلے ہے مرے دل کی اُپاہے گاہے
(مصحفی)

آزاد نے آبحیات میں اس لفظ پر اعتراض کیا ہے کہ یہ لفظ گنواری ہے [س: اُپالے]

اپائی (مث) نگوں کو جلا دینا۔ دیکھو اُپ۔ م: نگوں کی اُپائی خوب ہوتی ہے [ہ]

اُپٹ (مث) سطح زمین کے اوپر کی تہ کی پھٹن یا تڑخ جو پانی کے خشک ہونے کے بعد کالی اور چکنی مٹی کی زمین پر پڑ جاتی ہے [ہ]

۲۔ (ابھر کر نشان پڑ جانا) جسم پر کوڑے یا بید کی ضرب سے کھال اُپٹ کر رہ گئی۔

(مذ) ۱۔ تجویز، منصوبہ، جتن [س: اُپاے]

**اُپج** (مث) ۱۔ نئی فصل کا اُگنا، نئے پودوں کا پھوٹنا یا اُگنا

۲۔ نرالی بات، انوکھاپن، جدّت م : پھُندنا توڑ کر ٹوپی اوڑھنے میں کیا اُپج ہوئی۔

۳۔ طبیعت سے نکالی ہوئی، طبعزاد، ایجاد، اُمنگ م : ان کی اپنی اُپج تھی کسی کی سکھائی ہوئی نہ تھی۔

۴۔ (موسیقی) نئی تان ؎

لگے لینے اُپجیں خوشی سے نئی
ارانا لگا بجنے اور اس گھڑی

[ ہ : اپج۔ س : اپج، ات پد ] (م حسن صـ۲۱)

**— کی لینا** (ہ فم) ۱۔ دیکھو اُپج لینا معنی نمبر ۱ ع

۲۔ (طنزاً) نئی پرواز کرنا م : اُپج کی لیتے ہیں ایسی ٹھوکر کھائیں گے کہ یاد کریں گے۔

۳۔ اُمنگ میں آنا، حوصلہ بلند کرنا م : پھر دل کو تسلی دیتا تھا اور اُپج کی لیتا تھا اور کہتا تھا کہ پہلے محنت و مشقت کے مرحلے طے کرنا چاہیئے پھر پریوں کا ناچ اور اندر کا اکھاڑا اپنے لیے موجود ہے۔ (۳۔ضیاء الابصار صـ۱۸۹)

۴۔ نئی تانیں لگانا جودت طبع سے کوئی نئی گت یا تان لگانا م : بس حضور شہر بھر میں غل مچ گیا کہ

ظہورن اپچ کی لے رہی ہیں
(ف آ۔ ج ۳۔ صفحہ ۱۰۹)

سہ جوگانے بجانے کا آیا خیال
اُپج کی لگا لینے ہر خوش خیال
(بیخود)

۔۔ لینا (ف م) ۱۔ نرالی بات نئی حرکت کرنا، طُرفگی کرنا م : بُری اُپج لی دیکھ لینا پچھتاؤ گے۔
۲۔ جدّت، جودت دکھانا، نئی بات نکالنا، ع

اپج لیتا ہے جو یہ دل نئی صورت کی لیتا ہے
(داغ)

۳۔ (موسیقی) نئے انداز کی تان لینا جیسے مضراب لینا (ستار میں) سہ
لگے اُپجیں لینے خوشی سے نئی الخ
(میر حسن صفحہ ۲۹)

سہ دیکھتا جی کے جلانے کا مزہ گلچیں بھی
کوئی دیپک کی اُپج مرغِ خوش الحان لیتا
(بحر)

اُپچ (ص) مبتذل، نہایت درجے کا پاجی، ازحد کمینہ فـ = ملکہ براں نے کہا پاجی بلکہ اُپچ!
(طلسم صفحہ ۶۱)
[ اپچ ۔ پاجی کا مبالغہ اُردو والوں نے بنا لیا ہے ]

اپجس — (اپ ج س) (مونث) ہندو، بے عزتی، رسوائی، فضیحت م: یہ جان کر کہ یہ تجویز پوری ہو کر رہے گی اُس نے اِس کا اختلاف کرکے اپجس لینا مناسب نہ سمجھا (پریم چند۔ بیوہ۔ ۳۵)
[ س: اپ نہیں یشس شہرت عزت
- پ: اُپ جس ]

اپجنا — (اُپ ج نا) (ف ل) ۱۔ پیدا ہونا، اگنا م: من سے تو اُپجا، اِس من کو کیا جلاتا ہے (شکنتلا)
۲۔ اُمنگ اٹھنا ے

ہمیشہ فتح نصیبی ہمیں نصیب رہی
جو کچھ کہ اُپجی ہے جی میں سو مار رکھتے ہیں
(درد)

ے
جی ہی میں رکھی اپنے میاں جی میں جو اپجی
کچھ ہم نے کہا تم سے تمنا کے دنوں میں؟
(مصحفی ۳)

۳۔ نئے جذبات یا اُمنگ، جوشِ زن ہونا وفور کرنا ے

بہم پھر تو ہونے لگے اختلاط
اُپجنے لگے دل سے عیش و نشاط
س: اُپجن (م حسن ص۱۱۶)

اپچ — (مث) دیکھو اپج ہ

اپچنا — (ف ل) دیکھو اپجنا جو نصیح ہے ے
اے مصحفی درد کا ادب کر

اُپجے ہے جو کچھ سو بیار جی میں

**اپچھر** (مث) دیکھو اپسرا [ہ]

**اپدیش** (مذ) (ہندو) رائے، مشورہ، صلاح
۲۔ نصیحت، تلقین، وعظ دینا، کرنا
[س : اپدیش]

**اپدیشک** (مذ) (ہندو) واعظ، ناصح، معلم، مبلغ ؎
اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
[س : اپدیش + ک (وصفی)]

**اُپر** (حرف) قدیم متروک اوپر کا مخفف ؎
جس گرد اپر پانو رکھیں تیرے رسولاں
اس گرد کو میں کحل کروں دیدۂ جاں کا
(ولی ص۱)
؎ ع جو کرتے ہیں چھتری کے اُپر ناز کبوتر
[ہ۔ دیکھو اوپر] (نظیر ص۲۶)

**اُپرالا** (ق ص) ہاتھ بٹانا، معاونت، مدد، حمایت م :
آج کے دن بیٹا ہوتا تو ہر طرح سے کوشش کرکے
اس بات کو تحقیق کرتا اور اپنے باپ کا اُپرالا کرتا
(باغ و بہار ص۱۲۴) (کرنا)
[ہ اُپرالا۔ س : اپری آ + ستھ]

**اُپرانا** (ف ل) ۱۔ مانوس نہ ہونا
۲۔ اجنبی معلوم ہونا م : غیر زبان کا لفظ بھی اُردو
زبان میں آکر جلد گھل مل جاتا ہے اور اُپراتا نہیں
(باتوں کی باتیں ص۳۹)

۴۔ غیرت برتنا، گریز کرنا، بچنا م : بچّہ جب تک پہچانتا نہیں گود میں جاتے ہوئے اُپراتا ہے
[ ہ ۔ اوپر مصدر بنا لیا گیا ہے ]

**اپرچھا** (مذ) دیوار کا اختتامی سرا جس پر چھت کی کڑیاں رکھی جاتی یا منڈیر بنائی جاتی ہے
[ ہ ۔ اوپر سے بنایا گیا ہے ]

**اُپروٹا** (مذ) اوپر کی منزل، بالا خانہ، کوٹھا، اٹاری
۲۔ دروازے کی چوکھٹ کی اوپر کی لکڑی جو بازوؤں یعنی چوکھٹ کی کھڑی لکڑیوں کے اوپر بطور پیشانی ہوتی ہے۔ اُترنگا۔
۳۔ چکّی کا اوپر کا پاٹ
[ ہ ۔ اپُروٹھا۔ س۔ اُپری + ا سخفہ دیکھو اپروٹھا ]

**اپردٹھا** (ہ س) ا۔ اوپر کا، بالائی
۲۔ پہلونٹی کا، اوّلین م : اُپردٹھا بچّہ
۳۔ اوپری، اجنبی ف = اپردٹھے آدمی کو دیکھ کر اُپراتا ہے۔ [ ہ ۔ ]

**اپریل** (مث) انگریزی عیسوی سال کا چوتھا مہینہ، م : یکم اپریل سے مالی سال شروع ہوتا ہے
[ ار : اپ ری یل ۔ انگ ۔ APRIL ]

**— فول** (اُرمث) ا۔ اپریل کے مہینے کی پہلی تاریخ جھوٹ گھڑ کر مذاق اُڑانے کا دن
۲۔ (مجازاً) جھوٹی بات یا افواہ جو لوگوں کو بیوقوف بنانے ہنسی سے بہکانے کے لیے گھڑی اور اڑائی

گئی ہو، بے پر کی، ہوائی م: خبر نہ ہوگی اپریل فول ہوگی۔
[انگ: اپریل+فول (بے وقوف)

**اُپڑ** (مث) ۱۔ دیکھو اُپاڑ اور اُپڑنا جس کا حاصلِ مصدر ہے۔
۲۔ کھرینچ م: ذرا سی اُپڑ اگئی اس کو کھال اُڑنا نہیں کہتے [ہ]

**— آنا** (ف ل) ۱۔ اُکھڑ آنا۔ م: اُپڑ آنا اُسے کہتے ہیں کہ جڑ سمیت اکھڑ آئے۔
۲۔ کھال پر دانے اُبھر آنا، نشان پڑ جانا م: گردنِ مبارک پر چادر کے کناروں کے نشان اُپڑ آتے تھے۔
(۳۔ ح ف ص۳۲) [ہ۔ دیکھو اُپڑنا]

**اُپڑنا** (ف م) ۱۔ جڑ سے اکھڑنا م: جڑ پکڑ لینے کے بعد اُپاڑنا مشکل ہوتا ہے۔
۲۔ (کھال کے ساتھ) مار پڑنا، کوٹے لگنا۔م: کل مدرسے میں کھال اُپڑی تو کیسی ہوگی؟
۳۔ چھڑایا جانا، چھٹنا۔ م: چپکے ہوئے ٹکٹ کا سالم اُپڑنا دشوار ہوتا ہے۔
۴۔ اُتو، ہونا۔ اُدھڑنا م: بہت مارا تھا جا بجا سے کھال اُپڑی ہوئی تھی۔
۵۔ نقش ہونا، اُبھرنا م: مہر صاف نہیں اُپڑی م: اس زور سے میرے چہرے پر تھپڑ مارا

کہ انگلیوں کے نشان اُپڑ آئے اور اب تک باقی ہیں
[ ا۔ ن۔ ح ۔ ہ : اپڑنا۔ س ]

اپڑھ — (ص) دیکھو ان پڑھ [ ہ : ا (حرف نفی) + پڑھا]
[ س : آپٹھ ]

اپس — (مث) ا۔ سڑنے کے آثار، خمیر، سڑاندم: کھیر میں اُپس پیدا ہوگئی
۲۔ گھُمس، حبس، م : برسات کی اُپس میں برا حال تھا۔ [ ہ ۔ دیکھو اُپسنا جس کا یہ حاصلِ مصدر ہے]

اپسانا۔ — (ف م) متعفن کرنا، سڑانا، خمیر اٹھانا م: باسی رکھنے اُپسانے سے کیا فائدہ کسی کے پیٹ میں جائے تو اچھا۔
[ ہ ۔ دیکھو اُپسنا جس کا یہ متعدی ہے ]

اپسُر — (ص) وہ گویا جو گانوں کے سُروں کا خیال نہ رکھے ایک راگ کے سُر اور سُرتیاں دوسرے راگ میں ملا دے (موسیقی)
[ س : اپ = نہیں + سُر = راگ ]

اپسرا — (اپ سرا) (مث) اِندر کے دربار کی گانے ناچنے والی پری [ س : اپسرا ]

اُپسانا — (ف ل) خمیر اٹھنے لگنا، خمیر اُٹھنا، سڑنا۔ واقعی اور مجازی دونوں معنی میں م : اندر تو وہ حبس تھا کہ لوگ اُپس رہے تھے
[ س : ادسن واسن ]

اُپکار — (مث) (ہندو) ا۔ مہربانی

۲۔ امداد، احسان

[ س : اُپکار ]

اپلا (مذ) ۱۔ گوبر کا سوکھا چوتھ ایندھن کے کام آتا ہے ہاتھ سے بھی گھڑا جاتا ہے۔ گوبر کا کلچہ، پاچک دستی۔ کنڈا م : جنگل کو اُپلے چننے گئے ہیں

۲۔ (ص) اُپلے جیسا، سُوجا، پھولا، پھولا کلچہ م : منہ سوج کر اُپلا ہوگیا

[ س : اتپلا، اُتپلی ]

— دبانا (ف م) چولھے کی جلتی راکھ میں گل ہونے سے پیشتر اُپلا دفن کر دینا تاکہ اندر ہی اندر سلگتا رہے اور ضرورت کے وقت اِس کی آگ موجود پائے م : اُپلا دبا کر سونا کبھی صبح کو آگ نہ ملے۔

— سا (ص) ۱۔ اُپلے جیسا، سوجا پھولا (تحقیراً)

۲۔ بدنما، بھدا م : اُپلا سا منہ اِس پر سیتلا کے داغ۔ [ ت ]

اُپلان (مذ) ۱۔ جمع اُپلا کی م : کھاس ہے اُپلان کی اُپلے والے کی آواز

۲۔ (مث) اُپلے کی گدری طرف، پھولی صُورت، محدّب جیسے م : (ہجواً) منہ کی اُپلان تو دیکھو

[ ہ ]

اُپلانا (ف م) ۱۔ طنزاً اُپلے کی مانند پھُلانا، سُجانا م : آنکھیں پھیر لیں منہ اُپلا لیا

۲۔ (ف ل) پھول جانا، کُپّا ہونا م : کلّے اُپلا گئے

ہیں تو ند آگے نکل آئی ہے۔

[ ہ ۔ دیکھو اُپلا ]

اُپلی (مث) اُپلا کی تصغیر، چھوٹا اُپلا م : اُپلیاں تو ہیں مگر جلنے میں اچھی ہیں۔ [ ہ ]

اُپلے پاتھنا (ف م) دیہات دیکھو اُپلے تھاپنا۔

تھاپنا (ف م) گوبر کے موٹے موٹے، چھوٹے ٹکڑے ہاتھوں سے گھڑنا، گوبر پاتھنا۔

— چننا (ف م) ا۔ عموماً جنگل سے اُپلے اٹھاکر لانا، جمع کرنا بیننا

۲۔ اُپلے ترتیب سے لگانا، بٹورا بنانا

— چننے گئے ہیں (محاورہ) ہنسی سے کہتے ہیں بچّوں کے جواب میں جب کہ معلوم نہ ہو یا بتانا مقصود نہ ہو م : کس کو پوچھتے ہو؟ اپنے ابّا کو؟ ڈولی میں بیٹھ کر اُپلے چُننے گئے ہیں۔

— گو کے تھاپنا (ف م) (عو) دیوانہ ہو جانا، ہوش کھو دینا م : کوئی دن میں گو، کے اُپلے تھاپنے لگوں گی۔

— والا (مذ) اُپلے بیچنے والا م : اُپلے والے کی ڈنڈی پر آج اُپلے اچھے آتے ہیں

اَپمان (مذ) (ہندو) بے عزّتی، ذلّت (کرنا)

[ ہ : اپمان ۔ س اپ + مان ]

اُپن (ضمیر) (پورب گجرات) ا۔ واحد متکلم بنیں م : اپن تو اب سوتے ہیں

۲۔ ہم تم، میں اور تم م : یار اپن کتنے

عرصے جدا رہے ؟
۲۔ جمع ہم تم سب م : اپن ایک ہی جماعت میں پورے سو ہیں تو سارے مدرسے میں کتنے ہوں گے !
[پہلوی : آپم، آبش۔ ساسانی اپن سے ہم]

اَپنا
(ص مف) ضمیر اضافی دیکھو اپن ہم تم ہیں]
۱۔ لفظاً اپن کا ہم معنی لیکن
۲۔ ہر اسم یا ضمیر فاعلی و مفعولی کو اضافی صورت میں لانے کے بجائے استعمال ہوتا ہے جیسے فقراتِ ذیل میں :۔
۱۔ میرا۔ م : اپنا معاملہ ہوتا تو میں در گزر کر جاتا مگر معاملہ سرکاری ہے۔
۲۔ ہمارا م : اپنا ملک ہم کو عزیز ہے ۔ ع
سمجھتے تھے ہم ان کو دوست اپنا مہربان اپنا
(منظہر)
۳۔ تمہارا ۔ ع
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا
(داغ)
۴۔ آپ مخاطب کا م : آپ اپنا رستہ لیجئے
۵۔ تیرا ۔ ع
کچھ تو کم بخت ہمیں حال بتا تو اپنا
(داغ)
۶۔ آپ متکلم کا خود کا م : اپنا بیٹا کھوٹا

تو کس کو کیا دوش کہاوت

۷۔ اس کا۔ م: انسان کو اپنا عیب نہیں سجھائی دیتا

۸۔ اُن کا۔

۹۔ اپنا اپنا۔ م: سب نے اپنا کام ختم کر لیا ہے

۳۔ بلا شرکتِ غیرے، خالص ذاتی م: میرا اپنا خیال ہے کسی کا مشورہ نہیں ؎

میرا اپنا معاملہ ہے جدا
غیر کے لین دین سے کیا کام
(غالب)

۴۔ ملکیت، مملوکہ م: اپنا مکان اپنا ہی ہوتا ہے۔ م: سود ہی سود میں بنیئے نے مکان اپنا کر لیا ہے

یہ حسرت رہ گئی کیا کیا مزے سے زندگی کرتے
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا
(مظہر)

۵۔ حقیقی، سگا، م: ارے اپنا باپ، اس کے ساتھ یہ سلوک م: وہ نہ مانے اپنے باپ کی

۶۔ بندۂ خاص، خادمِ خیرخواہ، جاں نثار، فدائی فدوی وغیرہ ؎

مر گئے کنجِ قفس میں پہ کبھی اے صیاد
نہ کہا تو نے کہ یہ بے پر و بال اپنا ہے
(فغاں صـ۱۰۱)

۸۔ رشتے دار، قریبی، بھائی، برادر، عزیز، لگتا۔ م: آخر اپنا تھا جو خیال اپنے کو ہوگا وہ دوسرے کو نہ ہوگا۔

گلۂ غیر ہے بے جا جو کروں اپنوں سے
دل طرف دارِ بتاں ہوگیا اپنا ہوکر
(رشک)

۹۔ قومی، ملکی، دیسی، مقامی م:
بھاگ اس ملک سے جس ملک میں راج اپنا ہے
(حالی)

ف = حیدر آباد کا اب بھی اپنا سکہ ہے پہلے سب ریاستوں کا اپنا سکہ تھا۔

۱۰۔ انسان کا، آدمی کا دوسرے جاندار کا
ے گیا ہو جب اپنا ہی جیوڑا نکل
کہاں کی رُباعی کہاں کی غزل
(م حسن)

۱۱۔ اپنے مطلب کا، خود آشنا۔ م: میرا نہ تمہارا نہ اور کسی کا وہ تو اپنا ہے۔

[ہ: اپنا۔ س: آتمن]

(مذ) ۱۔ اپنا جسم خصوصاً جب کہ مٹاپے یا بڑھاپے سے بھاری ہوگیا ہو ف = اپنا آپا تو سنبھلتا نہیں بچے کو بھی گود میں چڑھا لیا

۲۔ سر سینہ اور ران م: ارتھی کے پیچھے کینے کی عورتیں اپنا آپا پیٹتی مرگھٹ تک جاتی ہیں۔

۳۔ اپنے جسم و جان کا خیال، اپنی ذاتِ خاص
۴۔ اپنا فائدہ، ذاتی مفاد م : اپنا آپا پہلے
اور سب بعد میں۔ [ع]

— پیٹ لینا
(ف م) (عو) دو ہتھڑ ہی دو ہتھڑ اپنے سر
اور سینے پر خود مار لینا م : زیادہ اِصرار کیا
تو اپنا آپا پیٹ لوں گا۔

(مذ) (عو) ا۔ مراد اپنے کنبے کا، جان پہچان
۲۔ شوہر یا خاص آدمی، معتبر آدمی م : پردیس
کا موقعہ اجنبی لوگ، اپنا آدمی ساتھ نہیں۔

(ص) ا۔ ہر ایک کا اپنا
۲۔ جُداگانہ م : اپنا اپنا حصّہ سب ادا کریں
۳۔ انفرادی، ذاتی م : اپنا اپنا فائدہ تکتے
ہیں قومی فائدے کا خیال نہیں کرتے۔
۴۔ نفسانفسی م : اپنا اپنا کرنے سے آپس
میں پھوٹ پڑتی ہے۔

— پرایا پرایا
(محاورہ) ا۔ اپنی چیز اپنی ملکیت ہوتی ہے
پرائی چیز پرائی ملکیت ہوتی ہے۔
۲۔ اپنی چیز پر جو بے تکلّف حقِ تصرّف ہوتا ہے
وہ مستعار چیز پر نہیں ہوتا
۳۔ دیکھو اپنا اپنا۔ غیر غیر۔

— جی
(محاورہ) یعنی ہر ایک کا مذاق اور پسند جداگانہ
ہے۔ اس پر کیا اعتراض م : جو تم کو بھایا وہ تم نے
کیا جو ہم کو بھایا وہ ہم نے کیا اِس میں کسی کا کیا

اپنا اپنا جی

— عزیز عزیز
(محاورہ) اپنا عزیز آخر اپنا ہمدرد اور رفیق ہوتا ہے۔ غیر میں پھر غیریت ہوتی ہے م: اپنا اپنا ہی ہے غیر غیر۔ وہ ہزار دوستی کا دم بھریں تمہارے بھائیوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔

— کر لینا
(ف م) حصے پتی کر لینا، بٹوارہ کر لینا کل کو تقسیم کر کے حصہ داروں کا الگ الگ متصرف ہو جانا م: اُن کے مرتے ہی بیٹوں نے سب اپنا اپنا کر لیا، بیوہ بچاری منہ دیکھتی رہ گئی۔

اپنا کمانا اپنا کھانا
(محاورہ) ۱۔ اپنی اپنی کمائی سے اپنی اپنی ہنڈیا چولہا الگ کرنا، ہر ایک کا اپنی کمائی سے الگ گھر اور گزارہ کرنا
۲۔ شراکت و یکجائی باقی نہ رہنا م: خاندانی جائداد بِک گئی سانجھے کی ہنڈیا پھوٹ گئی اب تو اپنا اپنا کھانا ہے۔

— اپنا لہنا ہے
(محاورہ) ۱۔ ہر ایک کا نصیب حاصل جداگانہ ہے، سب کا نصیب یکساں نہیں
۲۔ مقدر کی بات ہے کسی کو بھلائی کسی کو برائی ملتی ہے۔ کسی کو فائدہ کسی کو نقصان ہوتا ہے وغیرہ م: انھیں انعام ملا اور انھیں سپاہیوں کے دھکے اپنا اپنا لہنا ہے ؎

کس کا ہے کون کیا کسو سے کہنا    اپنا اپنا ہر ایک کا ہے لہنا
گزرے ہے اب اس طرح سے اپنی اے درد    رونا چپکے پڑے اکیلے رہنا

(درد)

ــ الّو سیدھا کرنا (ف م) ۱۔ ذاتی غرض حاصل کرنا، کسی کو بے وقوف بنا کر یا فریب دے کر اپنا کام نکالنا، اپنا مفاد بہر صورت حاصل کرنا۔ م : ایمانداری بے ایمانی سے غرض نہیں رکھتے اپنا اُلّو سیدھا کرنا جانتے ہیں (محاورہ) اپنے فائدے کی صورت بہرحال موجود ہے، ہمارا مفاد برقرار ہے، اپنے منافع میں فرق نہیں آیا م : ٹھیکہ توڑ کے امانی کر دیں گے تب بھی اپنا اُلّو کہیں نہیں گیا۔ کرنے والے تو ہمیں ہوں گے م : یہ آقا تو اس سے بھی بھولا ملا اپنا اُلّو کہیں نہیں گیا۔

ــ اونٹ مٹلا کرنا (ف م) دیکھو اپنا اُلّو سیدھا کرنا۔

ــ بالا اور کا ڈھینگ دھینگرا۔ دھِنگرا (ہ کہاوت) (عو) ۱۔ لفظاً ماؤں کو اپنا بچہ ننّھا بھولا۔ دوسرے کا ناگوار صورت ختنگرا نظر آتا ہے۔ اپنا بچّہ آنکھوں میں کھُبتا دُوسرے کا کھٹکتا ہے۔

۲۔ اپنے بچّے کی اللہ آمین دوسرے کے بچّے کو ٹوکنا

۳۔ انصاف کے خلاف اپنی چیز اچھی خوشنما اور دوسرے کی وہی چیز بُری بدنما لگنا۔

ــ بسم اللہ دوسرے کا نعوذ باللہ (مثل) اپنی چیز کی اللہ آمین کریں اور تعریف، دوسرے کی چیز پر نفرت سے لاحول پڑھیں۔

ــ بیگانہ (مذ) دیکھو اپنا بیگانہ جو صحیح ہے۔

ــ بنانا یا بنالینا (ف م) ۱۔ اپنی ملکیت قرار دینا، قبضہ کر لینا

قابض ہو جانا، اپنا مملوکہ کر لینا م : ٹھیکے کی آڑ میں برار کو انگریزوں نے اپنا بنا لیا ہے

۲۔ رفیق و موافق کر لینا، کسی (غیر) کو عزیزوں کی مثل دوست و ہمدرد بنا لینا۔

۳۔ تعلق یا دوستی کرنا، رشتہ جوڑنا م : ایسے عزیزوں سے تو غیروں کو اپنا بنانا بہتر ہے

— بن جانا (ف م) ۱۔ دوست بن جانا، یگانوں کی طرح عزیز ہو جانا م : سلوک سے غیر اپنے بن جاتے ہیں۔

۲۔ رشتہ داری جتانا ف = مصیبت کے وقت سب اپنے بن جاتے ہیں

۳۔ اپنی ملکیت میں آجانا م : رہن کی میعاد گزرتے ہی مکان اپنا بن جائے گا۔

— بوجھ ڈالنا (ف م) (استعارہ) ۱۔ اپنے مصارف کا دوسرے کو کفیل کرنا، دوسرے کے سر کھانا ؎

بوجھ اپنا کبھی ڈالا نہ کسی پر ہیں نے
ہوئی تعمیر مری سقف سے دیوار جُدا
(ناسخ)

م : ساس سُسروں پر اپنا بوجھ ڈال رکھا ہے۔

۲۔ اپنی ذمہ داری دوسروں کے سر منڈھنا م : مجھ پر کیا کم الزام ہیں جو اپنا بوجھ بھی مجھ پر ڈالتے ہو

— بھلا چاہنا (ف م) ۱۔ اپنے لیے نیکی بھلائی فائدہ کا خواستگار

بُروں سے بُرا آپ کو جانیو تو
اگر اے دل اپنا بھلا چاہتا ہے (ذوق)

۲۔ اپنی رستگاری چاہنا، اپنی خیر چاہنا، سلامتی چاہنا
(ف) اپنا بھلا چاہو تو فوراً چل دو ورنہ الخ

— بھی خدا ہے۔ (محاورہ) اور کوئی ساتھ نہ دے تو مضائقہ نہیں

اپنا بھی خدا مالک و مددگار ہے ع
اوروں کا جو بت ہوگا تو اپنا بھی خدا ہے
(مومن)

— بیگانہ (مذکر) ۱۔ عزیز و غیر دونوں
۲۔ دوست دشمن، جان پہچان کا انجان م: اپنا بیگانہ جو اُدھر نکلا دانتوں میں انگلی دابتا جاتا تھا

— بیل کلہاڑی ناتھیں کہاوت ۱۔ اپنے بیل کی ناک چاہے کلھاڑی سے ناتھیں کہ اپنا ہے۔
۲۔ اپنی چیز جیسے چاہیں استعمال کرنے کے مجاز ہیں۔

— پرایا (مذ) ۱۔ دیکھو اپنا بیگانہ
۲۔ اپنی اور پرائی چیز میں فرق۔ غیریت کا برتاؤ

مجھ سے تو اس کو اپنا پرایا کبھی نہیں
مجھ سے خفا ہیں اپنے پرائے تو کیا ہوا
(رشک)

— دیکھ کر مصادر کرنا، ہونا کے ساتھ مف عیزوں کے سامنے نہیں۔ اِس طرح کہ اجنبی نہ دیکھیں، دشمن نہ دیکھنے پائیں دوست دشمن کو بھانپ کرنے

مدّعی ہنستے ہیں یہ ہر دم کا رونا دیکھ کر
اک ذرا اے چشم تر اپنا پرایا دیکھ کر

— کرنا (ف م) (عو) ۱۔ باہم غیریت برتنا
۲۔ عزیزوں سے تکلّف کرنا۔
۳۔ اپنی چیز کے سوا دوسرے کی چیز کو نہ چھونا، کسی کی چیز برتنے سے پرہیز میں مبالغہ کرنا م: انھیں اپنا پرایا کرنا بہت آتا ہے۔

— پہچاننا (ف م) ۱۔ اس بات سے بے خبر ہونا کہ اپنی چیز ہے یا دوسرے کی ف = ایسے کیا ننھے ہیں کہ اپنا پرایا نہیں پہچانتے۔
۲۔ دوست دشمن کی تمیز نہ رکھنا ف = انصاف کے وقت اپنا پرایا کچھ نہیں پہچانتے۔

— نہ دیکھنا (ف م) ۱۔ دیکھو اپنا دیکھیں نہ بیگانہ
۲۔ دوست دشمن، عزیز غیر میں کچھ فرق نہ کرنا، کسی کی رعایت نہ کرنا۔
۳۔ سب کو ایک لکڑی ہانکنا، امتیاز اُٹھا دینا ے ع
آج قاتل نے نہ اپنا نہ پرایا دیکھا (داغ)

— پوت پرایا ڈھینگرا (کہاوت) دیکھو اپنا بالا ان کا ڈھینگرا

— اپنا پیٹ (محاورہ) (عو) اپنا جایا، اپنی اولاد م: اپنا پیٹ تھا اپنے بچّے کی طرف داری کیسے نہ کرتی۔

— تو کتّا بھی پال لیتا ہے (کہاوت) تن پروری کس کو نہیں آتی جانوروں میں بھی یہ صفت پائی جاتی ہے، ایسی تن پروری کتّوں کی صفت ہے م: اپنی کمائی سے تھوڑی بہت والدین کی بھی خدمت واجب ہے ورنہ اپنا پیٹ تو کتّا بھی

پال لیتا ہے۔

— کاٹ کر
(مف) بھوکا رہ کر، تھوڑا کھا کھا، قوتِ لایموت میں سے بچا بچا کر م : اپنا پیٹ کاٹ کر تم کو پرورش کیا اور تم نے اِس کا یہ بدلہ دیا؟

— اپنا پیسہ کھوٹا تو پرکھنے والے کا کیا دوش
(کہاوت) ۱۔ اپنی چیز خراب تو پرکھنے والے پر کیا الزام
۲۔ سچی اور کھری بات پر قائل ہو جانا چاہیئے نہ کہ کہنے والے کے لتے لینا م : اب دین ہی کا کون سا ادب باقی رہ گیا ہے کہ مولویوں کے ادب کی توقع کی جائے وہی مثل ہے کہ اپنا پیسہ کھوٹا تو پرکھنے والے کا کیا دوش، مولوی آپ ہی اپنی عزت کھو بیٹھے ہیں [ ۲۔ خ ف صنا ]

— توشہ اور اپنا بھروسا
(محاورہ) اپنی کمائی اور اپنی محنت کا سہارا، اپنی محنت، قابلیت پر اعتماد، اپنے ہاتھ پانو کے بل بوتے پر زندگی، اپنی ذات پر انحصار، اپنے دم قدم کا سہارا م : سہارے کی زندگی ذلت ہے اپنا توشہ اور اپنا بھروسہ چاہیئے م : پردیسی کا مُربّی کون وہاں تو اپنا توشہ اپنا بھروسا ہے کر جانا چاہیئے

— ٹھکانا کرنا
(ف م) ۱۔ الگ گھر لے کر رہنا، گھر بنانا م : بہت مہمان رہ لیے اب اپنا ٹھکانا کرو
۲۔ شادی کرنا، گھر آباد کرنا م : کب تک نگوڑے ناٹھے رہوگے اپنا ٹھکانا کیوں نہیں کرتے۔
۳۔ اپنے کے لیے جگہ تلاش کرنا، دوسرا گھر ڈھونڈنا م : اُسی کمرے میں ہم نے ایک ٹھکانا

کیا جہاں اور سب تھے ؎

تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانا کر لے
ہم تو کل خوابِ عدم میں شبِ ہجراں ہوں گے

(مومن)

۴۔ (ملازم سے) کہیں دوسری جگہ ملازمت کی قرار داد یا بندوبست کر لینا م: اپنا ٹھکانا کر لو آیندہ پہلی سے تمہیں جواب ہے۔

— ٹھیک نہیں اور کی نیک نہیں — (کہاوت) اپنی رائے بڑی دوسرے کی رائے اچھی نہیں۔ ٹھیک اور نیک بیائے معروف

— نہ نہارے اور کی پھلی دیکھے — (کہاوت) (عوام) اپنے ظاہر عیب نہ دیکھے دوسروں کے پوشیدہ عیبوں کی عیب جوئی کرے۔

— خون اپنی گردن پر لینا — (ف م) جان جوکھوں کی بات کرنا، مارے جانے کی حرکت کرنا، اپنا قاتل خود بننا۔

— حساب کر لو — (محاورہ) ۱۔ لینا دینا جو کچھ ہو لے دے کر قطع تعلق کر لو یا الگ ہو جاؤ ف = شراکت منظور نہیں تو اپنا حساب کر لو

۲۔ تنخواہ چکتی کر کے استعفا دے دو ف = پہلی تاریخ سے اپنا حساب کر لو خدا اور دے گا۔

— خون — (محاورہ) (عو) اپنا عزیز، اپنا بھائی، اپنا سگا۔ م: ارے اپنی ماں کا پیٹ! اپنا خون! میں کیسے اُس کی مصیبت کو دیکھ سکتی ہوں!

— خون اپنے ہاتھوں کرنا — (ف م) ۱۔ خود اپنے قتل کا مرتکب یا موجب ہونا، خودکشی کرنا۔

۲۔ (مبالغہ) اپنا نقصان خود کرنا۔

— خون پینا (ف م) ۱۔ ناگوار کو گوارا کرنا، سخت ناگوار بات پر صبر کرنا، تاؤ کھانا اور کچھ نہ کہہ سکنا م: باتوں باتوں میں ایسی سُنا جاتے ہیں کہ ہم اپنا خون پی کر رہ جاتے ہیں ؎

خون اپنا پی کے آپ ہی مایوس ہو گیا
بے چارہ غم ہوا جو کبھی میہمانِ دل
(کیف)

— دِل (محاورہ) دیکھو اپنا جی ؎

اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت تمھیں کیا
(تعلق لکھنوی)

— دیجئے دشمن کیجئے (محاورہ) قرض دے کر دشمنی مول لینا ہے، قرض مقراض محبت ہے۔

— دیکھنا نہ بیگانہ (محاورہ) ۱۔ کسی دوست دشمن کی پروا نہ کرنا م: اپنا دیکھیں نہ بیگانہ جو منہ میں آئے کہہ دیتے ہیں
۲۔ کسی کا مال ہو تصرف کر بیٹھنا م: ضرورت کے وقت وہ اپنا بیگانہ کچھ نہیں دیکھتے۔
۳۔ کسی کی رو رعایت نہ کرنا م: انصاف کرنے والے تو اپنا دیکھیں نہ بیگانہ، انصاف پر نظر رکھتے ہیں۔

— رستہ لو (محاورہ) ۱۔ اپنے ٹھکانے کو جاؤ، چلتے پھرتے نظر آؤ
۲۔ دوسرے کے معاملے میں دخل نہ دو، اپنا کام

کرد م : بڑے مُصلح بن کر آتے اپنا رستہ لو

— رکھ پرایا چکھ (کہاوت) اپنی جمع کو رکھنا اور دوسرے کا مال کھانا یا چیز کام میں لانا م : اُن کا تو وہی اصول ہے اپنا رکھ پرایا چکھ۔

— رنگ جمانا (ف م) ۱۔ شہرت ومقبولیت حاصل کرنا م : داغ نے غزلوں سے اپنا رنگ جمایا حالی نے نظموں سے
۲۔ حاوی ہونا، چھا جانا م : اُمرا کے پاس تو جو آتا ہے اپنا ہی رنگ جماتا ہوا آتا ہے۔

— رونا رونا ہ ف م ۱۔ اپنی مصیبت سنانا دکھڑا کہنا م : حاکم کے پاس اپنا رونا رویا تو وہ بھی پرسانِ حال نہ ہُوا۔
۲۔ لاطائل حکایت کہنا، رام کہانی سُنانا، مغز کھانا م : خدا کے لیے اپنا رونا کہیں اور جا کر رو دیجیے مغز میں طاقت نہیں ؎

میں شگفتہ ہوں گا چمن میں گل کے شگفتہ ہونے سے
مثلِ شبنم کام مجھے ہے اپنا رونا رونے سے
(شوق قدوائی)

— سامنہ لے کر (ہ مف) ۱۔ نادم خفیف ہو کر
۲۔ ناکام بے مرام م : آخر یہ لوگ محاصرہ اُٹھا اپنا سامنہ لے کر چل دیے (حاشیہ تق ندص ۲۷۳)
ع ہو گیا حیران منہ اپنا سا لے کر آئینہ
(ی واغ ص ۹۱)

— سامنہ لے کر رہ جانا (ف ل) ۱۔ خفیف چہرہ لیے رہ جانا، از بس

خفیف و نادم ہونا م : جب ترکی بہ ترکی جواب سُنا تو اپنا سا منہ لے کر رہ گئے

۲۔ جواب نہ بن پڑنا ، قائل ہو جانا م : جب میں نے ایک ایک کر کے اس کے دعووں کو دلائل اور شواہد کے ساتھ جھٹلایا تو مدّعی سے کچھ نہ بن پڑا اور اپنا سا منہہ لے کر رہ گیا۔

۳۔ حیران و ششدر رہ جانا ؎

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا
(غالب)

— سُبیتا کرنا
ف ل دیکھو اپنا سوجھتا کرنا ۔ اپنی راہ نکالنا ، اپنے لیے کوئی فکر کرنا ، تدبیر کرنا ، بندوبست کرنا ، م : بہت مہمان رہ لیے اب وہ کچھ اپنا سُبیتا کریں ۔

— سر
(محاورہ) (عو) چڑ چڑا کر بولتے ہیں جس کے معنی ہیں کچھ نہیں ، ہیچ م : مزدوری تو پوری دی نہیں ، انعام دیں گے وہ اپنا سر!

— سر پیٹنا
(ف م) ۱۔ ماتھا کوٹنا ، ماتم کرنا ؎

شکرستاں میں اڑائیں طوطیاں جب یہ مزے
کیوں نہ پھر حسرت سے بیٹھے اپنا سر پیٹے مگس
(نادان)

۲۔ اپنا غصّہ اپنے اوپر اُتارنا ، اپنا آپا پیٹنا (سخت عاجز مجبور ہونے کی حالت میں) م : اُس کی دیوانی دیوانی باتوں سے جی چاہتا ہے اپنا سر پیٹ لوں۔

— سر کھانا (ف م) پریشان ہونا۔ غم و غصّہ کرنا ۔

میرے اُن کے ملنے سے یاں رشک گر کھاتے ہیں لوگ
کیا مرا کر سکتے ہیں اپنا ہی سر کھاتے ہیں لوگ
(انشا)

— سر کھاؤ (محاورہ) جھڑکی کا لفظ بمعنی جاؤ جو جی چاہے کرو ہم نہیں منع کرتے م: نہیں مانتے تو اپنا سر کھاؤ

— سلام ہے (محاورہ) ۱۔ ہم اس کے لاگو نہیں دور بھاگتے ہیں (طنزاً) ہم تبرا بھیجتے ہیں ع

اپنا تو بس سلام ہے دار السّلام کو
(ذوق)

۲۔ ہم رخصت ہوتے قطع تعلّق کرتے ہیں، الوداع م: اگر یہی کلام ہے تو اپنا سلام ہے۔

— سمجھنا (ف م) ۱۔ اپنی ملکیت یا اپنی چیز تصوّر کرنا م: لو بھئی! پنا قلم میں نے اپنا سمجھ کر رکھ لیا تھا۔
۲۔ رشتے دار عزیز سمجھنا، عزیزوں کا سا برتاؤ کرنا عزیز داری برتنا م: کبھی اپنوں کو اپنا نہ سمجھا ہمیشہ غیروں سے اخلاص رکھا۔
۳۔ رفیق مخلص رازدار جاننا م: تمھیں اپنا سمجھا جبھی تو اپنے دل کا حال تم سے کہا
۴۔ کچھ فرق و غیریت نہ برتنا، تکلّف نہ کرنا، م: تمہارے گھر کو اپنا سمجھا تمہارے بچّوں کو اپنا بچّہ تصوّر کیا۔

— سوپ مجھے دے تو ہاتھوں پچھوڑا (کہاوت) دیکھو اپنا نیناں مجھے دے تو بہلاتی پھر

— سوجھتا کرنا (ف م) دیکھو اپنا سُجتا کرنا۔
۲۔ اپنی پیش بندی عاقبت اندیشی کرنا، اپنے آئندہ کا بندوبست کرنا م: کچھ اپنا سوجھتا نہ کیا نہ جانا کہ آدمی پر تھکا وقت بھی آتا ہے ؎

سوجھتا اپنا کرے کچھ ابر تو ہے مصلحت
جوش غم سے جیسے نابینا ہے چشم گریہ ناک
(میر)

— سونا کھوٹا تو پرکھنے والے کا کیا دوش (کہاوت) دیکھو اپنا پیسہ کھوٹا تو الخ

— قلہ شجرہ سنبھالو (محاورہ) ناراض ہو کر استعفا دینے کا کلمہ
۱۔ اپنی کلاہِ خلافت اور پیروں کا شجرہ جو بیعت کے وقت دیا تھا واپس قبول کر و میں مُریدی سے استعفا دیتا ہوں
۲۔ اپنا دفتر و کاغذات وغیرہ جو سُپرد کیئے تھے گن کرلے لو میں قطع تعلق کرتا ہوں، میں نوکری نہیں کرتا۔
۳۔ (حقارتاً) اٹھا اپنا تان توبرہ، اختر بختر لے جاؤ م: اپنا قلہ شجرہ سنبھالو اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔

— کام (اُردو) نج کا ذاتی کام م: دفتر سے فارغ ہوتے تو پھر اپنا کام ہے۔
۲۔ فرض واجب، کار منصبی م: اپنا کام کرکے کام پر سے جا سکتے ہو ؎

تو ہم اپنا تو کام کر آتے
ساری حجت تمام کر آتے
(تلق لکھنوی)

۳۔ روزگار، پیشہ م: اپنا نام اور کام مسافر کو پولیس میں لکھوانا پڑتا ہے۔

۴۔ مطلب، غرض، فائدہ م: اپنا کام بنا کر چلتے ہوتے۔

۵۔ گویا اپنا ذاتی معاملہ یا فرض (اخلاقاً) م: آپ کا کام سمجھ کر نہیں اپنا کام سمجھ کر انجام دیتا ہوں۔

— کام کر گیا یا کر گئے: (محاورہ) آخر اپنی کارستانی عیاری چالاکی چوری کر گزرے م: ذرا آنکھ بچی اور وہ اپنا کام کر گئے۔

— کام کرو: (محاورہ) ۱۔ لفظاً اپنے شغل میں لگے رہو۔
۲۔ ہمارے معاملے میں دخل نہ دو ؂
تڑپتے ہیں اگر بسمل تجھے کیا
تو اپنا کام کر قاتل تجھے کیا
(امیر مینائیؔ)
۳۔ کسی کی نہ سنو جو کر رہے ہو کیے جاؤ م: کتے بھونکا ہی کرتے ہیں تم اپنا کام کرو۔

— کتا باندھو ہم بھیک سے باز آئے: (کہاوت) فائدے سے ہم نے ہاتھ اُٹھایا آپ ضرر رسانی سے باز آجائیے۔

— کتا بنا کر رکھنا: (ف م) ۱۔ دیکھو اپنا کر لینا معنی نمبر ۲ م: یا کسی کو اپنا کر رکھو یا کسی کے ہو رہو

۲۔ اپنا دست نگر بندھوا غلام یا
۳۔ رفیق یا ہمدم وغیرہ بنا لینا ؏

یا ہمارے ہو رہو یا ہم کو اپنا کر رکھو
(معروف)

— کر لینا (ف م) ۱۔ دیکھو اپنا بنانا
۲۔ دل میں گھر پیدا کر لینا
۳۔ کامل یگانگت کر لینا م: کسی کو اپنا کر لو یا کسی کے ہو جاؤ زندگی کا یہی اصول ہے۔
۴۔ قبضے میں لے آنا، مار لینا م: ساجھی نے سب مال اپنا کر لیا اِن کو دھتا بتائی۔

— کرنا اپنا بھرنا (کہاوت) ۱۔ اپنے کیئے کی سزا پانا، پاداشِ عمل بھگتنا۔
۲۔ دیکھو اپنا توشہ اپنا بھروسا۔

— کہا کرنا (ف م) ۱۔ اپنی ہی رائے پر عمل کرنا، اپنی طبیعت کی پیروی کرنا م: اپنا کہا کرتے ہیں کسی اور کی کب سنتے ہیں۔
۲۔ اپنی ضد کرنا ؎

اب یہی عہد ہے کہ ہم قتل کریں گے تجھ کو
وہ تو ہر بات میں اپنا ہی کہا کرتے ہیں
(داغ)

۳۔ اپنا قول نباہ دینا، کر دکھانا ؎

حالی اُٹھا ہلا کے محفل کو
آخر اپنا کہا کیا تو نے
(حالی)

— کھانا اپنا پہننا (ف م) ۱۔ اپنے قوتِ بازو کی کمائی سے گزر بسر کرنا م : اپنا کھاتے اپنا پہنتے ہیں کسی کے دست نگر نہیں۔
۲۔ اپنے ملک اور کارخانوں کی پیداوار استعمال کرنا، اپنی ضروریات بنانا خود پیدا کرنا م : جاپانیوں جرمنوں انگریزوں کو دیکھو اپنا کھاتے اپنا پہنتے ہیں ضروریات میں کسی کے محتاج نہیں۔

— کیا (مذ) ۱۔ اپنا فعل
۲۔ اپنا قصور، اپنا کرتوت م : اپنا کیا اپنے آگے۔

— کیا آگے آنا (ف ل) اپنے کرتوتوں کا نتیجہ آئندہ پانا م : اپنا کیا اپنے آگے آتا ہے جو کرتا ہے وہ اس کی سزا پاتا ہے ؎

نہ کرتے گریہ نہ یوں کھوتے آبرو اپنی
یہ آیا اپنا کیا چشمِ اشک بار آگے
(ظفر)

— کیا پانا (ف م) ۱۔ اپنے کرتوتوں کی سزا بھگتنا، اپنے بُرے سلوک کا بدلہ پانا، کیے کا پھل پانا
۲۔ مکافاتِ عمل میں گرفتار ہونا ف : انشاء اللہ اپنا کیا یہاں بھی پائیں گے اور وہاں بھی ؎

عوض بدی کا نہیں کرتے ہم کسی سے ظفر
مگر ہیں اپنا کیا بد شعار پا جاتے
(ظفر)

— کیا درجہ کرلیا (محاورہ) عو: اپنی حالت کس قدر افسوسناک یا زدہ کرلی م: صورت پہچانی نہیں پڑتی اپنا کیا درجہ کرلیا۔

— گھٹنا کھولیے آپ ہی لاجوں مریے — کہاوت عو اپنی ذلّت بیان کرتے ہوئے دل خفیف ہوتا ہے خصوصاً اپنی یا اپنے کسی عزیز کی غلط کاری کا اظہار کرتے وقت م: کس کے آگے کہا جائے کہ چوری کس نے کی اپنا گھٹنا کھولیے آپ ہی لاجوں مریے م: مروّجہ مردہ بدعت بھی ہے تو بدعت حسنہ...... اس سختی پر تو یہ حال ہے
اپنا گھٹنا کھولنا اور آپ ہی لاجوں مرنا
(نذیر احمد

— گھر اپنا باہر (مف) (عو) گھر بار سب اپنا، پورا اختیار، سب پر حکومت، اندر سے باہر تک م اپنا گھر اپنا باہر پرائے گھر یہ بات کہاں۔

— گھر بھرنا (ف م) ۱۔ دونوں ہاتھوں سے کمانا خوب کمائی کرنا۔
۲۔ خوب نقد و جنس جمع کرنا عموماً طنزیہ م: آقا کے پانی پینے کو تو کٹورا نہ رہا اور نوکروں نے اپنا گھر بھر لیا۔

— گھر جاننا (ف ل) پرائے گھر میں مغائرت نہ برتنا، بے تکلف آنا یا رہنا ؎
پوچھنے کی نہیں سیلابِ بلا کو حاجت
اپنا گھر جانتا ہے وہ مرے ویرانے کو
(ناسخ)

— گھر دور سے سوجھتا ہے | (محاورہ) ۱۔ اپنے آرام فائدے کو آدمی خوب تاڑ لیتا ہے۔ ۲۔ اپنے مطلب پر نظر سب سے پہلے جاتی ہے۔

— گھر سمجھنا | (ف م) دیکھو اپنا گھر جاننا

— گھولو اپنا پیو | (کہاوت) (پورب) گرہ کا پیسہ لگاؤ آرام پاؤ نہ کہ دوسرے کی کمائی میں حصہ لڑاؤ۔

— گھر ہگ بھر | (کہاوت) اپنے گھر میں خواہ کچھ ہی بدتمیزی کرو روا ہے۔ مگر دیکھو فقرہ ذیل۔ ف = اپنا گھر ہگ بھر پرایا گھر تھوکتے ہوئے ڈر یعنی بیگانے کے ہاں نہایت تمیز اور احتیاط برتو

— لال گنوا کے در در مانگے بھیک | (کہاوت) مراد اپنی پونجی تلف کر کے دوسروں کا در بدر محتاج ہو کر پھرنا، بعض اس مثل میں لال کی جگہ نین لاتے ہیں۔

— لہو بہانا | (ف م) اپنے کو ہلاک کرنا، خودکشی کرنا م: کہاں تک روؤ گی اپنا لہو بہانے سے فائدہ؟ سے

مت لال کر اشکِ خونچکاں پر
دیکھ اپنا لہو بہائیں گے ہم
(مومن)

۲۔ دوسرے کے لیے یا کسی مقصد کے واسطے اپنی جان تک قربان کرنا، جانفشانی دکھانا ف= آپ کا پسینہ گرے گا جہاں ہم اپنا لہو بہائیں گے

— لہو پینا | (ف م) ۱۔ رنج و غم دل ہی دل میں سہنا، تلخیاں خاموش گوارا کرنا۔

۲۔ پیچ وتاب کھا کر صبر کرنا؎

مئے گلرنگ تیرے ساتھ عدو پیتے ہیں
اور ہم رشک سے یہاں اپنا لہو پیتے ہیں
(ظفر)

— لینا (مذ) ۱۔ اپنا یا فتنی روپیہ یا قرضہ م: اپنا لینا یاد رہتا ہے پرایا دینا آدمی اکثر بھول جاتے ہیں
۳۔ (ف م) اپنا کرلینا، اپنے ڈھب اور طریق پر ڈھال لینا، اپنے میں گھلا ملا لینا، ہم جنس بنا لینا م: غیر زبان کے لفظوں کو اپنا لینے کی اردو زبان میں عجیب صلاحیت ہے۔

— لینا پرایا دینا (مذ) معاملہ داری اور ساکھ کا اصول
۱۔ اپنا یافتنی چھوڑنا نہیں اور دوسرے کا دادنی اپنے ذمے باقی رکھنا نہیں چاہیئے م: "اپنا لینا پرایا دینا" جو اس پر چلے اس کی ساکھ ہمیشہ بنی رہے۔
۲۔ پرایا دینا بھی ایسا ہے جیسے اپنا لینا
۳۔ لین دین کا حساب کرنا، چکتا کرنا م: ہمیں تو اپنا لینا پرایا دینا کسی سے بے ایمانی کرنی نہ گھاٹے میں رہنا۔

— مارے گا تو پھر چھانو میں بیٹھائے گا (کہاوت) اپنے عزیز کے ستم میں بھی کرم، ہمدردی مضمر پائی جائے گی۔ مار کر بھی رحم کھائے گا۔

— مال اپنی چھاتی تلے کہاوت اپنی چیز اپنے قبضے میں زیادہ محفوظ اور

باعثِ اطمینان، مالِ عرب، پیشِ عرب

— مال جائے اور آپ چور کہلائے { (کہاوت) نقصانِ مایہ اور شماتتِ ہمسایہ

— مطلب نکالنا (ف م) کسی نہ کسی طرح اپنا کام بنانا اپنا مدعا حاصل کرنا م: خوشامد سے درآمد سے غرض ہر طرح اپنا مطلب نکالنا اُن کو آتا تھا۔

دیکھتا اور بھالتا جائے
اپنا مطلب نکالتا جائے
(شوق قدوائی)

— مکان کوٹ سمان (مثل) اپنا گھر جیسے قلعہ۔ اپنے گھر کی کیا بات قلعہ اور حصار کہنا چاہیئے۔

— منہ تڑواؤ (محاورہ) پورب دیکھو۔ منہ بنواؤ جس کی جگہ شوخ مزاج عورتیں کلّہ بولنے لگی ہیں
(انوار اللغات)

— منہ تو بنواؤ بنوایئے (محاورہ) ۱۔ اپنی صورت تو اِس قابل بنواؤ ۲۔ تمھاری صورت اس قابل نہیں ف = اس کی ہوس پیچھے کرنا پہلے اپنا منہ تو بنواؤ۔

منہ پہ منہ رکھا تو بوسے کیا خوب
پہلے منہ اپنا تو بنوایئے آپ
(رند)

— منہہ تو دیکھو (محاورہ) اپنی صورت تو آئینہ میں دیکھو آیا یہ بات تم پر پھبتی بھی ہے، یہ آرزو تمھیں زیب دیتی ہے؟ آئینہ میں منہہ دیکھ کر تمھیں یقین آئے گا کہ تمھاری

صورت وحیثیت اِس قابل نہیں۔ م: اُن کی بیٹی کو تم پیام دو گے ؟ ذرا اپنا منہ تو دیکھو! ؎

طلبِ بوسہ پہ کس ناز سے کہتا ہے وہ شوخ
آئینہ لے کے ذرا منہ بھی تو اپنا دیکھو
(عاشق لکھنوی)

— منہ دھو رکھو (محاورہ) اِس تمنا سے باز آؤ، اِس خیال سے درگزرو یہ چیز کبھی تمھیں میسّر آنے والی نہیں۔
۲۔ مایوس ہو رہی ہو اِس امید سے ہاتھ دھو لو م: اِن کی بیٹی سے تم شادی کرو گے ؟ اپنا منہ دھو رکھو! (اِس محاورے میں اپنا کا لزوم ضروری نہیں)

— منہ دیکھتا ہے (محاورہ) (پورب عو) بجھنے کو ہے (صرف چراغ اور روشنی کے لیے کہتی ہیں) م: بتی اُکساؤ چراغ اپنا منہ دیکھتا ہے۔

— منہ دیکھو (محاورہ) دیکھو اپنا منہ تو دیکھو ؎

جب کہا یار نے دکھا صُورت
ہنس کے بولا کہ اپنا منہ دیکھو
(مومن)

— منہ گھڑھیا میں دھو رکھو (محاورہ) دیکھو اپنا منہ دھو رکھو جس سے یہ زیادہ شوخ و بلیغ۔ گھڑھیا نشیب کی زمین جس میں میلا پانی جمع رہتا ہے ؎

اب رہو گے اِسی تمنا میں
دھو رکھو اپنا منہ گھڑھیا میں
(شوق لکھنوی)

— منہ لے کر رہ گئے (محاورہ) دیکھو اپنا سا منہہ لے کر رہ جانا جو زیادہ مستعمل۔

— نام بدل ڈالوں گا۔ (محاورہ) شرطیہ کچھ پیش گوئی کرتے وقت یا کسی بات پر کمال یقین ظاہر کرنے کے موقع پر کہتے ہیں م : جو آئندہ یہی ثابت نہ ہو تو اپنا نام بدل ڈالوں گا۔

— نام بدل ڈالیں (محاورہ) دیکھو اپنا نام بدل ڈالوں گا م : اگر وہ اِس پر آمادہ ہو جائیں تو ہم اپنا نام بدل ڈالیں یعنی ہم شرط کرتے ہیں کہ وہ ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے۔

— نام نہ رکھیں (محاورہ) دیکھو اپنا نام بدل ڈالیں ؎

دیکھ لیں خواب میں اس شوخ کی صورت ناصح
نام پھر رکھیں تو ہم نام نہ رکھیں اپنا
(رعد)

— نینگرا پرایا دھینگڑا (کہاوت) دیکھو اپنا بالا اور کا دھینگڑا

— وہ جو اپنے کام آئے (کہاوت) رشتے دار اُسے کہتے ہیں جو وقت پر مدد کرے حقِ اخوت بجالائے م : اپنا وہ جو اپنے کام آئے اِسی لیے ہم نے غیروں کو اپنا بنا لیا ہے۔

— ہاتھ اپنے سر پر (محاورہ) جو کوئی سرپرست والی وارث نہیں م : ننھے ننھے بچوں کا ساتھ اور اپنے سر پر اپنا ہاتھ ہے

ـــہ کوئی نہ اِس پر سایہ گستر
اپنا ہاتھ اور اپنے سر پر
(میر)

ہارا اور مہری کا مارا کون کہتا ہے — (ہ کہاوت) جواری اپنا ہارا نقصان اور جورو سے پٹنے والا اپنی ذلّت بیان نہیں کرتا۔

(مذ) ا۔ رشتے داری، قرابت، کنبہ ف = اپنا پے میں شادی چاہتے ہیں۔
٢۔ عزیزوں کی سی یگانگت، اخلاص، باہمی دوستی، محبت م: غیروں سے اپنا پا جوڑا ہے
ہ: دیکھو اپنا جس کا یہ اسم کیفیت ہے

ـــ پا جوڑنا — (ف م) دیکھو اپنا پا جوڑنا ۔ کرنا ع
کنبہ چھوڑا رشتہ توڑا غیروں سے اپنا پا جوڑا

مث ا۔ رشتہ، کنبہ، برادری، قرابت، عزیزداری م: غیریت میں بھی یہ برتاؤ نہیں کرتے جو اپناپے میں تم نے کیا
٢۔ برادرانہ سلوک، عزیزانہ ہمدردی، اُخوت م: اپنے ہو تو اِس وقت کچھ اپنات دکھاؤ۔ دیکھو اپنایت بھی ہ: دیکھو اپنا جس کا یہ اِسم کیفیت ہے

ـ برتنا — ف م عزیزانہ برتاؤ رکھنا م: اپنے اپنات نہ برتیں تو غیروں کی کیا شکایت۔

مذ کنبے والے، اپنات کے، برادری کے، عزیز م: شادی میں اپناتی ایک بھی نہ تھا سب غیر غیر تھے ہ: اپنات ی د ...

ف م ۱۔ دیکھو اپنا لینا جو مزید علیہ ہے۔
۲۔ اپنا طرف دار و ہم نوا بنانا م: حاکم کو تو ایسا شیشے میں اُتارا ہے کہ بالکل اپنا لیا ہے جو بات اِس کے منہ سے نکلتی اُن کی طرف داری کی۔

ـ اپنایت (مث) عامیانہ ۱۔ بھائی چارہ، برادری، قرابت، اپنات، ۲۔ آپس، دوستی، [ہ۔ دیکھو اپنا] (مونث) دیکھو اپنات
۱۔ معنی نمبر ۱ م: ان کے کار خیر کی فکر کرو مگر جہاں تک ہو سکے غیر جگہ، اپنایت میں نہیں (مذ۔ ح ف ص ۱۹۲)
۲۔ معنی نمبر ۲ م: اپنوں میں اپنایت نہیں پاتی مناجات بیوہ ص ۱۵) سلطان مصر نے بادشاہ روم سے طرح یگانگت کی ڈالی تھی۔ اس کی بیٹی کو اپنے بیٹے سے منسوب کیا اور اپنی لڑکی کا اس کے لڑکے سے نکاح کیا۔ اِس اپنایت کے باعث دونوں طرف سے نامہ و پیام اور تحفہ تحائف آنے اور جانے لگے۔

[ ۂ: دیکھو اپنا جس کا یہ اسم ہے]

ـ کا (ص) کنبے رشتے کا، رشتہ دار، اپنا م: اپنایت کا تو کوئی لائق نہ تھا آخر غیروں میں بیٹی دینا پڑی۔

ـ کر لینا (ف م) رشتہ سا جوڑ لینا، یگانگت کر لینا م: ہجرت کرنے والوں نے انصار مدینہ سے اپنایت کر لی تھی۔

ـ والا (ص مذ) رشتے دار عزیز و اقارب م:

اپنایت والے سب جمع ہوئے اور سر جوڑ کر مشورہ کیا۔
(ص) رشتے کنبے کا، رشتہ دار، عزیز = اپنایتی
[ ہ۔ اپنایت + ی (وصفی)]

— اپنشد
(مث) سنسکرت کی وہ قدیم اور مقدس کتابیں جن میں ویدوں کی فلسفیانہ شرح اور تفسیر کی ہے
[س : اُپ = نیچے + ن = اندر + سد = بیٹھنا، یعنی باطنی علم]
(ضمیر اضافی مث) ۱۔ دیکھو اپنی جس کی یہ تانیث ہے۔ اسمائے مونث کے ماقبل یا ان کی جگہ مستعمل

— آبرو اپنے ہاتھ
(مثل) ذاتی عزت کو محفوظ رکھنا خود آدمی کے ہاتھ میں ہے ایسی بات کرے ہی نہیں جو آبرو پر حرف آئے۔

— آگ میں آپ جلنا
(ہ ف ل) غم و رشک میں جلنا م : اُن کا رُسوخ دیکھ دیکھ کر وہ اپنی آگ میں آپ جلے جاتے ہیں

— آنکھ کا شہتیر
(اُر مذ) مُراد خود کا بڑا بھاری عیب یا قصور م : اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتے ہیں۔

— اپنی
(ہ ص مف) ۱۔ ہر ایک کی جدا م : اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔
۲۔ الگ الگ، م : چار بھائی چاروں اپنی اپنی

رائے اور مت کے ہیں۔

ــ اپنی بولیاں بولنا (ف م) ۱۔ طرح طرح کی خوش الحانی کرنا، گیت گانا، سیٹیاں سنانا پرندوں کا ؎

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اُڑ جائیں گے

۲۔ طرح طرح کے آوازے کسنا، طعن دینا ؎

منہ نہ ہوتا آپ کا ہم کو تو پھر ہم دیکھتے
اپنی اپنی بولیاں اغیار کیوں کر بولتے

(بحر)

۳۔ ہر ایک کا الگ ہی رائے ظاہر کرنا، طرح طرح کی رائیں دینا، م: کوئی بات طے نہ پا سکی اپنی اپنی بولیاں بول کر سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔

ــ اپنی پڑنا (ف ل) ۱۔ ہر ایک کو اپنی فکر و پریشانی لاحق ہونا نفسی نفسی کا عالم ہونا، سب کا اپنی پیروی میں لگ جانا ؎

وہاں اے ہمدمو اپنی ہی اپنی پڑ گئی جا کے
کوئی مطلب کی میرے بات فرماتے تو کیا ہوتا

(رنگین)

؎

عدو بھی تنگ ہے اُن کے ستم سے
اُسے اپنی مجھے اپنی پڑی ہے

(داغ)

— اپنی ٹرہانکنا (ف م) ۱۔ کچھ کا کچھ بکنا، ٹرواس کرنا،
۲۔ شیخیاں بگھارنا م : اپنی اپنی ٹرہانک رہے ہیں کوئی کسی کی نہیں سُنتا۔

— اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ (کہاوت) ۱۔ لفظاً، ہر ایک کی ڈفلی اور ترانہ جُداگانہ۔
۲۔ جس کی سُنو کچھ اور ہی گاتا ہے۔ اتفاق رائے و اتحادِ عمل مقصود ہے ؎

جس طرح کی تان سنیئے اِک نرالا راگ ہے
شوق اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہے

م : یہ تفرقہ لوگوں تک محدود نہیں لیڈروں کو دیکھئے تو اُن میں بھی اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔
۳۔ ہر ایک کا انتظام و کارخانہ جُدا م : جائیداد تقسیم نہ ہوتی تھی جب یک جائی تھی اِس کے بعد سے اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہوگیا۔

— اپنی ڈھپری (یا ڈھپلی) اپنا اپنا راگ (کہاوت) دیکھو اپنی اپنی ڈفلی اپنا الخ

— اپنی راہ پہ ہیں (محاورہ) ۱۔ الگ الگ جا رہے ہیں ؎

یہ وہ خرابہ ہے سب اپنی اپنی راہ پہ ہیں
کسی کا حال کسی کو سحرؔ نہیں معلوم

۲۔ ہر ایک کی وضع و روش جداگانہ ہے م : ہندوستان کی آبادی دیکھو تو مذاہب، معاشرت

لباس و رسوم کسی چیز میں یکساں نہیں سب اپنی اپنی راہ پر ہیں۔

۳۔ اپنے مختلف رستوں پر ٹھیک جا رہے ہیں

م : اگرچہ اختلاف رائے ہے لیکن سب اپنی اپنی راہ پر ہیں۔

(محاورہ) (پورب) سب کی جُدا جدا قبریں اور منزل گاہیں ہوں گی۔

۲۔ کوئی کسی کی قبر میں اِس کا شریک معاملہ و محاسبہ نہ ہوگا۔

آسماں پر روح تن زیر زمیں کیوں کر نہ جائے
اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل چاہیے
(آتش)

۔ اڑھائی اینٹ کی (مسجد) الگ چننا

(کہاوت) دیکھو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جُدی مسجد چُننا جس سے یہ اب فصیح۔

(ف ل) ۱۔ اپنی نسل نژاد کا اپنی حرکات سے ثبوت بہم پہنچانا۔

۲۔ (طنزاً) اپنی پنچ قوم ہونے کا برتاؤ سے اظہار کرنا۔

ڈومنی کی بھتی وہ بیٹی اصل پر اپنی گئی
(جان صاحب)

- آنکھ سے دیکھنا — بچشم خود معائنہ کرنا، خود دیکھنا م: اپنی آنکھ سے دیکھ کر بھی یقین نہ ہو تو اِس کا کیا علاج

- اور تیری جان ایک کردوں گا۔ — (محاورہ) ۱۔ آپ بھی مروں گا۔ اور تجھے بھی جیتا نہ چھوڑوں گا، میرا تیرا خون ایک ہی جگہ بہے گا۔
۲۔ مبالغہ آپ بھی ہلکان ہوں گا تجھے بھی ہلکان کروں گا۔ بہت پیچھے پڑوں گا، پیچھا نہ چھوڑوں گا۔
م: اب کا وعدہ اگر پورا نہ کیا تو اپنی اور تیری جان ایک کردوں گا۔

- اولاد اور دوسرے کی بیوی خوبصورت معلوم ہوتی ہے — (مثل) ظاہری معنی صاف

- اولاد سے پائے — کوسنا۔ عو ۱۔ خدا کرے اس کی اولاد اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے۔
۲۔ اس کی اولاد پر میرا صبر پڑے اس کی اولاد کے آگے آئے م: جیسا کہ میرے بچے کو برگشتہ کیا الٰہی وہ بھی اپنی اولاد سے پائے۔

- ایڑی — (ف م) (عو) جس کی تعریف کرنی ہو یا کی ہو اس کو اپنی نظر بد کے اثر سے محفوظ کر دینا، مڑ کر اپنی ایڑی دیکھ لینے سے نظر بد سے بچانے کا ٹوٹکا کرلینا

کل رنگ حنا سے کر سُرخ پاؤں کو
بیٹھا تھا چمن میں آ وہ سروِ دلجو

جوں میں نے کہا کہ ہے کفِ پا پہ بہار
بولا وہیں ہنس کے "اپنی ایڑی دیکھو"
(جرأت)

۔ ایڑی دیکھ کر کہتی ہوں — (محاورہ عو) دیکھو اپنی ایڑی دیکھنا۔ اپنی نظر کا دفعیہ، ایڑی دیکھنے کا ٹوٹکا کر کے منہہ سے (تعریف) نکالتی ہوں م : اپنی ایڑی دیکھ کر کہتی ہوں کہ میرا بچہ صورت شکل میں لیاقت میں اور سب بچوں سے فائق ہے۔

۔ ایسی تیسی میں جائے — (محاورہ عو) غصّے اور بیزاری کے اظہار کے لیے مستعمل ہے۔ کچھ ہی ہو، جیسے کہ مرے، رہے خواہ نہ رہے۔ مُراد بھاڑ میں جائے، اپنا سر کھائے ہمیں کیا غرض وغیرہ م : اپنی ایسی تیسی میں جائے نوکری جان سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔

۔ ایسی تیسی مرائے — (محاورہ) دیکھو اپنی ایسی تیسی میں جائے جو عورتیں بولتی ہیں اور یہ صرف مرد اور وہ بھی عوام

۔ ایسی تیسی میں پڑے — (محاورہ) دیکھو اپنی ایسی تیسی میں جائے۔

۔ بات — (مث) ۱۔ اپنا قول، اپنی کہن م : اپنی بات در رکھتے ہیں۔

۲۔ اپنی ضد م : اپنی بات کا پورا ہے
۳۔ اپنی آبرو، م : اپنی بات اپنے ہاتھ
۴۔ اپنا راز، دل کی بات م : اپنی بات کسی سے کہہ کر اکثر پچھتانا پڑتا ہے۔
۵۔ وہ کام جو خود کیا جائے م : اپنی بات اور ہے نوکر کے ہاتھ کا کام اور۔

— بات اپنے ہاتھ (محاورہ) دیکھو اپنی آبرو اپنے ہاتھ ہے

تم کو صحبت غیر سے دن رات ہے
دیکھو اپنی بات اپنے ہات ہے
(داغ)

— بات اپنے ہاتھ سے کھونا ف م اپنی بے اعتدالیوں، کرتوتوں کی بدولت ذلیل ہونا ہے

حال لکھ اپنا انھیں، ہیہات اپنے ہاتھ سے
کھوئی ہم نے آپ اپنی بات اپنے ہاتھ سے
(ظفر)

— بات آپ کھو بیٹھنا (ف م) ۱۔ اپنی آبرو یا مقصد اپنے ہاتھوں ضائع کرنا، خود ایسی غلطی کرنا کہ آبرو پر حرف آجائے م : ماتحتوں کو اتنا منہہ لگایا کہ وہ منہہ

زور ہو گئے اِس طرح اپنی بات آپ کھو بیٹھے
۲۔ ایسی حرکت یا غلطی کرنا کہ کامیابی کا موقع ہاتھ سے جاتا رہے۔

۔ بات پر
(ہ مف) ۱۔ اپنے قول پر م : اپنی بات پر قائم رہا
۲۔ اپنی آبرو یا آن کی خاطر م : لوگ تو اپنی بات پر جان قربان کر دیتے ہیں۔

۔ بات پر آجانا
(ف ل)(عو) ۱۔ اپنے کہے کی پچ کرنا، پاس سخن کرنا اپنی ہٹ چاہنا، ضد میں آجانا، ہٹ کرنا م : اپنی بات پر آجاتے ہیں تو پھر کسی کی نہیں سنتے ع

آگئے بات پر اپنی نہ مری مانی بات
(نگہت)

۔ بات کا ایک
(محاورہ) ۱۔ اپنے قول پر رہنے والا، راسخ القول عہد کا پکا، زبان کا ایک
۲۔ جو کہہ دے وہ کر کے چھوڑنے والا، ضد کا پورا نہایت ہٹیلا۔

جاتے ہی اس کے آئیو اے مرگ تو شتاب
جانے کہ یہ بھی ایک ہی ہے اپنی بات کا
(جرأت)

۔ بات کا پورا ہے
(محاورہ) ۱۔ دیکھو اپنی بات کا ایک۔ جو کہے وہ کر کے دکھا دے۔
۲۔ اپنی ضد پوری ہی کر کے چھوڑنے والا ہے م : کس قدر اپنی بات کا پورا ہے آخر نہ ماننا تھا نہ مانا۔

باٹی — مث عو ۱۔ اپنی وضع، وردی م: اپنی باٹی نہ بدلی۔
۲۔ حرکات، ہتھکنڈے م: اپنی باٹی سے باز آنے والا نہیں۔
۳۔ ضد، ہٹ ف اپنی ہی باٹی کی ہماری نہ سنی
۴۔ اپنی داستان یا کتھا طنزاً بکواس
۵۔ قول، بات کہن ؎

کوئی بتوں سے منہ بھی توڑے گا
اپنی باٹی مگر نہ چھوڑے گا،
شوق لکھنوی

مصادر: ۔پر آنا، سے باز آنا، بدلنا، کرنا، چھوڑنا

— باٹی پر آنا — دیکھو اپنی والی پر آنا۔

— بساط سے باہر یا بڑھ کر کام کرنا — ف ل ۱۔ اپنی طاقت و مقدور سے زیادہ کچھ کرنا م: چھوٹے سے بچے نے اپنی بساط سے باہر کام کیا۔
۲۔ طنزاً اپنی حد و حیثیت سے بڑھ جانا، اپنی حد پر قانع نہ رہنا م: جس نے اپنی بساط سے باہر کام کیا اُس کا یہی انجام ہوا۔

— بک بک کرنا یا کیے جانا — ف م ۱۔ دیکھو اپنی بکنا اور کی نہ سُننا
۲۔ طنزاً اپنی حجت دہرائے جانا م: بڈھا بات کو تو سمجھتا نہ تھا اپنی بک بک کیے جاتا تھا

— بکنا — ف م ۱۔ اپنی بات کہے جانا، بکواس کیے جانا، بولے جانا۔
۲۔ اپنی بات پر اصرار کیے جانا م: اپنی ہی بکتا ہے

دوسرے کی نہیں سنتا۔

- بکنا اور کی نہ سننا — (ف م) دیکھو اپنی کہنا اور کی نہ سننا جس سے یہ زیادہ گستاخانہ ہے۔

- بلا اور کے / یا دوسرے کے سر دھرنا یا ڈالنا — (ف م) اپنی مصیبت دوسرے پر ڈالنا مجازاً اپنا الزام دوسروں کے سر منڈھنا، دوسروں کو بُرا بنانا ہے۔

زلف کے عشق میں بدنام مجھے کرتی ہے
آپ تو اپنی بلا اور کے سر دھرتی ہے
(شوق قدوائی)

- بلا دوسرے کے سر منڈھنا — (اُ ف م) ۱۔ اپنا الزام خود بچنے کے لیے کسی اور پر تھوپنا، دوسرے کا نام لگانا م: برائی آتی دیکھی تو لگے اپنی بلا دوسرے کے سر منڈھنے
۲۔ دیکھو اپنی بلا دوسرے کے سر ڈالنا۔

- بلا سے — (ف) ۱۔ ہم کو کچھ پروا نہیں بیزاری یا بے تعلقی ظاہر کرنے کے موقع پر ؎

کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
اپنی بلا سے کچھ ہو کہ ہیں فانیوں میں ہم
(ذوق)

- بھوک کھانا اپنی نیند سونا — (ف م) ۱۔ جس وقت چاہے کھانا جس وقت چاہیے سونا۔
۲۔ پابندیٔ اوقات سے آزاد ہونا۔
۳۔ کسی کا نوکر تابعدار نہ ہونا
۴۔ بے کھٹکے چین سے رہنا۔

کھاتے تھے اپنی بھوک تو سوتے تھے اپنی نیند
مانا قفس میں تھے ہمیں کھٹکا تو کچھ نہ تھا
(ریاض)

ـ بیتی (ہ مث) اپنی سرگزشت جو اپنے آپ پر گزری ہو، آپ بیتی م: اپنی بیتی سناؤ جگ بیتی سے کیا کام ؏

اپنی بیتی ہی کہا کرتی ہوں میں راتوں میں
دھیان قصّے کا مجھے ہے نہ کہانی کی ہوس

ـ بیتی کہوں کہ جگ بیتی (ہ فقرہ) اپنی سرگزشت سناؤں کہ دوسروں کی۔ کہانیوں میں یہ فقرا اکثر آتاہے۔ کہانی کہنے کی فرمائش پر کہانی کہنے والا سننے والے سے ہمیشہ یہ سوال کرلیتا ہے اور وہ بھی یہ بندھا ہوا فقرہ جواب میں کہتاہے کہ اپنی بیتی سناؤ جگ بیتی سے کیا کام ؏

پوچھتے کیا ہو قصّۂ شب ہجر
اپنی بیتی کہوں کہ جگ بیتی
(حبیب)

ـ پڑجانا (ہ ف ل) ۱۔ ذاتی پریشانی میں مبتلا ہوجانا، دوسرے کی سُدھ نہ رہنا
۲۔ اپنی خیریت دشوار ہو جانا، لینے کے دینے پڑجانا اپنے لالے پڑنا م: وکیل پر بھی جھوٹا مقدمہ لینے کا الزام آیا اُسے اپنی ہی پڑ گئی۔

ـ پڑنا (ہ ف ل) دیکھو اپنی پڑجانا جو اس کا مزید علیہ ہے ؏

عدو بھی تنگ ہے اُن کے ستم سے
اُسے اپنی مجھے اپنی پڑی ہے
(داغ)

— پشم سے — (محاورہ) (بازاری) ہم کو مطلق پروا نہیں۔

— پگڑی اپنے ہاتھ ہے — (محاورہ) دیکھو اپنی آبرو اپنے ہاتھ ہے اور اپنی بڑائی اپنے ہاتھ۔

— پیٹھ نہیں دکھائی دیتی — (کہاوت) اپنا عیب آدمی نہیں دیکھ سکتا م: اپنی پیٹھ نہیں دکھائی دیتی تو چھپ کر سنیں کہ پیٹھ پیچھے لوگ انھیں کیا کہتے ہیں۔

— پیڑ پرائی باتیں — (ضرب المثل) (عو) ا۔(لفظاً) اپنی تکلیف تکلیف اور دوسرے کی دکھ بیکار زبانی جمع خرچ معلوم ہوتی ہے۔
۲۔ دوسرے کی تکلیف کا غیر کو احساس و اعتبار نہیں ہوتا بلکہ بہانا سمجھتا ہے۔

— تو خبر لے
〃 خبر لو
〃 خبر لیجئے
〃 خبر لیں

۱۔ دوسروں پر نکتہ چینی کرنے سے پہلے اپنے عیبوں سے خبرداری حاصل کرو۔
۲۔ اپنے اطوار یا بُری حالت کو تو درست کرو
م: اپنی تو خبر لو پھر ہی دوسروں کے عیب صواب چھانٹنا ـــ

بہار آئی کیا جوشِ جنوں نے پیرہن ٹکڑے
خبر لیں اپنی گل ہنستے ہیں کیا میرے گریباں پر
(شعور)

— تو یہ دیہہ بھی نہیں — (کہاوت) دنیا کی تمام ملکیتیں عارضی ہیں یہاں

تک کہ یہ جسم بھی ایک دن خالی کر دینا پڑے گا۔

— ٹانگ کھولیے آپ ہی لاجوں مریے — (کہاوت) دیکھو اپنا گھٹنا کھولے الخ

— ٹِن میں رہنا — (ف ل) ۱۔ غرور میں اکڑتے تنے رہنا۔
۲۔ اپنے تئیں لیے دیے الگ تھلگ رہنا۔
۳۔ (طنزاً) خوددار رہنا م: یہ تو اپنی ٹِن میں رہے دوسرے لوگوں کو موقع مل گیا۔

— جان پر کھیلنا — (ف م) ۱۔ نہایت جان جوکھوں یا جانفشانی سے کا کام کرنا۔
۲۔ سر کٹا دینے تک سے نہ ڈرنا ف = نمک حلال ایسے کہ آقا کے لیے اپنی جان پر کھیل جائیں اُس کے پسینے کی جگہ اپنا لہو بہائیں (اس محاورے میں اپنی کا لفظ لازم نہیں۔)

— جوانی پر رحم کرو (کرو) — (محاورہ) ابھی تم جوان ہو کوئی ایسا جان جوکھوں کا کام نہ کرو کہ ہلاکت کا باعث ہو م: رستم نے سہراب کو ہر چند نصیحت کی کہ اپنی جوانی پر رحم کر مگر وہ بھی اسی کا بیٹا تھا۔

— جوانی سے پاتے — (کوسنا۔ عو) ۱۔ خدا کرے جوان ہی مر جاتے
۲۔ جوانی کے آگے آتے۔ م: جیسا مجھ بڑھیا کو ستاتا ہے الٰہی وہ بھی اپنی جوانی سے پاتے۔

— چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا — (کہاوت) سب اپنی چیز کو اچھا۔ اپنے عزیز کو نیک اور لائق ہی کہتے ہیں۔ م: اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا، بیٹے سے نالاں ہیں مگر اوروں کے سامنے

اُس کی تعریف ہی بگھارتی ہے۔

۔ چھاتی پر کودوں دلوانا (ف م۔ عو) ا۔ لفظاً اپنے سینے پر چکّی سے کودوں (ایک غلّہ) پسوانا

۲۔ سوکن کے ساتھ رہنے کی تاب لانا، شوہر کی اوباشی دیکھ سکنا، پیڑو کی جھُول سہنا م: چھوکری کو نہ نکالتی تو کیا اپنی چھاتی پر کودوں دلواتی؟

۳۔ ظلم وستم برداشت کرنا ؎

ہو چکی ہوتی تھی جو رسوائی
بندی ایسی نہیں ہے سودائی
کہ جو پھر دام میں ترے آئے
اپنی چھاتی پہ کودوں دلوائے

(قلق لکھنوی)

۔ چھاتی پر ہاتھ دھر دیکھو (محاورہ۔ عو) ا۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر معلوم کرو کہ قلب کیا کہتا ہے۔

۲۔ اپنے جی سے انصافاً پوچھو، خود ہی انصاف کرو م: تمہارے بچے کو ایسی مار پڑتی تو تمہارا جی کیا کہتا اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر دیکھو۔

۳۔ اپنے دل کا سا حال دوسرے کا بھی جانو اپنے اوپر قیاس کرلو ؎

میں نے پوچھا کہ چاہتے ہو مجھے
ہنس کے بولے کہ ہوں۔ اِدھر دیکھو
تم نہیں چاہتے ہو کتنا کچھ
اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو

— چھاتی پر ہاتھ دھرنا
چھاتی پر ہاتھ دھر کے دیکھنا
(ہ ف م) دیکھو اپنی چھاتی پر ہاتھ دھر دیکھو

— خوشی
(مث) (الفجائیہ) دیکھو اپنا جی، اپنا دل
۲۔ خود داری یا دل کا چاہا۔ م: اپنی خوشی کرتے ہیں کسی کا کہا نہیں سنتے۔
۳۔ (مف) اپنی رضا و رغبت سے م: اپنی خوشی کون مرتا ہے۔
۴۔ خواہ نخواہ، اپنی رائے یا اپنی طرف سے، بلا اجازت م: اپنی خوشی کہہ دیا تھا۔

— خیر منانا
(ف م) ۱۔ اپنی فلاح و سلامتی کی دعا کرنا یا خیریت چاہنا اپنی سلامتی کی فکر کرنا۔ م: اُن کا تو جو حال ہونا تھا ہوا اب اپنی خیر مناؤ

— دفعہ
— دفعہ کو
— دفعہ مرتبہ کو
(مف) اپنی باری یا اپنی نوبت پر جب اُن سے اُنھیں کا سا سلوک کیا جائے۔ یا جب بدلہ لیا جائے یا جواب دیا جائے م: خود تو مذاق کر لیتے ہیں اپنی دفعہ کو روتے ہیں۔

— ڈیڑھ اینٹ کی (جُدی مسجد) چُننا
(مثل) ۱۔ اپنا مختصر ساٹھاٹھ عام لوگوں سے جُدا قائم کرنا، اپنی راہ و روش خاص رکھنا۔
۲۔ کسی کی تقلید نہ کرنا، اپنا امام خود بننا ؎

شیخ اور برہمن کی ضد سے میرؔ
کعبہ و دیر ہم نہ جائیں گے
اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جُدی مسجد
کسی ویرانے میں بنائیں گے

۳۔ دیکھو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ چُننا بھی

**۔ ڈیڑھ اینٹ کی الگ چُننا** (محاورہ) ۱۔ دیکھو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جُدی مسجد چُننا جس کا یہ مخفف ہے۔
۲۔ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں قوّت منتشر کرنا، متفق و متحد ہو کر نہ رہنا، جماعت کا ساتھ نہ دینا بلکہ خود رائی سے اپنا الگ راستہ بنانا یا فرقہ تیّار کرنا م: جو ہے وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ ہی چنتا ہے قوم کیسے برباد نہ ہو۔

**۔ ذات سے اچھے ہیں** (محاورہ) خود بدولت اچھّی طبیعت کے ہیں مگر مشیر کار اچھے نہیں۔

**۔ رادھا کو یاد کرو** (محاورہ۔ عو) اپنی چاہیتی کے دھیان میں رہو یا اُس کو بُلا لو مجھے تمہاری کچھ پروا نہیں ہے م: سکھی نے کنھیّا جی سے کہا کہ مجھ سے خوش نہیں ہو تو اپنی رادھا کو یاد کرو۔

رادھا کو اپنی یاد کرے کیا وہ مال ہے
کون اُس سے رادھا نگری کا کرتا سوال ہے

(جان صاحب)

[ رادھا کنھیّا جی (کرشن جی) کی محبوبہ کا نام ]

**۔ ران کھولنا** (ف م۔ عو) ۱۔ اپنا ستر ظاہر کرنا
۲۔ اپنا پوشیدہ عیب بیان کرنا۔
۳۔ اپنے اپنوں کی برائی کرنا م: اپنی ران کسی کے آگے کیا کھولوں۔

**۔ ران کھولنا آپ لاجوں مرنا** (مثل) دیکھو اپنا گھٹنا ، الخ۔

ران کی چشکی دکھائیں کس کو ہے وہ فی المثل
یعنی لاجوں آپ مریے کھول اپنی ران کو
(ظفر)

— راہ پکڑ (امر) دیکھو اپنی راہ لینا

— راہ لگ (امر) اپنے رستے جا۔ دیکھو اپنی راہ لینا معنی نمبر ا

ے نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں
(انشاء)

— راہ لینا (اُرف م) ا۔ اپنے رستے چلا جانا، دوسرے سے کام یا تعلق نہ رکھنا۔

۲۔ اپنے طریقے سے نہ پھرنا ے

خدا کو مان اپنی راہ لے کعبے کو جا مومن
صنم خانے میں کیا لیوے گا او گم گشتہ رہ رہ کر

— سی (مف) جہاں تک سعی کا امکان تھا یا تا حدِ مقدور کرنا، کہنا ے

تم اپنی سی کہنی تھی جو کہہ چکے سب
نہیں ناصحو تم پہ الزام اب کچھ
(حالی ص۹۲)

ف ۔ تم نے تو اپنی سی بہت کر لی اب ذرا ہمیں بھی کوشش کر لینے دو۔

— سی نباہنا (ارف م) تا حدِ مقدور نبھاؤ کرنا یا وضعداری برتنا

ے تم نے تو اپنی سی نباہی خوب
بے بسی نے کیا ہمیں محجوب (قلق لکھنوی)

ــ سی بہت کی — محاورہ اپنے مقدور بھر بہت کوشش کی م: ڈاکٹروں نے بھی اپنی سی بہت کی اور حکیموں نے بھی۔

ــ سی کر دیکھنا — (ف م) تا بمقدورِ حق کوشش بجا لانا، جو ممکن ہو کر کے نتیجہ دیکھنا۔

اپنی سی تو کر دیکھیے احباب کسی دن
سمجھائیں انھیں بھی نہ بھلا ہے نہ بُرا ہے
(اشرف)

ــ سی کر گزرنا — (ف م) ۱۔ دیکھو اپنی سی کرنا جس کا یہ مزید علیہ ہے ۲۔ جیسی اُس کی ضد، دشمنی وغیرہ سے توقع ہو سکتی تھی اُسی کے موافق اس سے عمل میں آ جانا م: آخر اپنی سی کر گزرنا۔

ــ سی کرنا — (ف م) ۱۔ امکانی کوشش کرنا، تا بمقدور سعی کرنا، جو بن سکے اس میں دریغ نہ کرنا، اپنی حیثیت و مقدور کے موافق انجام دینا۔

تو اپنی سی کیے جا جب تلک ہو صرف ہمت سے
خدا کے گھر میں ہے تیری خبر تیرا صلا باقی
(نذیر احمد)

۲۔ اپنی رائے کے موافق عمل میں لانا۔ اپنی ضد کرنا م: اپنی سی ہی کی ہماری نہ مانی۔

ــ سی گانا — (ف م) اپنے مطلب کی کہنا۔

گل سنتے ہیں کب صدائے بلبل
اپنی سی ہزار گاتے بلبل
(امیر مینائی)

— سی ہائی جاننا — (ف م) اپنا سا حال سمجھنا، اپنے نفس پر قیاس کرنا م: اپنی سی ہائی سب کی جانتے ہیں۔

— صورت تو چپنی میں پیشاب کرکے دیکھو — (محاورہ) مخاطب کی صورت کو مزاحاً بدنمائی جتانے یا خواہش بے جا پر جھڑکنے کے طور پر عورتوں کا گرم فقرہ یعنی ۱۔ صورت ایسی بری ہے کہ آئینے میں عکس پڑے تو وہ گندہ ہو جائے لہٰذا اس کی بدنمائی کو پیشاب کرکے اس میں اپنا عکس دیکھو۔
۲۔ تمہاری استدعا بہت گندی اور نہایت بدنما نازیبا ہے م: تم مجھے رجھانا چاہتے ہو اپنی صورت تو چپنی میں ا لخ

— صورت تو دیکھو — (محاورہ) ۱۔ تمہاری صورت اس قابل ہے بھی؟ آئینے میں دیکھو تو قائل ہو۔ کسی کی خواہش کو بے جا ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔
۲۔ تمھیں اپنی بدحالی کی خبر نہیں آئینہ دیکھو تو معلوم ہو ف = اپنی صورت تو دیکھو کہ کیا درجہ تم نے اپنا بنا لیا ہے۔

— طرف دیکھنا — (ف ل) ۱۔ اپنی عزت و مرتبہ کا لحاظ کرنا۔
۲۔ اپنے اوصاف (بزرگانہ) کو کام میں لانا اور دوسرے کی شرارت یا زیادتی پر تحمل سے کام لینا م: آپ اپنی طرف دیکھیں اس پاجی کے منہ نہ لگیں ؎

آئینہ ٹوٹ گیا مجھ سے تو کیا قہر ہوا
دیکھو تم اپنی طرف آؤ ادھر جانے دو
(رشک)

۳۔ اپنی حالت پر نظر کرنا، اپنی حالت کا جائزہ لینا
م : اب اپنی طرف بھی دیکھو کہ پیسہ پاس نہیں قرض داری کا یہ عالم الخ۔

ـــ طرف سے
(مف) ۱۔ اپنے ذہن وطبیعت سے گھڑ کر طبعزاد م: اپنی طرف سے وہاں جاجا کر باتیں لگاتی ہے۔
۲۔ بغیر فرمائش و استدعا وغیرہ، از خود اپنی ذاتی رائے یا عقل سے م: ماما بے وقوف جن کو بلانا نہ تھا اُن کو بھی اپنی طرف سے بلا وا دے آئی۔
۳۔ خود اپنی جانب سے یا ذاتی طور پر م: میری درخواست لے جاکر پیش کر دی اپنی طرف سے کوئی کلمۂ خیر نہ کہا۔

ـــ طرف کھینچنا
(ف م) ۱۔ اپنی طرف مائل کرنا۔
۲۔ آغوش میں لانا ؎

زندگی میں سیر جنت کا جو ہوتا دل کو شوق
ہم تجھے اپنی طرف اے حور پیکر کھینچتے
(آتش)

ـــ عزت اپنے ہاتھ
(محاورہ) دیکھو اپنی آبرو اپنے ہاتھ ؎

رہتی ہے اپنی عزت اپنے ہاتھ
عیب بھی کیجئے تو ہنر کے ساتھ
(قلق لکھنوی)

ـــ عقل دوسرے کی دولت بڑی معلوم ہوتی ہے
(مثل) جب کوئی ہٹ سے اپنی رائے کو ترجیح دیتا ہے یا رشک سے کسی کو بہت دولت مند سمجھتا ہے تو اُس موقع پر بولتے ہیں۔

ـــ غرض باولی
(کہاوت) ۱۔ اہلِ غرض مجنون ہوتے ہیں، ذاتی

غرض کے پیچھے آدمی پاگل بن جاتا ہے۔
۲۔ غرض مندی آدمی کو مجبور کر دیتی ہے۔ م : اپنی غرض باولی ہوتی ہے، تعویذ گنڈوں پر اعتقاد نہیں مگر وہ بھی کیے۔

ـــ غرض کا آشنا }
ـــ غرض کا یار }
(ص) صرف اپنے مطلب تک کا یار، خود غرض مطلبی م : خوشامدی اپنی غرض کا آشنا ہوتا ہے ؎
آشنا اپنی غرض کے ہیں یہ کس کے یار ہیں۔
(رند)

ـــ غرض کو
(مف) ا۔ اپنے مطلب کی خاطر
۲۔ حصولِ مطلب کے لیے م : اپنی غرض کو لوگ خوشامد کرتے ہیں۔

ـــ قبر کھودنا
(ارف م) دیکھو اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنا م : گورنمنٹ کے خلاف مضامین نہیں لکھ رہے ہو اپنی قبر کھود رہے ہو۔

ـــ قدر آپ ہی نہ جانی
(محاورہ۔ عو) خود ہی اپنے آپ کو ذلیل کیا، اپنے ہاتھوں اپنی قدر کھوئی، خودداری کے خلاف کیا م : جس نے اپنی قدر آپ ہی نہ جانی دوسرا اس کی کیا قدر کرے گا ؎

افسوس کہ ایسے بے تمیزوں سے گِلہ
قدر اپنی کچھ آپ ہی نہ جانی ہم نے
(مومن)

ـــ قسمت کا لے کر اُترنا
(ف م) نصیبوں کی روزی خدا کے ہاں سے لکھوا کر ساتھ لانا م : ہر شخص اپنی قسمت کا لے کر اُترتا ہے

فضول ہے جو کوئی سمجھے کہ وہ اس کے سر کھاتا ہے۔

ـــ قسمت کو رونا }
ـــ تقدیر " " }
(ف م) ۱۔ بخت خفتہ و مردہ پر گریہ کرنا اپنے بے نصیب پیدا ہونے کی شکایت کرنا۔

۲۔ ہائے افسوس کرنا۔

کچھ مجھ کو گلہ نہیں کسی سے
اپنی قسمت کو رو رہا ہوں
(مسرور)

م: اپنی قسمت کو روتے ہیں کہ ایسا موقعہ ہاتھ سے آکر نکل گیا طنزاً

۳۔ مر مر کے بُری طرح کوئی کام کرنا، کام میں رو رو دینا جیسے اٹک اٹک کر پڑھنے پر کہا جائے کہ م: پڑھتے کیا ہیں اپنی قسمت کو روتے ہیں۔

ـــ قسم ہونا
(ف ل) ۱۔ (لغوی معنی) اپنی جان کی قسم

۲۔ اپنی نفی ہونا، صفر رہ جانا۔

ہستی ہماری اپنی فنا پر دلیل ہے
یہاں تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوئے
(غالب)

ـــ کائنات سنبھالو
(محاورہ) ۱۔ دیکھو اپنا قلہ شجرہ سنبھالو

۲۔ اپنی حقیر پونجی لے جاؤ۔

۳۔ تمہارے کام سے دست برداری ہے م: حساب پوچھنا تھا کہ کاغذات پھینک کھڑا ہو گیا کہ سنبھالو اپنی کائنات۔

ـــ کر کے رکھنا
(محاورہ) ۱۔ اپنی ملکیت کی طرح قدر و حفاظت

سے رکھنا۔ بُری طرح نہ برتنا م : ایسے کو (چیز مانگے) دے جو اپنی کر کے رکھے۔

۲۔ تنگی میں سینت سبنھال نہ کرنا

۳۔ تلف و خراب کر دینا۔

۴۔ بُری طرح برتنا م : "اتنی چیزیں دیں ایک چیز بھی اس نے اپنی کر کے نہ رکھی۔

ــ کرنی (مث) ۱ اپنی کرتوت، اپنی حرکت م : اپنی کرنی پر اب ندامت کیوں پہلے ہی سوچا ہوتا۔

ــ کرنی اپنی بھرنی (محاورہ) جو جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا بدلہ پائے گا، جو قصور کرے وہی اس کا تاوان بھرے م : اپنی کرنی اپنی بھرنی، اُن کی چٹی ہم پر کیوں پڑے۔

ــ کرنی پار اُترنی (کہاوت۔ پورب) اپنے کام اور محنت سے مشکل آسان ہوتی ہے، اپنے عمل باعثِ نجات ہوتے ہیں، اپنا کام کام آتا ہے۔

ــ کرنی کرنا (ف م) ۱۔ جو کچھ (اپنے سے) ممکن ہو یا بن آئے وہ کرنا، اپنی سی کرنا۔

۲۔ فرض ادا کرنا ف : ہم تو اپنی کرنی کر چکے اب خدا کو اختیار ہے۔

۳۔ جو جی میں آئی ہو سوچ رکھی ہو وہ کرنا، خودداری کرنا م : اپنی کرنی کریں گے کسی کی مانیں گے تھوڑی

۴۔ اپنی عادت و معمول سے باز نہ آنا، شرارت سے ہاتھ نہ اٹھانا ؎

رنج پر رنج دیتے جاتے ہیں

اپنی کرنی وہ کیے جاتے ہیں
(داغ)

۵۔ جوابی کارروائی کرنا م : ہم اپنی کرنی کریں تو شکایت نہ کرنا۔

۔کملی میں مست
(محاورہ) تھوڑی حیثیت اور معمولی اوقات میں خوش و خرّم م : پھٹے حال پر مغرور و نازاں ہیں کسی سے جھینپتے نہیں وہ اپنے دوشالے پر اتراتے ہیں تو ہم اپنی کملی میں مست ہیں۔

۔کویوں پرائی کویوں
۔ " " " دوں
(بول چال) دونوں انگوٹھوں کو پہلے فقرے پر اٹھا کر دوسرے فقرے پر پٹ کر کے بولتے ہیں یعنی (مثلاً) اپنی چیز کے زیادہ دام اچھی قیمت لگانے دوسرے کی چیز کے کم اور برے دام لگانا م : واہ لالہ جی اچھا انصاف کیا۔ اپنی کویوں پرائی کویوں ہماری اشرفی دو آنے کم لیتے ہو اپنی اشرفی پر دو آنے زیادہ مانگتے ہو۔

۔کھال میں مست
(ص) دیکھو اپنی کملی میں مست غریبی میں بھی شاداں اور مگن، بے نیاز، مفلسی پر قانع م : خدا نے خوشی کا حصّہ سب کو دیا ہے امیر شال میں مست فقیر اپنی کھال میں مست

۔کہو اور کی سنو
(محاورہ) ۱۔ لفظاً "تم بھی کہو دوسرے کی بھی سنو" مُراد اپنی شکایت بیان کرو، دوسرے کا جواب لو م : اپنی کہو اور کی سنو یہ کیا کہ لگے اختر بختر سمیٹ کے گھر چھوڑ کر جانے ؟

۲۔ اپنی بیتی کہو ہماری بیتی سنو اطمینان سے باتیں کرو م: آؤ تو ایسے تو آؤ کہ اپنی کہو اور کی سنو، جانے کی جلدی اور گھبراہٹ میں آنے سے دل خوش نہیں ہوا!
۳۔ آپے سے باہر ہو کر یک طرفہ شور نہ مچاؤ م: آدمیت سے بات چیت کرو اپنی کہو اور کی سنو (امیر مینائی)

۔ کہی — (مث) ا۔ جو بات اوّل منہ سے نکل جائے یا کہی جائے۔
۲۔ جو بات ایک بار کہہ دی جائے جیسے اپنی کہی کرنا
۳۔ ص خاص اپنی طبعزاد اپنی تصنیف م: ایک غزل اپنی کہی بھی سنائیے

۔ کہی کرنا — (ف م) دیہات ا۔ جو اپنے منہ سے نکل جائے یا جی میں آجائے وہ کرنا۔
۲۔ کسی کی صلاح مشورے کو نہ ماننا۔
۳۔ اپنی ضد پوری کرنا م: اپنی کہی کر کے دیکھا نتیجہ؟ نیز دیکھو اپنا کہا کرنا

۔ کہی نہ اور کی سنی — (محاورہ) ا۔ بغیر کچھ کہے سنے، بغیر الزام دیتے اور بغیر جواب لیے، بلا عذر و الزام م: اپنی کہی نہ اور کی سنی لگے دھڑا دھڑ مار دھاڑ کرنے
۲۔ بلا وصیت و تلقین، یکایک م: اپنی کہی نہ اور کی سنی جھٹ سے دم دے دیا۔

۔ گانا — (ف م) ا۔ ذاتی حال یا رائے کو طوالت سے بیان کرنا، اپنی رام کہانی یا بات کہے جانا، بک بک جھک جھک کرنا م: کب تک گائے گا دوسرے کی بھی تو سن

نہ بک ناصح وہی ہو گا جو کچھ قسمت میں ہونا ہے
تو کچھ اپنی ہی گاتا ہے مجھے اپنا ہی رونا ہے
(ناسخ)

—گِرہ کا۔ (ص) اپنی گانٹھ یعنی جیب یا جمع کا، اپنے پاس کا مال، ذاتی جمع جتھا، اپنی پونجی م: مقدمے کے پیچھے اپنی گِرہ کا بھی کھو بیٹھے۔

—گِرہ کا کیا جاتا ہے۔ (محاورہ) ۱۔ ہمارا کیا خرچ ہوتا ہے، کچھ نقد یا روپیہ صرف نہیں ہوتا۔
۲۔ ہمارا کچھ ہرج نہیں م: کسی کی سفارش میں زبان ہلا دینے سے اپنی گِرہ کا کیا جاتا ہے۔

—گڑیا سنوار دینا (ف م) حسب دستور بیٹی کو اچھا زیور و لباس دان جہیز دے کر بیاہ دینے کے معنی میں عورتیں انکسار سے یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں، بیٹی کا جہیز تیار کر دینا م: میں غریب رانڈ بیوہ کس قابل تھی یہ کہو کہ اپنی گڑیا سنوار دی یعنی گڑیا کا سا مختصر بیاہ کر دیا۔

—گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔ (مثل) اپنے گھر یا علاقے میں سب کی جرات اور حوصلہ زیادہ ہوتا ہے۔ حمایتی کے بھروسے پر بزدل بھی بہادر ہو جاتا ہے ؎

بت خانے میں بتوں کا ذرا دیکھیے دماغ
اپنی گلی میں سچ تو ہے کتا بھی شیر ہے
(اوج)

—گوں کا (ص مف) ۱۔ ہماری غرض و مطلب کے مطابق ہمارے کسی کام یا ڈھب کا، اپنے کار آمد یا کام کا

م : اپنی گوں کا ہوتا تو ہم چکاتے بھی۔
۲۔ اپنی غرض یا مطلب کا جیسے اپنی گوں کا یار۔

۔۔گوں کا یار (ص) دیکھو اپنی غرض کا آشنا ۔

اے دل اُس سے حاصلِ مطلب بہت دشوار ہے
غیر ہے، نا آشنا ہے اپنی گوں کا یار ہے
(نگہت)

۔۔گوں کو (مف) اپنی غرض و مطلب کی خاطر، اپنے مقصد کے واسطے، اپنے مطلب سے م : اپنی گوں کو خود ہی آئے گا۔

۔۔گوں گانٹھنا (ف م) اپنا مقصد حاصل کرنا یا اُس کی تدبیر کرنا ۔

اپنی گوں گانٹھتے ہیں ہم بھی میرؔ
نکلا مطلب تو پھر ہے مطلب کیا

۔۔مُراد کو پہنچنا (ف م۔ عو) ۱۔ مقصد میں کامیاب ہونا، فائز المرام ہونا کامیابی پانا، کامیاب ہونا م : الٰہی سب اپنی اپنی مُراد کو پہنچیں۔
۲۔ (پھل) پُختہ ہونا (نور اللغات)

۔۔مرن جگت کی ہنسی (کہاوت) ایسا نقصان یا خفت جو اپنی شرمندگی کے علاوہ لوگوں کے لیے سرمایۂ لطف و سرور ہو = نقصانِ مایہ و شماتتِ ہمسایہ کا مصداق = یا اُن کی دل لگی اور اپنا دیوالا۔

۔۔مرن کو مرنا (ف ل) ۱۔ اپنی آبرو کی خاطر ہلاک ہونا
۲۔ پاس آبرو کی خاطر تحمل کرنا، انگیزنا۔ م : شریف اپنی مرن کو مرتا ہے، رذالا سمجھتا ہے کہ اس نے دبالیا۔

۳۔ عہد و معاہدے کی پابندی کرنے میں نقصان اٹھانا م : فائدہ اِس میں کیا خاک ہے اپنی مرن کو مر رہے ہیں۔

—موت مرنا

(ف ل) اجل طبیعی غیر ارادی سے (برخلاف خودکشی قتل وغیرہ) مرنا، مبتلائے مرض ہو کر عام موت مرنا م : طاعون میں مرے اپنی موت مرتے تو ابھی برسوں زندہ رہتے ؎

بیداد گر کو رہ گئی کیا حسرتِ ستم
جب اپنی موت کوئی دلِ افگار مر گیا
(داغ)

—ناک چوٹی میں گرفتار ہونا

(ص) (عو) ۱۔ اپنے بناؤ سنگار میں ہمیشہ مصروف، مبتلائے خود آرائی ہونا ؎

ہے آئینے میں اپنا محوِ دیدار آپ ہی اب تو
وہ اپنی ناک چوٹی میں گرفتار آپ ہے اب تو
(شوق قدوائی)

۲۔ اپنے دھندوں میں اتنا مصروف ہونا کہ کسی دوسرے کام کی فرصت نہ ہونا یا ضروری کاموں کی پروا نہ کرنا م : وہ اپنی ناک چوٹی میں گرفتار ہیں قومی کاموں کی کہاں فرصت۔

—ناک کٹی تو کٹی پرائی بدشگونی تو ہو گئی

(مثل) اپنی ناک کٹنے کا غم نہیں اس حادثے سے غیر کی شادی میں بدشگونی ہونے کی خوشی تو حاصل ہو گئی مقصد دشمنوں کو ایذا پہنچانا خواہ اُس کے حصول میں کیسی ہی اپنی رسوائی ہو م : اپنی ناک کٹی تو کٹی وہ جج بھی تو جس کو جوتے مارنے پر چل گئے ہمیشہ جوتی خورا کہلائے گا۔

۔ نبیڑنا (ف م) ۱۔ اپنی پوری ڈالنا۔
۲۔ اپنی مشکلات سے نبٹنا۔
۳۔ اپنے اعمال کی خبر لینا، اپنے مآل کی فکر کرنا ؂

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو
(ذوق)

۔ نیند سونا اپنی بھوک کھانا (محاورہ) دیکھو اپنی بھوک کھانا اپنی نیند سونا ؂

نہ تھے عاشق تو بارِ عشق کیوں تہمت اٹھاتے تھے
ہم اپنی نیند سوتے تھے اور اپنی بھوک کھاتے تھے

۔ نیند سونا اپنی نیند اُٹھنا (محاورہ) دیکھو اپنی بھوک کھانا اپنی الخ ؂

عشق سے توبہ کرلی اب ظالم سے بے پروا ہوں
اپنی نیند میں سوتا ہوں اپنی نیند میں اٹھتا ہوں
(شوقِ قدوائی)

۔ نیند سونا اپنی نیند جاگنا (ف ل) ۱۔ جس وقت چاہے سونا جس وقت چاہے بیدار ہونا۔
۲۔ تمام پابندیوں سے آزاد بے کھٹکے آرام کی زندگی بسر کرنا۔ کسی کا تابع فرمانبردار نہ ہونا، چین سے آزاد رہنا م : وہ رزّاق ہے کہیں اور مزدوری کریں گے اپنی نیند سوئیں گے اپنی نیند جاگیں گے (آستین کا سانپ ص۴۷)

۔ والی (ص مث) حتی الوسیع، امکان بھر، جتنا آپ سے ہو سکے م: آپ راجہ سے اپنی والی کہہ گزریے آئندہ بامقدر

۔ والی پر آنا ف ل فطرتی ضد دکھانا، ضد پر آنا، ہٹ کرنا، اڑنا ؂
اگر ہم کبھی اپنی والی پر آئیں۔

تمہارے فلک کو نہ خاطر میں لائیں
(میر حسن)

ع پھر وہی شوق دشت و جوش جنوں
اپنی دالی پہ آگیا گردوں
(مومن)

— ہانکنا (ف م) دیکھو اپنی بکنام: جس کو دیکھو وہ اپنی الگ ہانکتا ہے۔

— ہائی (مث) ا۔ اپنا الزام، اپنی خفت یا قصور م: اپنی ہائی اور پہ ڈھائی
۲۔ اپنی کیفیت جو گزری یا گزرتی ہے م: اپنی ہائی جانے وائی۔

— ہائی اور پہ چھائی (کہاوت) (پورب) دیکھو اپنی ہائی اور پہ ڈھائی

— ہائی اور پہ ڈھائی (کہاوت۔ عو) ا۔ اپنا قصور دوسرے کے سر منڈھنا اپنی برائی اور پہ تھوپی، اپنی خفت دوسرے کے سر ڈالی
۲۔ خود اچھا رہنا دوسرے کو برا بنانا م: دل تو اپنا نہیں چاہتا نام میرا لیتی ہیں کیا خوب! اپنی ہائی اور پہ ڈھائی۔

— ہائی اور پہ گنوائی (کہاوت۔ پورب) دیکھو اپنی ہائی اور پہ ڈھائی م: آپ کی تو وہ مثل ہے کہ اپنی ہائی اور پہ گنوائی
(ا طلسم ص ۱۹۶)

— ہائی جانے دائی (کہاوت۔ عو) میری پیر (تکلیف) کا حال اِدائی (قابلہ) ہی جانتی ہے۔

اپنیوں (مث) عو۔ جمع اپنی کی۔

۱۔ اپنی عزیز رشتہ دار عورتیں م : اپنیوں کی خوب خاطریں کیں ہمیں پوچھا تک نہیں۔

اپنے

(ضمیر اضافی مذکر) ۱۔ دیکھو اپنا جس کی یہ جمع ہے۔ اپنا (واحد) حروفِ مغیرہ وغیرہ آنے سے اپنے ہو جاتا ہے جیسے وہ اپنے گھر میں ہے

۲۔ حسنِ کلام کے لیے بھی یہ لفظ زائد یا (عموماً طنزیہ) آپ یا خود کے معنی میں آتا ہے جیسے کھا پی کے اپنے لیٹ گئی ہے۔

کیوں اٹھاتا ہے بزم سے اے شوق
بیٹھے ہیں ہم بھی ایک عزیب اپنے

(جرات) [ہ]

۔آپ

(ضمیر) ۱۔ بذاتِ خود، خود م : اپنے آپ تو قصور دار نام دوسروں کا لگاتا ہے م : جورو مالدار ہے اپنے آپ کچھ بھی نہیں

۲۔ (مف) خود بخود، از خود، قدرتاً،

۳۔ بغیر کسی کے کہے، ہاتھ لگائے بغیر م : خدا کے کام اپنے آپ ہو جاتے ہیں۔

۴۔ بے بلائے م : اپنے آپ تو کوئی خدا کے ہاں بھی نہیں جاتا م : قریبی عزیزوں کو اپنے آپ آنا چاہیے۔

۵۔ بغیر کسی کی مدد کے م : اخلاق محسنی کا ترجمہ لے کر بیٹھا کرو اور اپنے آپ دیکھا کرو
(مجالس النساء) صت۲

۶۔ بلا وجہ و بسبب م : اپنے آپ روتا چلا آتا تھا

۷۔ جان بوجھ کر، دانستہ م : اپنے آپ تو کون کنوے میں گرتا ہے۔

۸۔ لازماً، لامحالا م : جو اندھوں کی طرح چلے گا اپنے آپ گرے گا۔

۹۔ یکہ و تنہا، اکیلا، واحد م : وہ اپنے آپ ہی ہے اس کا کوئی شریک ساتھی نہیں

۱۰۔ (مذ) اپنی ذات یا نفس، اپنی جان م : اپنے آپ کو کوس رہی تھی۔

۱۱۔ اپنا جسم، آپا م : اپنے آپ کو دھڑا دھڑ پیٹ لیا۔

۔ آپ کو (مف) ۱۔ اپنے نفس کو، خواہش نفسانی کو م : جو اپنے آپ کو نہیں روک سکتے وہ انسان نہیں حیوان ہیں۔

۲۔ اپنی ذات و ہستی کو م : اپنے کو خدا جانے کیا سمجھے ہوئے ہیں۔

۔ آپ کو کچھ سمجھنا (ف م) ۱۔ اپنی نسبت بڑائی کے خیالات رکھنا، اپنے تئیں بڑا لائق شہزور حسین وغیرہ تصور کرنا،

۲۔ برخود نازاں و مغرور ہونا م : وہی اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہوگا۔ اور تو کوئی خیال میں لاتا نہیں۔

۔ آپ کو کھینچنا (ف ل) غرور کرنا، اکڑنا ؎

نازک بہت ہے رشتۂ الفت نہ ٹوٹ جائے
اتنا نہ اپنے آپ کو اے مہ جمال کھینچ
(داغ)

۔ آپھی (مف) دیکھو اپنے آپ ہی۔

۔ آپ ہی (مف) خواہی نخواہی لازماً م : مصیبت پڑے گی تو اپنے آپ ہی کرنا پڑے گا۔ دیکھو اپنے آپ

۔ اپنے (ص مف) الگ الگ جدا جدا۔ دیکھو اپنا اپنا جس کی یہ جمع ہے۔

۔ آپے سے گزر جانا (ف ل) ۱۔ بے حد افروختہ ہو جانا، جامے سے باہر ہو جانا م : غصہ آتا ہے تو اپنے آپے سے گزر جاتے ہیں۔

۲۔ حدِ اعتدال سے بڑھ جانا ؎

جب سماتا ہے تیرا اُس میں غرور
اپنے آپے سے گزر جاتا ہے
(داغ)

۔ آگے (مف) ۱۔ اپنے سامنے

۲۔ اپنی زندگی میں ف = اپنے آگے جائداد کے حصے بیتی کر جاتے تو یہ جھگڑے نہ پڑتے۔

۳۔ اپنے سے نسبتاً، اپنے مقابلے میں م : اپنے آگے کسی کو گنتے کب ہیں۔

۴۔ اپنے مستقبل کی طرف، اپنے آئندہ کو، انجام کار کو م : حال ہی پر نظر نہ کرو اپنے آگے بھی دیکھو۔

۔ آگے کسی کو نہ سمجھنا نہ گننا (ہ ف م) ۱۔ اپنے مقابلے میں کسی کی کچھ حیثیت اور ہستی نہ سمجھنا۔

۲۔ اپنے کو سب سے اعلیٰ و بالا اور سب کو اپنے سے کم تصور کرنا ؎

عشق کے باعث گنے جاتے ہیں نادانوں میں ہم
ورنہ گنتے اپنے آگے کس کو دانائی میں تھے
(ظفر)

- اختیار میں نہ ہونا (اُ رف ل) دیکھو "اپنے اختیار میں ہونا" جس کی یہ نفی ہے۔

- اختیار میں ہونا (ف ل) ۱۔ طبیعت پر قابو ہونا، ہوش و حواس میں ہونا، آپے میں ہونا م: اپنے اختیار میں ہو تو سمجھے وہ تو دیوانہ ہو رہا ہے
۲۔ اپنی مرضی کا مختار ہونا، آزاد ہونا م: عورت اپنے اختیار میں کب ہوتی ہے ماں باپ کے اختیار سے نکلتی ہے تو شوہر کے اختیار میں چلی جاتی ہے۔

- اللہ سے پائے۔ (اُو سنا۔ عو) ۱۔ خدا اُس سے بدلہ لے اسے سزا دے
۲۔ عاقبت میں نتیجہ بھگتے! ؎

مجھ پہ تہمت جو لگائے سوکن
اپنے اللہ سے پائے سوکن
(جان صاحب)

- اوپر اوڑھ لینا (ف م) ۱۔ دیکھو اپنے اوپر لے لینا۔ اپنے اوپر چسپاں کر لینا، خود مصداق بن جانا، آپ سزاوار ہو جانا م: نکتہ چینی تم پر نہ تھی تم نے خواہ مخواہ بُرا مان کر اپنے اوپر اوڑھ لی۔

- اوپر لے لینا (ف م) ۱۔ اپنے ذمّے کر لینا، خود ذمّے دار بن جانا م: اُن کا قرضہ بھی اپنے اوپر لے لیا م: پرایا الزام کون اپنے اوپر لیتا ہے۔

۔ باپ کا نہیں — (محاورہ) ۱۔ ولدالحرام ہے م: اپنے باپ کا نہیں جو کر کے نہ دکھائے۔
۲۔ اپنے باپ تک کی رعایت یا مُروّت نہ کرنے والا م: ایسے معاملات میں وہ کسی کا کیا اپنے باپ کا نہیں

۔ باولوں روئیے دوسرے کے باولوں ہنسیے — (کہاوت) ۱۔ اپنا عزیز پاگل ہو تو افسوس کھاتے دوسرے کا عزیز دیوانہ ہو تو اس کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔ اپنے نقصان کا افسوس ہوتا ہے اور دوسرے کے نقصان پر ہنسی سوجھتی ہے۔

۔ بچے کو ایسا ماروں کہ پڑوسن کی چھاتی پھٹے — (کہاوت) ۱۔ لفظی معنی ظاہر
۲۔ خود کو ایسی تکلیف پہنچا تاکہ حریف بھی اس کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکے۔
۳۔ کسی کے کڑھانے کو اپنا برباد، کرنا، کوئی ہتھیا کر کے دوسرے کا عیش تلخ کرنا م: بے وقوف کی دھمکی بھی عجیب ہے وہی مثل ہے کہ اپنے بچے کو ایسا ماروں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ بچھڑے کے دانت سب کو معلوم ہوتے ہیں — (کہاوت) اپنی اولاد عزیز قریب کے لچھن یا مزاج سے لوگ بے خبر نہیں ہوتے۔ اولاد کا حال ماں باپ سے اور عزیز کا حال عزیزوں سے دوست کا حال دوستوں سے چھپا نہیں ہوتا۔

معروف کا حال کیا کروں میں مرقوم
ناک گر کر کے وہ بنتا ہے مخدوم
کہتا تو میں کچھ نہیں اے اے رنگین ہیں
اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم
(رنگین)

— بچھڑے کے دانت کون نہیں جانتا (کہاوت) بشرح صدر۔

— بس (محاورہ) ۱۔ دیکھو اپنے اختیار
۲۔ اپنے اختیار و مرضی سے ؎
حوریں ہی تو نکلنے کا اس کے سبب ہوئیں
کیا اپنے بس بہشت سے آدم نکل گیا؟
۳۔ ہمارے امکان و اختیار میں، اپنے قابو میں م:
اپنے بس ہو تو کیا نہ کریں۔

— بھانویں (مف) اپنے نزدیک۔ اپنے دیکھے۔ اپنی نظر میں م: اپنے بھانویں سبھی کچھ کیا اور کے بھانویں نہ آئے تو کیا علاج۔

— پانو (مف) خود چل کر، بالارادہ، قصداً م: اپنے پانو تو کوئی موت کے منہ میں نہیں جاتا۔

— پانو سے چلنا (ف ل) ۱۔ گود سے اترنا، خود چلنا۔ پانو پانو چلنا م:
جوں جوں بچہ بڑا ہوگا اپنے پانو چلنا چاہے گا ؎
طفل چلتے ہیں جب اپنے پانو کہتی ہے قضا
غیر آغوش لحد اب دامن مادر نہیں
(ناسخ)
۲۔ دیکھو اپنے پانو پر کھڑا ہونا

— پانو آئے گا محاورہ دوڑا دوڑا آئے گا، خوشی خوشی آئے گا، بن بلائے آئے گا، خود آئے گا م: اسے خبر تو ہونے دو اپنے پانو آئے گا۔

— پانو پر کھڑا ہونا (ف ل) ۱۔ بے سہارے کھڑے ہونے کی قوت

پانا م : تین برس کا بچہ ابھی اپنے پانو پر کھڑا بھی نہیں ہو سکتا ؟

۲۔ خود کمانے لگنا، پروان چڑھنا، دوسروں کی امداد اور سہارے سے بے نیاز ہونا م : ابھی تو والدین کے دست نگر ہو اپنے پانو پر کھڑے ہو تب یہ مزاج کرنا

۳۔ اپنی مدد آپ کرنا۔ م : حکومت کا سہارا کب تک تکیں گے اپنے پانو پر کھڑا ہونا چاہیے۔

۔ پانو میں آپ کلہاڑی مارنا

(ف م) ۱۔ اپنے ہاتھوں اپنا ضرر کرنا

۲۔ اپنی خرابی خود مول لینا۔ اپنا برا آپ کرنا م : انگریزی تعلیم کی مخالفت کر کے مسلمانوں نے اپنے پانو میں آپ کلہاڑی ماری۔

۔ پر

(مف) ۱۔ اپنی ذات پر، خود پر ؎

ہاتھ سے میرے جو ہوا دل ہلاک
اپنے پہ خود خون کا دعویٰ کیا
(داغ)

۲۔ اپنے عزیز، قریب پر م : اپنے پر تو دعویٰ ہے غیر پر کیا دعویٰ !

۳۔ اپنی فوقیت برتری وغیرہ کو دیکھ کر م : اپنے پر پھولتے کتنا ہیں کہ کوئی مغرور نہ کہتا ہو تب بھی کہے

۔ پرائے کی سمجھ

(مث) ۱۔ دوست دشمن کی تمیز، یگانے بیگانے کا فرق ؎ لوگ اپنے پرائے کی سمجھ کچھ نہیں رکھتے

بیٹھو نہ مری جان جدھر دل ہے اُدھر تم
(شوق قدوائی)

۲۔ اپنی چیز یا پرائی چیز کی پہچان یا خبر م : بچّوں کو اپنے پرائے کی سمجھ کیا کسی کی چیز ہو اٹھا لینے سے کام۔

— لوٹ کنوارے

پھیرے : (کہاوت۔ عو) ۱۔ لڑکوں کا بیاہ نہ ہوگا پڑوسن سے تو وہ ضرور ہمسائے میں تاک جھانک کریں گے، آمد و رفت پیدا کریں گے۔ ۲۔ پڑوسن میں لڑکیاں بیاہی جائیں اپنے بیٹوں کو لڑکی نصیب نہ ہو (ہندوؤں کی رسم نکاح۔ دولہا دلہن دامن باندھ کر سات چکر صحن کے لگاتے ہیں اور برہمن کچھ پڑھتا جاتا ہے)

— پیر کو مان (ف م) ۱۔ تجھے اپنے مرشد کی قسم۔
تجھ کو تیرے ہی مرشد کا واسطہ ہے
سرکشی کو چھوڑ کافر، مان اپنے پیر کو! (نصیر)

— تک رکھنا (امر) اپنے دل میں رکھنا، کسی سے نہ کہنا، فاش نہ کرنا م: ایک بات کہتا ہوں، شرط یہ ہے کہ اپنے ہی تک رکھنا۔

— تئیں (مف) بعض شعرا اور ادیبوں نے متروک رکھا ہے قصبات میں عورتیں اور عوام بے تکلف بولتے ہیں، ترجموں میں بھی بعض جگہ ناگزیر لانا پڑتا ہے۔ ۱۔ معنی کے لیے دیکھو اپنے آپ کو، دیگر مرادفات : خود کو، اپنے کو، آپ کو م: اپنے تئیں کیا سمجھا ہے۔ ۲۔ خود تک م: اپنے تئیں اس کی نوبت ہی نہ ہونے دو۔

۳۔ ہم کو م : اپنے تئیں موت بھی تو نہیں آتی

۔تئیں لیے رہنا (ف م) (پورب) ۱۔ اپنے آپ کو سنبھالے رکھنا۔
۲۔ خودداری کا لحاظ رکھنا۔
۳۔ سنبھلے بیٹھے رہنا م : نواب (رام پور کے بیٹھے پر دل میں درد اٹھا مگر حکیم (اجمل خاں) صاحب اپنے تئیں لیے رہے نواب کے اُٹھ کر جاتے ہی جو لیٹے تو پھر نہ اُٹھتے۔

۔ جھونپڑے کی خیر مانگو (محاورہ) (پورب) تمھیں دوسرے کی کیا پڑی اپنی تو خبر لو (نورُاللغات)

۔ جی سے (مف) ۱۔ دل سے گھڑ کر م : اپنے جی سے وہاں کچھ جا لگائی۔
۲۔ طبیعت سے یا شوق سے، م : اپنے جی سے لاچار ہیں
۳۔ برضا و رغبتِ خود م : اپنے جی سے دو لتو لیتے ہوئے دل خوش ہو۔
۴۔ اپنی زندگی سے ف : اپنے جی سے تنگ سے

۔جی سے تنگ ہونا (ف ل) ۱۔ زندگی سے ناخوش، جان سے بیزار ہونا
۲۔ طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہونا ؂

آخر یہ تو اپنے جی سے ہے تنگ
ایسا نہ ہو لائے اور کچھ رنگ
(گلزارِ نسیم)

۔ چلتے (مف) (پورب) مقدور بھر، حتی الوسع م : وہ بھلا اپنے چلتے کچھ اٹھا رکھیں گے (نورُاللغات)

۔حال پر رہنا (ف ل) ۱۔ اپنی حالت میں فرق نہ لانا، بدستور سابق

رہنا، متغیر نہ ہونا، قائم رہنا، ٹھیرنا ــــ

پسینا اُس کے روئے آتشیں پر جلنے حیرت ہے
کہ اپنے حال پر رہتی ہے کیوں کر آگ پانی میں
(ناسخ)

ــ حال میں گرفتار ہونا (ف ل) اپنی مصیبتوں یا روزگار کے دھندوں میں پھنسا ہونا م: میں اس وقت اپنے حال میں ایسا گرفتار تھا کہ ملکہ کی صورت تک بھی یاد نہیں
(حدایق انظار)

ــ حال میں مست (ا ر محاورہ) (پورب) جس حال میں ہیں اسی میں مگن

ــ حساب (مف) ہمارے نزدیک، اپنے خیال میں، اپنے لیکھے ــــ

بدلا ہوا ہے ہجر میں کچھ منہ کا ذائقہ
شیریں بھی ہو ثمر تو ہے اپنے حساب تلخ
(اسیر)

ــــ بھری ہے تو نے جو ساقی شراب شیشے میں
پری اتاری ہے اپنے حساب شیشے میں
(وزیر)

ــ حسابوں (مف) دہلی ۱۔ دیکھو اپنے حساب
۲۔ ہمارے اندازے میں م: اپنے حسابوں تو ایسی دولت کچھ بھی نہیں۔

ــ حق میں (مف) ۱۔ خاص اپنے لیے م: اپنے حق میں تو یہ افسر بُرا نہیں عملے کے اور لوگ شاکی ہیں۔
۲۔ ہماری بہتری فلاح وسلامتی کے لیے م: استغنا

دے دینا اپنے حق میں اچھا ہی ہوا ورنہ خدا جانے
کیا آفت آتی۔
۳۔ اپنے واجب یا قطعی ہیں، اپنے معاملے میں م :
اپنے حق میں کوئی کمی روا رکھتا ہے ؟
۴۔ اپنے نام وملکیت میں م : مکان کو خفیہ اپنے
حق میں منتقل کرا لیا۔
۵۔ اپنے حقوق ملکیت وغیرہ کے حدود کے اندر م :
کھیت کے ڈول تک تو وہ اپنے حق میں ہیں اُس
سے آگے اُن کی زبردستی ہے۔
۶۔ اپنی طرف داری میں، اپنے موافق م : جج کی
رائے اپنے حق میں ہے۔ فیصلہ بھی خدا چاہے اپنے
حق میں ہو گا۔

**ــ حق میں زہر کرنا**

(ف م) دیکھو اپنے حق میں کانٹے بونا
۱۔ اپنے ضرر کا سامان خود مہیا کرنا م : ماں باپ
کو ناراض نہیں کرتا ہے بلکہ اپنے حق میں زہر کرتا ہے

لے لو ! افیون کھائی زہر کیا
اور یہ اپنے حق میں زہر کیا
(شوق)

۲۔ اپنے اوپر حرام ناجائز کرنا م : کاہلی کو تو اپنے
حق میں زہر کر لینا چاہیئے۔

**ــ حق میں کانٹے بونا**

(ف ل) اپنے آئندہ کے واسطے خرابی کا سامان
مہیا کرنا، اپنی آیندہ خیر و فلاح کے منافی کرنا، اپنا
مستقبل بگاڑنا۔

ہمیشہ چاہتے ہیں چھیڑ اُس کافر کی مژگاں سے
یہ کانٹے حضرتِ دل اپنے حق میں آپ بوتے ہیں
(ظفر)

ـ حلوے انڈے سے کام
(محاورہ) ایسے خود غرض شخص کے متعلق بولتے ہیں جو اپنی غرض کی خاطر دوسرے کی تکلیف کی پروا نہ کرے اپنے قدح کی خیر منانا۔

ـ خدا کو مان کر
(مف) تجھ کو تیرے ہی رب کا واسطہ، جس کو تو خدا مانتا ہو اسی کا واسطہ ہے

بندہ خانے میں کرم فرمائیے
اے صنم اپنے خدا کو مان کر
(صبا)

ـ دام کھوٹے تو پرکھنے والے کو کیا دوس
(کہاوت) دیکھو اپنا پیسہ کھوٹا تو...... الخ

ـ دل پر ہاتھ دھر دیکھو
(محاورہ) دیکھو اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو۔

ـ دل کے بادشاہ ہیں
(محاورہ) ۱۔ جو جی چاہتا ہے وہ کر بیٹھتے ہیں اور جو جی میں آئے کر سکتے ہیں۔
۲۔ آزاد ہیں خود مختار ہیں۔
۳۔ مولا، دولا آدمی ہیں، موجی بندے ہیں، بے پروا ہیں، کھال میں مست ہیں م: وہ ملک کے بادشاہ ہیں تو فقیر اپنے دل کے بادشاہ ہیں۔

ـ دل کے مختار ہیں
(محاورہ) ۱۔ دیکھو اپنے دل کے بادشاہ ہیں معنی نمبر ۱ و ۲ م: مرد تو اپنے دل کے مختار ہیں جہاں چاہیں چلے جائیں عورت کو پوچھنا پڑتا ہے۔

۲۔ طبیعت ہی تو ہے۔
۳۔ پسند آزاد ہے م: اپنے دل کے مختار ہیں نہیں کرتے پسند، اس میں کسی کا کیا اجارہ ہے۔

— دم سے اچھا
(ص) ۱۔ اپنی ذات سے خوب آدمی، بذاتہا مہربان خوش مزاج وغیرہ م: حاکم تو اپنے دم سے اچھا ہے اوپر والے بگاڑتے ہیں۔
۲۔ خود خوش و خرّم م: بال بچوں کو فاقے کراتے اپنے دم سے اچھے رہتے ہیں
۳۔ دم بمعنی دھار اچھی دھار کا خوب تیز ؎
خنجر اپنے دم سے اچھا چاہئے
(داغ)

— دم سے اچھے ہیں
محاورہ عو۔ ۱۔ دیکھو "اپنے دم سے اچھا" ہیں کے ساتھ
۲۔ (ناراضی سے) زندہ سلامت ہیں، خیریت سے ہیں، اچھی طرح ہیں م: خیریت سن لی شکر کر لیا کہ اپنے دم سے اچھے ہیں اور ہمیں اُن سے کیا واسطہ بیٹھے ہیں تو ہوا کریں۔

— دن (دنوں) کو پورا کرنا
ف م بے لطفی کا جینا، برے دن بسر کرنا م: جیتے کیا خاک ہیں اپنے دنوں کو پورا کرتے ہیں

— دنوں کو رونا
ف م ۱۔ دیکھو اپنی قسمت کو رونا۔
۲۔ اپنے عہدِ خوش کی یاد میں آنسو بہانا عیش گزشتہ کا ماتم کرنا۔

ہنستا ہے جب وہ غیر سے محفل میں شعلہ رو
اپنے دلوں کو روتے ہیں شب بھر برنگ شمع
(مسرود)

۔ دن بھول جانا
(ف ل) اپنی سابقہ (زدہ) حالت یاد نہ رہنا
م : اپنے دن بھول گئے کہ بھیک مانگا کرتے تھے۔

۔ ڈب پیسا تو پرایا آسرا کیسا
(کہاوت) ۱۔ اپنے پاس ہوتے ہواتے اوروں کا سہارا کیا معنی
۲۔ جس کے پاس کھانے کو ہوائے سوال ناجائز ہے

۔ ڈھائی چانول الگ گلانا
(ف ل) ۱۔ انتہائے خود رائی سے جمہور کے ساتھ متفق نہ ہونا، اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ چننا، اپنی ہنڈکلیا الگ چڑھانا، نااتفاقی کرنا م : گو انھیں کوئی نہ مانے لیکن وہ اپنے ڈھائی چانول الگ گلانے سے باز نہیں آتے۔
۲۔ دل میں آئے سو کرنا، کسی کے کہے پر عمل نہ کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

۔ ڈھب کا
(ص) ۱۔ اپنے کام کے لائق، اپنے کار آمدم : کوئی نوکر اپنے ڈھب کا نہیں ملتا۔
۲۔ اپنے مطلب کا خود غرض م : دوست بلا دہ اپنے ڈھب کا۔
۳۔ اپنی خاص پسند کا، اپنے رنگ خاص کا م : اتنے شعروں میں ایک بھی ڈھب کا نہیں۔

۔ رنگ کا
(ص) ۱۔ دیکھو اپنے ڈھب کا معنی نمبر ۳۔ م : کچھ کلام اپنے رنگ کا سنایئے۔

۲۔ اپنے اطوار و عادات کا، اپنا جیسا م : شراب پر لگا کر اُسے بھی اپنے رنگ کا کر لیا۔

۔ زور میں آپ آ رہنا (ہ ف ل) دیکھو اپنے زور میں آپ گر پڑنا۔

۔ زور میں آپ گر پڑنا (ف ل) ۱۔ پہلوان کا ایسا زور کرنا کہ خود جسم نہ سنبھلے اپنے سنبھالنے کی طاقت بھی لگا دینے سے انجام کار لڑکھنی کھا جانا م : کواڑوں کو اِس زور سے پیلا کہ اپنے زور میں آپ گر پڑے۔

۲۔ حد سے زیادہ تیزی چیرگی کا نتیجہ پانا، زوال دیکھنا ف = مخدوم الملک بھی عبدالنبی کی طرح اپنے زور میں آپ گر پڑے، اکبر کے ہاتھوں اِن کا حشر اُس سے بھی بُرا ہوا۔

۔ ساتھ لے ڈوبنا (ف م) ۱۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی برباد کرنا۔ م : الائنس بنک سینکڑوں کو اپنے ساتھ لے ڈوبا۔

۔ سایے سے بھڑکنا رم کرنا (ارف م) دیکھو اپنے سایے سے وحشت کرنا

۔ " " وحشت کرنا (ف م) ۱۔ انتہا درجہ ڈرنا، بدکنا م : گھوڑا اپنے سائے سے وحشت کرتا تھا سکندر نے اِس کو تاڑ لیا

۲۔ انتہا درجہ آدم بیزار ہونا۔

۳۔ بدگمان ہو جانا م : اس مصاحب کے دھوکا دینے کے بعد سے تو وہ اپنے سایے سے وحشت کرنے لگے تھے۔

۴۔ پورا خفقانی، مراقی ہو جانا م : اپنے سایے سے وحشت کرنے لگا ہے ۔

پکڑیں کس کو وحشی تیرا خوب طرارے بھرتا ہے

ہم سے کیا دہ وحشت اپنے سایہ سے بھی کرتا ہے

(شوق قدوائی)

— سایے سے وحشت ہونا (ف ل) ۱۔ اپنی ہی پرچھائیں سے ڈرنا، سخت خوف زدہ و خفقانی ہونا۔

اِن دنوں کیا جنوں کی شدّت ہے
اپنے سایہ سے مجھ کو وحشت ہے

(رند)

— سر اوڑھ لینا (ف م) دیکھو اپنے اوپر اوڑھ لینا۔

— سر بلا لینا (ف م) ۱۔ دیکھو اپنے سر آپ آفت لینا
۲۔ بلا سمیٹ لینا۔

لی ہم نے بلا اپنے ہی سر سب کو بچایا
اے جان نہ ہے اغیار پہ احسان ہمارا

(ناسخ)

— سر پرائی بلا لینا (ف ل) کسی کی مصیبت، عذاب، جھمیلا، خرچہ وغیرہ اپنے ذمّے باندھنا، پرائی آفت میں مبتلا ہونا م: ان کے جانور انہی کے گھر واپس کرو پرائی بلا اپنے سر لینا کیا ضرور۔

— سر غیر کی بلا لینا (ف م) دیکھو اپنے سر پرائی بلا لینا۔

حق تو یہ ہے کہ عجب لوگ ہیں مردانِ خدا
اپنے سر غیر کی ناحق یہ بلا لیتے ہیں

(رند)

— سر لینا (ف ل ۱۔ دیکھو اپنے اوپر لینا
۲۔ خود سمیٹنا، آڑے آنا۔

ع ہم اپنے ہی سر لیں گے مصیبت ہو کسی کی
(داغ)

۳۔ اپنے ذمّے لازم قرار دینا م: ہمیشہ کے لیے یہ کام کون اپنے سر لے سکتا ہے۔

۔سوئی نہ جانے دو دوسرے کے بھالے گھسیڑ دو (دہ کہاوت) خود سوئی کی تکلیف نہ اٹھاؤ دوسرے کو سوئی دیتے رحم نہ کھاؤ، اپنے حق میں رحمدل دوسروں کے لیے سنگدل۔

۔سے بہتر خدا (مثل) خدا کے سوا اور کسی کو اپنے اور اپنی غرض و مقصد پر فوقیت نہیں، ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اپنے دم کو غنیمت سمجھے اور کسی کو اپنے برابر نہ جانے
م: اپنے سے بہتر خدا" یہ کہہ کر زکات کا سارا روپیہ ڈکار گئے کسی غریب محتاج کو ایک کوڑی نہ دی۔

۔قدح کی خیر منانا (ارف م) صرف اپنی بہتری اور سلامتی کی دعائیں مانگنا اپنے فائدے کا لاگو، ہونا، خود غرض اور دوسروں کے نفع نقصان سے بے پروا ہونا
م: جو اپنے ہی قدح کی خیر منائیں ایسوں سے کیا فیض

۔کام سے کیسے سے کام رکھنا (ف م) ۱۔ اپنے کام میں مصروف رہنا۔
۲۔ اپنے قدح کی خیر منانا۔

۔کام سے کام (محاورہ) ۱۔ اپنے شغل یا مطلب سے غرض، اپنا مقصد اور غرض بہر حال مقدّم
۲۔ دوسرے کے کام میں نہ پڑنا، کسی کے کام میں دخل نہ دینا۔

۲۔ دوسروں کے نفع نقصان سے بے پروا ہونا
م: کوئی مرے یا جیئے اُنھیں اپنے کام سے کام
(رکھنا، ہونا کے ساتھ)

۔کدّو، سے (محاورہ) بازاری۔ دیکھو اپنی بلا سے۔

۔کو (ہ مف) ا۔ دیکھو اپنے تئیں سے

ہم اُن کی چال سے پہچان لیں گے اُن کو برقع میں
ہزار اپنے کو وہ ہم سے چھپائیں سر سے پاؤں تک
(ذوق)

۲۔ اپنے گھر، گوشے، امن کی طرف م: تمھیں اکیلا چھوڑ کر سب اپنے کو ہو جائیں گے (لکھنؤ میں اس جگہ آپ کو بولتے ہیں۔ دہلی میں اپنے تئیں، اپنے کو، اپنے آپ کو، آپ کو جیسا موقع ہو بولتے ہیں)

۔کو ماننا (ہ ف ل) ا۔ خود پرست ہونا، خود رائے ہونا، خود رائے ہونا، خود کو بڑا سمجھنا، اپنے سوا کسی کی حقیقت نہ سمجھنا۔

۲۔ برخود مغرور و متکبّر ہونا م: اپنے سوا کسی اور کو تھوڑی مانتا ہے۔

۔کہے (مف) ا۔ ہمارے (کسی یا کسی کے) کہنے سے

۲۔ نصیحت کہنے سے م: اپنے کہے کیا وہ مانتا ہے

۳۔(مذ) اپنا قول، اپنی زبان، اپنا وعدہ م: اپنے کہے کا بھی پاس نہیں۔

۔کہے کا ہونا (ف ل) ا۔ خود رائے خود کام ہونا، جو کہنا وہی کرنا، ضدّی ہونا، کسی کی نصیحت نہ ماننا، مَن مانی

کرنا م : وہ تو اپنے کہے کا ہے۔
۲۔ بڑوں کا فرماں بردار، ماں باپ کا مطیع ہونا م:
ولاد وہی جو اپنے کہے کی ہو۔
۳۔ نصیحت یا بات سننے والا ہونا م : وہ کیا اپنے
کہے کا ہے جو ہم اُسے ہم روکیں۔

۔کیے (مف) اپنے کرنے سے یا اپنی کوشش سے م :
اپنے کیے کچھ ہو تو آدمی کوشش بھی کرے۔
۲۔ اپنا عمل، اپنی کرتوت م : اپنے کیے کی سزا پائی

۔ ,, کو (مف) اپنے فعل پر، جو کیا ہے اُس پر م :
اپنے کیے کو اب روتے ہیں۔

۔ ,, کو پانا (ف ل) اپنے فعل پر نتیجہ پانا یا بھگتنا ؎

تیری تلافیٔ جفا جب نہ ہوتا بروزِ حشر
عاشقِ نامرادِ عشق اپنے کیے کو پائے کیوں؟
(داغ)

۔ ,, کی لاج ہونا (ف ل) اپنی عادت و وضع کا پاس ہونا، ہو کر
بیٹھنا اس کے نباہنے کی فکر ہونا، بات کی پیچ ہونا ؎

اپنے کیے کی لاج ہے ناصح خدا گواہ
کیوں کر بتوں سے ترکِ ملاقات کیجیے
(اشرف)

۔ گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا (ف م) ۱۔ اپنے اعمالِ پوشیدہ پر نظر
غور و فکر کرنا۔
۲۔ اپنے گناہ اور مصیبتوں کو یاد کر کے شرمانا
۳۔ دل میں قائل و شرمندہ ہونا ؎

ذرا اپنے گریباں میں تو وہ منہ ڈال کر دیکھیں
ہوئے ہیں دوسروں کی جو برائی دیکھنے والے
(داغ)

[اِس محاورے میں اپنے کا لفظ لازم نہیں]

۔ گھر بار کا — (ص) عو ۱۔ بیا ہتیا یا شادی شدہ
۲۔ جورو بچوں والا، گھر والا م: چھوٹا لڑکا بھی اپنے گھر بار کا ہو جائے تو میں فراغت ہو جاؤں۔

۔ گھر خوش رہو — (محاورہ) ا۔ جاؤ گھر کا راستہ لو ہم سے کچھ تعلق نہ رکھو
م: نہیں کرتے نوکری اپنے گھر خوش رہو۔

۔ گھر ستّو، نہ اُن کے گھر پیڑا — (کہاوت) (طنزاً) خود کے گھر میں کھانے کو بھُنے چنے تک نہیں میزبان کے گھر میں بریانی اور مٹھائی کی فرمائش کیا خوب! یعنی بے حیائی اور کمینہ پن ہے۔

۔ گھر کی راہ — (محاورہ) ا۔ اپنے گھر کے رستے لگو۔ رخصت ہو جاؤ
م: نوکری نہیں کرتے تو اپنے گھر کی راہ لو۔

۔ گھر میں کُتا بھی شیر ہے — (مثل) دیکھو اپنی گلی میں کتّا بھی شیر ہے۔
ملکہ بولی کہ سچ مثل ہے کہی
اپنے گھر میں ہے شیر کتّا بھی
(عالم)

۔ لگے تو دیہہ میں اور کے لگے تو بھیت میں — (کہاوت) اپنی تکلیف بہت دوسرے کی محسوس ہوتی ہے۔

۔ لیکھے — (ف) دیکھو اپنے حساب

مرے بن سُرگ نہیں ملتا — (کہاوت) اپنی جان مارے بنا سکھ نہیں مِل سکتا
محنت بغیر راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔

ـ مطلب کا کے ۔ ۱۔ اپنے ڈھب کا، اپنے لیے کار آمد، حسب مراد
۲۔ خود غرض ؎

اپنے مطلب کے حسیں ہیں اے حبیب
کیوں میں دل اُن سے لگاؤں کیا غرض

ـ مطلب کا آشنا (ص) مطلب پرست، غرض آشنا، خود غرض، مطلبی۔

ـ مطلب کا یار (ص) دیکھو اپنے مطلب کا آشنا ؎

وصل ہو تو نثار ہم بھی ہیں
اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں
(شاد لکھنوی)

؎ تم اگر اپنی گوں کے ہو معشوق
اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں
(داغ)

ـ مطلب کی (ص) ۱۔ اپنے ذاتی فائدے یا غرض کی ؎

اپنے مطلب کی غیر کہتے ہیں
اُن کی باتوں میں تم نہ آ جانا
(داغ)

۲۔ دیکھو اپنے مطلب کا۔

ـ من سے جانیئے پرائے من کی بات۔ (کہاوت) اپنے نفس پر قیاس کرکے دوسرے کے دل کی بات پا سکتے ہیں۔ جو اپنے پر گزرے اس سے سمجھنا چاہیئے کہ دوسرے پر بھی یہی گزرتی ہو گی۔

ـ منہہ (مف) خود اپنے منہہ سے، آپ اپنی زبان سے
م: اپنے منہہ اپنی تعریف اچھی نہیں معلوم ہوتی

— ،، پر جاؤ — (محاورہ) (پورب) اپنی طرف دیکھو ؂

منہ نہ لگیے دختِ زر کے اپنے منہ پر جائیے
راز کھل جائے گا شیشے کا منہ کھلوائیے
(صبا)

،، پر طمانچے مارنا — (ف) ۱۔ خود اپنے کلّوں کو تھپیڑے لگانا، اپنے تئیں خود سزا دینا۔
۲۔ توبہ توبہ کرنا، نادم و پشیمان ہونا م : منہ پر طمانچے لگاؤ کہ اب ایسا نہ کروگے۔

،، سے دھنا بائی — (کہاوت) (پورب) اپنی بڑائی خود اپنی زبان سے اپنے منہ میاں مٹھو، م : وہ ہے مثل سننے میں آئی کہ اپنے منہ سے دھنا بائی۔ فسانہ ۶ ص ۱۳

— ،، سے کہنا — (ف م) ۱۔ خلاف کسی کی زبانی بالواسطہ کہنا کا۔ جس میں شک کو گنجائش رہتی ہے، خود اپنی زبان سے آپ اِقرار کرلینا، زبان دے دینا ف = اپنے منہ سے کہہ کر مکر جانے کا تو کچھ جواب ہی نہیں۔
۲۔ شرم کو بالائے طاق رکھنا، منہ پھوڑ کر کہنا ؂

پھر اشارے سے یہ کہا اس سے
ارے اب کوئی اپنے منہ سے کہے ؟
(قلق)

— ،، کو لگام دینا — (ف م) بد زبانی سے زبان کو روکنا م : یہ کیا اول فول بکتے ہو اپنے منہ کو لگام کیوں نہیں دیتے۔

— ،، میاں مٹھو — (کہاوت) اپنی تعریف و تعظیم کے لفظ خود کہنا، اپنی مدح و تعریف آپ کرنا ؂

مجھ کو بھی ہو یقین کہ مرتا ہے تو،
یا فقط اپنے منہ میاں مٹھو
[مصدر بننا کے ساتھ] (شوق لکھنوی)

اپنے موئے رام نہیں — (کہاوت) مرنے کے بعد نہیں ہو سکے گی جیتے جی جپ لو، زندگی میں عبادت کر لو پھر یہ موقع نہیں ملے گا

ـ میاں در دربار بیوی یہاں چولہے دُوار — (مثل) شوہر سرکار دربار میں براج رہے ہیں بیوی دکھیا چولہا پھونکتی ہے۔ یعنی میاں امیروں میں آرام سے ہیں اور بیوی گھر میں مصیبت بھرتی ہے۔ اپنے کا محل میاں کے بعد ہے۔ مرادف۔ باہر میاں ہفت ہزاری بیوی گھر میں فاقوں ماری۔

ـ میں — (صف) ۱۔ اپنے جسم میں اپنے ہاتھ پاؤں میں م: اپنے میں اب دم کہاں۔
۲۔ اپنے آپے میں یا جامے میں م: مارے خوشی کے اپنے میں سماتے نہیں تھے۔

ـ میں آنا — (ف ل) ہوش میں واپس آنا، غفلت سے ہوشیار ہونا ؎

اور آتے بھی ہیں گر اپنے میں بعد از دیر کے
پھر یہ لگ جاتی ہے چپ باتیں بنا سکتے نہیں
(معروف)

ـ نام کا — (ص) ۱۔ اپنی ملکیت اپنے نام پر، اپنے حصے کا م: اپنے نام کا ایک مکان تھا وہ بھی بک گیا
۲۔ اپنا خاص م: اپنے نام کا تو چوہے کا بچہ بھی نہ تھا کسی کا لڑکا لے کر پال لیا تھا۔

۳۔ جو اس کا نام ہے اس نام کا م : اپنے نام کا
نیں ہی ایک تھا۔
۴۔ مخفف "اپنے نام کا ایک" کا م : دیکھ لینا میں
بھی اپنے نام کا ہوں، ناک چنے نہ چبوا دوں تو جبھی
کہنا!

-نام کا ایک
محاورہ ۱۔ جو اس کا نام ہے اس نام کا اکیلا
شخص یعنی لاجواب، بے مثل، بے نظیر،
۲۔ بڑا چالاک عیار، ضدی وغیرہ ؎
سچ تو یہ ہے کہ عاشقی میں داغ
ایک ہی اپنے نام کا نکلا۔

-نزدیک
مف اپنے تصور اپنے خیال یا قیاس میں،
اپنے لیکھے، اپنے حسابوں ؎
اپنے نزدیک آپ کو جانے ہے دور
میر
؎
شعلہ رو کہتے ہیں اغیار کو وہ
اپنے نزدیک جلاتے ہیں مجھے
مومن

-نصیبوں کو رونا
ف م ۱۔ دیکھو اپنی قسمت کو رونا
۲۔ بے فائدہ گلہ شکوہ کرنا۔

-نین لال گنوا کے در در مانگے بھیگ
مثل آنکھیں اپنی آپ کھو کر در بدر محتاج پھرتے
ہیں۔ مجازاً اپنی چیز بے احتیاطی سے تلف کر کے ہمسایوں
سے مستعار چیز مانگنے کی ذلت لازم آنے پر کہتے ہیں۔

-وقت کا
ص مف ۱۔ اپنے عہد و زمانے کا۔

۲۔ عہد موجودہ کا م : اپنے وقت کا حاتم ہے ۔

اگرچہ اس میں ارسطو بھی اپنے وقت کا ہو
تو دل ہی دل میں وہ رہ جائے صورتِ تصویر

(میر حسن)

— ہاتھ سے (مف) ۱۔ کسی کی وساطت کے بغیر، اصالتاً خود

۲۔ اپنے ہاتھوں اپنی غلطی یا حرکت سے ۔

کیوں ان کی چال دیکھی جو یہ حال ہو گیا
میں آپ اپنے ہاتھ سے پامال ہو گیا

(صبا)

— ہاتھ کا (ص مذ) ۱۔ اپنے کرنے کا، خاص ہمارا یا اپنا ۔

افسوس تیرے پانو میں مہندی لگائے غیر
اوروں کے ہاتھ جاتے یہ کار اپنے ہاتھ کا

(ظفر)

۲۔ اپنا کیا ہوا۔

دیتا ہمیں مزا ہے شکار اپنے ہاتھ کا

(ظفر)

۳ اپنا قلمی یا دستخطی م : اپنے ہاتھ کا خط بھیجو کہ اطمینان ہو۔

— ہاتھ کٹا لینا (ف م) ۱۔ ایسا معاہدہ لکھ دینا جس سے بازگشت نہ ہو سکے۔

۲۔ معاہدہ پختہ رجسٹری کرا دینا م : ہاتھ اپنے کٹا چکے تھے ناچار قبضہ دے دینا پڑا۔

۳۔ شرط ہارنے کی کرنا، شرط بدنا، شرطیہ کہنا م :

-

ایسا نہ ہو تو ہم اپنے ہاتھ کٹائیں۔

— ہاتھ کٹوا ڈالوں (محاورہ) اپنے ہاتھ کٹوا دینے کی شرط کرتا ہوں اگر میری بات صحیح نہ نکلے۔ مرادف - اپنا نام بدل ڈالوں۔

— ہاتھ کلہاڑی مارنا (ف م) دیکھو اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا جس کا یہ مخفف ہے۔

— ہاتھ کے بل بل جایئے جیسا من ہو تیسا کھایئے (کہاوت۔ عو) (پورب) ۱۔ لفظاً اپنے ہاتھ کے قربان جایئے کہ من بھاتا (پکا کر) کھلاتا ہے۔
۲۔ (مطلب) اپنے ہاتھ کے کام کے کیا کہنے مرضی کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے اچھا کام بن پڑنے پر فخریہ کہتی ہیں۔

— ہاتھ ہے (محاورہ) ۱۔ اپنے اختیار کی بات ہے۔
۲۔ اپنی کوشش اور محنت پر منحصر ہے م: خوش نصیبی بدنصیبی اپنے ہاتھ ہے۔
۳۔ اپنے کردار یا عمل پر منحصر ہے ؎

جب کسی کو تو کہے گا تو سنے گا گالیاں
عزت اپنی واقعی اے شاد اپنے ہاتھ ہے
(شاد لکھنوی)

— ہاتھوں (مف) ۱۔ بذاتِ خود بلا وساطت، براہ راست م: اُن کو میں نے اپنے ہاتھوں دیا ہے۔ انکار کیسے کر سکتے ہیں!
۲۔ اپنی حرکات یا عمل کی بدولت م: اپنے ہاتھوں بدنام ہوتے ہے

ہم تو برباد ہوئے عشق میں اپنے ہاتھوں
کوئی بدخواہ نہیں اپنے سے بڑھ کر اپنا
داغ

- ہاتھوں اپنے پیر پر کلہاڑی مارنا ف دیکھو اپنے پانو پر آپ کلہاڑی مارنا
م: انھوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پیر پر آپ کلہاڑی ماری اور دشمن کو بغل میں پالا۔ (دق تدص)

- ہاتھوں اپنی قبر کھودنا ارف م ۱۔ مجازاً اپنی فلاکت یا ہلاکت کی آئندہ بنیاد خود ڈالنا۔
۲۔ اپنی خرابی کے آپ درپے ہونا، اپنی شامت کا خود بانی ہونا ؎

اپنے ہاتھوں قبر اپنی کھودتا ہے کوہکن
فائدہ کیا بیستوں پر ہوگا جوئے شیر سے
ناصر

- ہی تن کا پھوڑا ستاتا ہے (مثل) عزیزوں قریبوں سے ہی دکھ پہنچتا ہے اولاد وغیرہ ہی باعث اذیت ہوا کرتے ہیں۔

- ہی گھر سے آگ لگی ہے (محاورہ) خود اپنے گھر سے آگ کی چنگاری پھوٹی ہے اپنوں کا اٹھایا ہوا فساد ہے کسی غیر کی شرارت نہیں۔ ؎

جلا دل آتشِ دردِ جگر سے
لگی ہے آگ یہ اپنے ہی گھر سے
آتش

- اپنیوں پر آنا ف ل دیکھو اپنی والی پر آنا جس کی یہ جمع ہے

اپوید (اپ وید) مذ۔ ہندو۔ ویدوں سے کم درجے کے علوم یعنی طب، موسیقی، تیر اندازی اور تعمیر

س : اُپ وید

اپناس — (اپ ناس) (مذ) پچھن کی چھٹی قسم، وہ سُر جس پر راگ کا ایک حصّہ ختم ہو (موسیقی)

س ۔

اُپھالنا — (ف م) دیکھو اپھارنا، ابھارنا، اپاڑنا۔ بہت کم مستعمل م: پھالی سے مٹی اُپھال دینے سے پودوں کی جڑوں میں ہوا پہنچتی ہے۔

[ س : ات پاٹن   پ : اُپاڈن ]

اپھار — (مذ) ۱۔ پیٹ پھولنا

۲۔ مویشی کے پیٹ کی بیماری جو بدہضمی کی وجہ سے جگالی بند ہونے سے ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پیٹ پھول جاتا ہے۔

۳۔ (کاشتکاری) کھلیان بنانے اور گاہنے سے پہلے اناج کی بالوں کی پولیوں کا انبار ۔ ڈھیر

[ ہ ۔ دیکھو اپھرنا جس کا یہ اسم ہے ]

اُپھار — (مذ) اپھارنا کا حاصلِ مصدر اور امر مرادف اپھارا ۔ اپھرن، اپھر [ ہ ]

[ س ]

اُپھارا — (مث) امر و حاصل مصدر اپھارنا کا

[ ہ ]

اُپھارنا — (ف م) پھونک بھر کر پھیلانا ف = اپنے گلّے اُپھارنا اور آپ ہی منہ پر مکّے مارنا۔

اُپھان — (مذ) جھاگ، کف، پھین [ س : ات پل ون ]

اپھر — مث ۱۔ نفخ، پھولن،
۲۔ اتراہٹ، غرور
[ س: سپھار ]

— چلنا — ف ل ۱۔ غرور یا اتراہٹ میں بھرنا، مغرور ہو جانا م: ان کے پاس تو روپیہ آگیا ہے یہ خالی اپھر چلے ہیں۔
۲۔ کیا ہونے لگنا پھولنے لگنا، نفخ ہونا م: اُن کی بھی توند اپھر چلی ہے

اُپھرانا — ف ل ۱۔ پھولنا، نفخ ہونا م: نعش اپھراگئی تھی
۲۔ غرور میں بھرنا، گھمنڈ میں پھولنا م: اپھراتے کس قدر ہیں۔
۳۔ پھونک بھرنا، پھلانا م: اتنا اپھرایا کہ ٹائر پھٹ گیا [ س: سپھارن ]

اپھرائی — مث ۱۔ پھولی پھالی، اپھری، سوجی ہوئی۔
۲۔ شیخی میں بھری ف = اپھرائی پھرتی ہیں۔

اپھر جانا — ف ل دیکھو اپھرنا جس کی یہ تکمیل فعل ہے
س۔ دیکھو اپھرنا

اپھرنا — ف ل ۱۔ ہوا بھر کر تن جانا، نفخ ہونا، پھولنا
۲۔ پیٹ پھولنا، نفخ شکم ہونا ؎

ہم شیشہ دلوں کو نہ تو دم دیجیو ناصح
دم دیتے ہی جوں شیشہ اپھر جائے گا کوئی
۳۔ مصحفی

م: بہت کھلانے سے آدمی اپھر کر مر جاتا ہے (ج ف)

۳۔ نخوت سے پھولنا، مغرور ہونا، اترانا ؎

اِس جامے پہ اتنا نہ اپھر بلبلے کی طرح
جامہ یہ تیرا پوچ ہے تو غیر ہوا ہیچ
(سودا)

۴۔ تیار و فربہ ہونا م: افراط معاش کی حالت میں کھا کھا کر اپھر گئی تھیں (تق نذ)

۵۔ مالا مال ہو جانا، خوب بھ جانا م: بھرتے بھرتے کھتے اپھر گئے تھے۔

[س: سپھرن]

اپھرن (مث) پھولن، نفخ، اپھارا

[ہ۔ دیکھو اپھرنا]

اپھل (ص) زمین و درخت کے لیے مستعمل، بنجر، بانجھ غیر مثمر، بے ثمر۔

[س: اپھل]

اپھن (مث) دیکھو اُپھان جو مستعمل۔

[ہ۔ دیکھو اپھنا]

۔ جانا (ف ل) پورب پھین لے آنا، پھول جانا، کف لانا

اُپھنا (ف ل) جوش میں آ کر کف لانا، پھولنا

[س: اُت پل وَن]

اُپی (ص) ۱۔ سان پر چڑھی ہوئی، تیز

۲۔ ننگی کھنچی ہوئی، عریاں اکثر تلوار کے لیے مستعمل

تیغیں بھی ہیں اُپی ہوئی خنجر بھی تیز ہیں
(انیس)

اپیل (مذ) بعض مونث بھی بولتے ہیں
۱۔ عدالتِ تحت کے فیصلے سے ناراضی کی نالش بالاتر عدالت میں۔ مرافعہ
۲۔ جوش و خروش کے ساتھ توجہ دلانا، طلب امداد یا درخواست کرنا، پرزور استدعا کرنا م: شکر ہے کہ پبلک سے میری اپیل بیکار نہیں گئی ایک لاکھ روپے کی لیے اپیل ہے
۳۔ نالش، فریاد، شکایت کرنا، داد چاہنام: اِن باتوں کا کس سے اپیل کیا جائے۔
انگ:

۔ بحال ہونا (ف ل) ۱۔ دیکھو اپیل منظور ہونا
۲۔ فیصلۂ تحت مسترد ہونا
۳۔ اپیل در اپیل کامیاب ہونا م: پریوی کونسل میں جاکر اپیل بحال ہوا۔

۔ داخل کرنا (ف م) وجوہات ناراضی باقاعدہ لکھ کر عدالتِ بالا کے صندوق میں ڈال دینا م: جس تاریخ اپیل داخل کیا گیا معیاد گزر چکی تھی۔

۔ دائر کرنا [ دیکھو اپیل کرنا معنی نمبر ۱

۔ خارج کرنا (ف م) عدالت ماتحت کے فیصلے کو ترمیم یا مسترد کرنا م: ہندوستان کی عدالت نے تو فیصلہ بدلا نہیں پریوی کونسل نے اپیل خارج کردی۔

۔ سُننا (ف م) ۱۔ مرافعہ کی سماعت کرنا م: ھائی کورٹوں کے اپیل پریوی کونسل سنتی ہے۔

۲۔ مرافعہ کے وجوہات کو تسلیم کرنا، تحت کے فیصلے کو ترمیم یا مسترد کرنا م: ہندوستان کی عدالت نے تو فیصلہ بدلا نہیں پر پریوی کونسل نے اپیل سن لیا۔

۳۔ نالش فریاد پر کان دھرنا یا۔

۴۔ شکایت یا اعتراضات پر توجہ کرنا م: اخباروں میں اس ظلم کا اپیل شاید سُنا جائے۔

۵۔ پرزور استدعا قبول کرنا م: انتقال کے بعد قوم نے سرسید کی اپیل کو سنا ان کی زندگی میں یونیورسٹی قائم نہ ہوسکی۔

۔کرنا ۱۔ عدالتِ بالا سے نظرِ ثانی کی درخواست کرنا۔ مرافعہ کرنا م: فیصلہ کمزور ہوگا تو ہارنے والا اپنے آپ اپیل کرے گا۔

۲۔ پرزور سفارش یا استدعا کرنا م: قوم سے اپیل کرتے رہے مگر قوم نے نہ سُنی

۳۔ نالش فریاد کرنا م: اخبارات سے اپیل کی وہ بھی شنوانہ ہوئے۔

۔کی میعاد (مث) وہ قانوناً مقررہ ایّام یا عرصہ جس کے اندر اندر تحت کے فیصلے کے خلاف عذر یا عذرات اگر کچھ ہوں تو عدالت بالا میں داخل ہوجانے لازم ہیں ورنہ سماعت نہیں ہوسکتے م: اپیل کی میعاد نہ نکل جائے دن جاتے دیر نہیں (میعاد: گزر جانا۔ موجود ہونا، نہ رہنا، نہ ہونا، ہونا)

۔منظور کرنا (ف م) عدالتِ ماتحت کے فیصلے کو مسترد کرنا

مرافعہ منظور کرنا

ـــ منظور ہونا — ف ل ۱۔ حاکم عدالت کا فیصلہ تصحیح و نظرثانی کے لیے حاکم بالا کے سامنے پیش ہونا، مرافعہ کیا جانا م: فیصلہ غلط ہے اس کا اپیل ضرور ہو گا۔
۲۔ شکایت کی جانا م: قوم سے اپیل ہو گا تو قوم باز پرس کرے گی۔
۳۔ پُر زور طریق پر استدعا کی جانا م ایک لاکھ چندے کے لیے اخباروں میں اپیل ہوا تھا دو لاکھ چندہ آگیا۔

اپیلانٹ — ص اپیل کرنے والا، اپیل کنندہ، مرافع (انگ)

اِتا — ص بمعنی اِتنا اب متروک ہے

اِتا مردُم کُشی کا زور بیماروں نے کب پایا
غلط کرتے ہیں اِن آنکھوں کو جو بیمار کہتے ہیں
بہار

اُتا — ت مذ ۱۔ باپ، پدر
۲۔ بزرگ، پیر، شیخ جیسے حضرت اتا احمد لیسوی پیر ترکستان۔
۳۔ آقا، سردار، اعظم، بڑا جیسے اتا تُرک میں۔
۴۔ اُستاد جیسے اتابک میں اور اتالیق میں جو بادشاہوں کے اُستادوں کا لقب ہوتا تھا۔

ت: باپ۔ بزرگ یونانی: سلام باپ یا بزرگوں کو) س: اتا = ماں

**اتابک: بکُ**

ت مذ ۱۔ اُستاد صاحب، حضرت اتالیق کے معنی میں ادب سے بادشاہوں کے اُستادوں اور اتالیقوں کا لقب ہوتا تھا۔ مراد استاد یا الیق بادشاہ
۲ استادوں کو ولیعہدوں نے اپنا وزیر بنایا تو وزیر کے معنی میں ہو گیا۔ وزیر اعظم
۳۔ وزیروں نے موقع پاکر سلطنت پر قبضہ جمایا تو یہی لقب فرمانروا بادشاہ کے معنی میں ہو گیا جیسے اتابک ابوبکر سعد بن زنگی، سعدی کا ممدوح اور شیراز کا بادشاہ گزرا ہے۔
تُ: اتا = بڑا + بک بیگ = صاحب آقا) بمعنی جناب والا۔ مجازاً حاکم، اُستاد، وغیرہ اصل میں یہ ترک شہزادوں کے اتالیق یا ولی کو مخاطب کرنے کا لفظ تھا۔ یہ شہزادے سلجوقی عہد میں لڑکپن میں کسی ممتاز امیر کے حوالے کر دیئے جاتے تھے جو اُن سے پدرانہ برتاؤ کرتا تھا۔ اس کے بعد دوسرے امراء کو یہ خطاب دیا جانے لگا۔ مصر میں مملوکیوں کے عہد میں یہ سپہ سالار تھا۔

**اتا پتا**

مذ ۱۔ اتا تابع مہمل پتا کا۔ نشان، سراغ، کھوج
م: خفیہ والے کوشش کر کے اتا پتا نکال ہی لیتے ہیں
م: گول کنڈے کے ہیرے کی کان کا اب کچھ اتا پتا نہیں رہا۔
۲۔ (پہیلیوں میں) تھوڑی سی کیفیت اشارے کے طور پر، خفیف اشارہ م: مذہب کی پہیلی کو جس

کا اتا پتا کچھ نہیں سوچو ہی مت   محصنات ص۸۱
م: اتا پتا پوچھا پہیلی کا، تو کہا کھانے کی چیزوں
میں ہے۔
۳۔ شناخت، علامت، پہچان ف = ہندو کا اتا پتا
اس کی چوٹی اور دھوتی، مسلمان کا اتا پتا اس کی ڈاڑھی
اور پاجامہ   مصادر بتانا، پوچھنا، چلانا، دینا، لینا
کے ساتھ)

اُتار   مذ   چڑھاؤ اور چڑھان کی ضد، ڈھلان۔ ڈھال
م: شملے سے کالکا تک واپسی میں اتار ہی اتار ہے۔
۱۔ نیچے آنا، اُترنا ؎

دل چڑھا آسان کوہِ عشق پر
اب اتار اس کا ہے مشکل کیا کریں
داغ

۲۔ گھٹاؤ، تنزل، کمی بخار یا نشے کا ؎

آنکھ میں تھا اُس نشے کا یوں اُتار
خوابِ خوش کا جیسے ہوتا ہے خمار
معروف

۳۔ نشیب، نیچان، ؎

چاہِ لحد اُتار ہے سولی چڑھاؤ ہے
عرش

۴۔ دریا کے بہاؤ کا رُخ م: اتار پر کشتی خود
رواں جاتی ہے۔ جزر، جوار، سکون م: سمندر
کے اتار کا زمانہ تھا۔

۵۔ پستی کی طرف میلان، زوال ف = جس نقطے پر سورج کا عروج ختم اور اُتار شروع ہو اُسے نصف النہار کہتے ہیں۔

۶۔ اترنے کی جگہ، گھاٹ، کنارہ م: اُتار نزدیک آگیا۔ چیز بست سنبھالو اترنے کا سامان کرو۔

۷۔ جمع میں ایسی باتیں یا دلیلیں جن سے خیال بدل جاتے۔ (خصوصاً وقتی غصّے یا ناراضی کا) جوش فرو کرنے کے فقرات، سمجھانے بجھانے کی باتیں م: ایسے اتار دیتے کہ غصّہ ٹھنڈا کر کے راستے پلٹ دی

۸۔ مزیل اثر، تریاق، مُصلح م: نشہ کا اتار ترشی، کیسا ہی نشہ ہو اُتر جاتا ہے ؎

یہ وہ نشہ نہیں ہے کہ جس کا اُتار ہو
ہوتے ہیں مستِ عشق کہیں ہوشیار بھی

(ناظم)

م: نظر کے زہر کا اُتار اگر کوئی ہے تو یہی ہے

(بنات النعش)

۹۔ منتر، جھاڑ پھونک جس سے کوئی آسیب یا عمل رفع ہو جاتے ؎

یاد تھا جس کا نہ عامل کو نہ سیانے کو اتار

(حالی ص۱۷۰)

۱۰۔ کفارہ م: ہو گیا جو گناہ ہونا تھا اب اس کا اتار کیا ہے۔

۱۱۔ اتارا کپڑا، پہنا لباس، اترن م: کسی کا جھوٹا

کھانے اُتار پہننے میں انھیں کچھ شرم نہیں۔

۱۲۔ بے حیا لڑاکا عورت ؎

بیٹھی لڑے وہ بیٹھے سے چلتی سوار سے
منہ چڑھ کے نوج بولوں میں ایسی اتار سے

راحت

۱۳۔ لاحقہ بطور لاحقہ برائے صنعت، اتار لینے والا جیسے کفن اتار، پگڑی اُتار

۱۴۔ قدیم گھٹیا، ادنیٰ، کم تر ؎

سنگھاروں میں گو سب سے ہے یہ اتار
یہ کہتے ہیں چوٹی کا اس کو سنگھار

م حسن

س : اوتار، اُتار

— پھینکنا

کسی شے کا کسی جگہ سے نکال کر پھینک دینا م: اس نے گرمی کی وجہ سے کپڑے اتار پھینکے۔

— دینا

ف م ۱۔ نیچے اتارتے لانا۔

۲۔ بٹھانا م : پیچ کو پھرا کر اتار دیتا تھا کبھی چڑھاتا۔

۳۔ نشیب و فراز سمجھانا م : بہت سے اُتار دیے تب کہیں ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔

۴۔ اتارنا کی تاکید، دیکھو اُتارنا۔

— ڈالنا

اتارنا کی تاکید، دیکھو اُتارنا۔

اُتارا

مذ ۱۔ ڈھلان، نشیب، ڈھال، اُتار م: چالیس میل کا اُتارا ہے ریل بغیر انجن کے پھسلتی

ہوئی خود اتر جاتی ہے۔

۲۔ نیچے اترنا، فرود آنا، نزول ؎

بے تن سے سر اترے ہوتے مشکل تھا اُتارا

ا۔ نفیس ص۲۱۶

م: اندر کا اکھاڑا کہوں یا پریوں کا اتارا

باغ و بہار ص۸۸

۳۔ چھاؤنی، پڑاؤ، اترنے کی جگہ، قیام گاہ ؎:

ہوگا ابِ جو شام کے لشکر کا اتارا

۴۔ اترا ہوا لشکر یا قافلہ، ٹانڈا م: شہر کے باہر کنجڑوں کا اتارا آکر پڑا ہے۔

۵۔ بلند مقام سے نشیب یا میدان کی طرف آنا، اترائی م: برسات کے ساتھ ہی شملے سے اتارا شروع ہو جاتا ہے۔ جاڑوں سے پہلے گورنمنٹ دلّی آجاتی ہے۔

۶۔ مہمان آنا، تشریف لانا، آنا ؎

صدقے ہیں ایسے بھی اتارے کے
سو گئے بخت گھر ہمارے کے

میر ص۹۷۸

۷۔ اس پار جانا، پرلے پار ہونا، عبور کرنا، عبور و مرور ؎

دریائے محبت سے ہے دشوار اتارا

اسیر

م: مگر گنگا کا اتارا تا دیر بند رہنے سے لوگ

خود بخود جان جائیں گے۔

مصائب غدر۔ نذیر ص ۱۴۲

۸۔ گردِ سر پھرا کے یا سراپا کو چھوڑ کر چھوا کر صدقے کیا ہوا، سر صدقہ، نچھاور، بھینٹ، قربان، نثار صدقہ اُتاری ہوئی چیز۔

رکھتے نہیں دم بھر بھی اُسے سینۂ عشاق
وہ دل جو تیرے سر سے اتارا نہیں ہوتا
نسیم دہلوی

۹۔ پہنا ہوا پُرانا پھٹا کپڑا، اتارن، اُترن م: کسی کا جھوٹا کھانے میں باک نہ اتارا پہننے میں شرم

۱۰۔ عملیات کے ذریعہ ردِّ سحر، اِزالۂ مرض، دفع بلا

عشق کا جن سر سے کب اترا ترے بیمار کے
سینکڑوں سیانے نت آتے اور اتارا کر گئے
مصحفی

م: ہر ایک مرض کو نظر گزر اور جھپٹا یا آسیب سمجھ کر بجائے دوا کے جھاڑ پھونک، اتارا کیا کرتی ہیں۔ مراۃ العروس ص ۲۳

۱۱۔ دار پار کا درمیانی فاصلہ م: گھاگھرا کا پاٹ چار کوس کا اتارا ہے۔

۱۲۔ لب ساحل، گھاٹ، کنارا م: دریا کس قدر اتر گیا ہے کل کہاں اتارا تھا اور آج کہاں اترا ہے

۱۳۔ عوام پورب ملاّحان کا کرایہ، کشتی کا بھاڑا،

۱۴۔ قہر و غضب کا نزول، غصے کا اتارا م: بھرے بیٹھے تھے کسی اور پر اتارا مجھ پر ہوا۔
۱۵۔ صدقہ رکھنے کی جگہ، چوراہہ وغیرہ م: موئے کی منڈیا کاٹ کر اتارے رکھ آؤں۔
۱۶۔ سواروں کا لڑنے کے لیے پیادہ ہونا م:
ہ: اتارا۔ س اُتار

ـ اُتارنا (ف م) ۱۔ سر کے گرد پھرا کر صدقے کرنا۔
۲۔ ردِ بلا و دفعِ سحر کرنا۔

اپنے ہی پہ سر صدقہ کیا آپ نے اس کو
دشمن کا اتارا نہ اتارا میرے سر سے
(ی داغ ص ۱۶۳)

۳۔ لشکر یا جماعت کو پڑاؤ کرانا، لا اُتارنا بہت سوں کو م: اپنے گھر مہمان آنے کو کہا تھا یا اتارا اتارنے کو سارے کنبے سمیت آن پڑیں!

ـ دینا (ف م) صدقہ دینا۔

درد سر کی ہے شکایت آپ کو
غیر کے سر کا اتارا دیجیے
(داغ)

ـ رکھنا (ف م) ۱۔ صدقے کے طور پر دھرنا م: کچھ اتارا بھی رات کو سرہانے رکھ کر صبح کو اللہ نام دے دیا کرو۔
۲۔ صدقے سلتے رکھنے کی جگہ دھرنا جیسے چولہے پر چڑھانا یا پیپل تلے رکھنا، م: منڈیا کاٹ کر

اتارنے رکھ دوں!

- کرنا ف م ۱۔ دیکھو اتارا اتارنا معنی نمبرا۔ ۲۔ گرد پھر کر صدقہ ہونا م: الماس بے بہا کو ہمایوں کی جان سے کم قیمت سمجھ کر بابر نے خود اپنی جان کو اس پر سے اتارا کرلیا۔ بیٹا اچھا ہو گیا اور باپ بستر مرگ پر جا لیٹا۔

۳۔ اکٹھے ہو کر اترنا، اجتماعاً نزول کرنا، فرود آنا م: آسمان سے پریوں نے اتارا کیا ہے۔

۴۔ پڑاؤ ڈالنا، چھاؤنی کرنا م: شہر کے باہر اتارا کیا۔

- ہونا ف ل ۱۔ پڑاؤ چھاؤنی پڑنا

۲۔ نزول ہونا ؎

ہوگا لبِ جو شام کے لشکر کا اتارا

نفیس

۳۔ ہاتھوں پر لے کر اتارنا اور آہستگی سے بہ آرام لِٹا دیا جانا، فروکش ہونا ؎

برسوں سے سسکتے ہیں کہاں صورت آرام

مدفن میں بھی اپنا لحد اتارا نہیں ہوتا

نسیم دہلوی

۴۔ کشتی وار پار پہنچنا، عبور و مرور ہونا ؎

رو دوں دریا کے کنارے اگر اے بحر صفا

ایک بھی آٹھ پہر میں نہ اتارا ہوگا

(والا جاہ عاشق لکھنوی)

باقی معنی کے لیے دیکھو اتارے ہونا۔

**اتار چڑھاؤ** ند ۱۔ نشیب و فراز، بلندی و پستی، اونچ نیچ
۲۔ اونچا نیچا رستہ م: کئی اُتار چڑھاؤ کے بعد ایک گنبد نظر آیا باغ و بہار ۲۰۳
۳۔ اوپر جانا نیچے آنا، اوپر نیچے کے پھیرے م: کوٹھا اتنا اونچا ہے کہ اُتار چڑھاؤ میں ہی تھک کر ہار جاتے ہیں۔
۴۔ اوپر سے نیچے کو اور نیچے سے اوپر کو جاتے ہوتے بل پیچ، ہیر پھیر، گھوم گھماؤ م: پہاڑی رستے بڑے اتار چڑھاؤ کھاتے جاتے ہیں۔
۵۔ اتارنا چڑھانا، سوار کرنا، اتارنا، پار کرنا وغیرہ م: قافلے کی مستورات کے اتار چڑھاؤ کا انتظام خود عورتوں کے سپرد تھا۔ م: سامان کے اتار چڑھاؤ کے لیے قلی کنارے پر مستعد تھے۔
۶۔ گردشِ دولابی، دورِ بلند و پست م: ہنڈولے کے سے اتار چڑھاؤ ہیں
۷۔ سمجھانا بجھانا، دم دلاسا، دم جھانسا م: پولیس کے اتار چڑھاؤ میں آکر سرکاری گواہ بن گیا
۸۔ برائی بھلائی، اونچ نیچ، نیک بد۔ م: یہ اتار چڑھاؤ انھیں کون سمجھاتے۔
۹۔ کھینچ تان، مروڑ تڑوڑ، اینچ کھینچ م: ستار کی کھونٹیاں تاروں کے اتار چڑھاؤ کے لیے ہوتی ہیں
۱۰۔ سطح کی ناہمواری (خصوصاً بہتے پانی کی) م:

اتار چڑھاؤ میں کشتی کی رفتار یکساں نہیں رہتی۔

۱۱۔ مدّ و جزر، جوار بھاٹا، جوشش و سکون م : سمندر کا اتار چڑھاؤ

۱۲۔ عروج و زوال، عزل و نصب م : ریاستوں میں رہ کر عہدیداروں کے اتار چڑھاؤ کا تماشا دیکھے ہوئے تھے۔

اسی کو دل سے اتاریں چڑھائیں سر پہ جسے
انھیں اُتار چڑھاؤ آتا ہے زمانے کا

مسرور

(یہ شعر معنی نمبر ۲، ۱۲ و ۱۹ میں بھی لگتا ہے)

۱۳۔ ارزانی گرانی م : بھاؤ کا اتار چڑھاؤ منڈی والوں کے ہاتھ میں رہتا ہے۔

۱۴۔ دخول و خروج، پہننا اتارنا، ڈالنا نکالنا م : جوتا ذرا ڈھیلا ہو کہ اُتار چڑھاؤ میں آسانی رہے۔

۱۵۔ دور تسلسل، گھوم پھیر۔

۱۶۔ الاپ، مدھم، پنچم، زیر و بم موسیقی م : آواز اچھی ہے اُتار چڑھاؤ سے ابھی واقف نہیں

۱۷۔ انقلابات، تغیّرات، تہہ و بالا ہونا م : اُتار چڑھاؤ دنیا کے حالات میں آتے ہی رہتے ہیں۔

س : اوتار    پراکرت    چڈن

- بتانا    ف م    ۱۔ دھوکہ فریب دینا، آسے باسے دینا دم دینا م : ٹانگ برابر کا لڑکا کیسے اُتار چڑھاؤ بتاتا

ہے کہ اس کی بات کی تھاہ ہی نہیں پاتی!

۲۔ اونچ نیچ سمجھانا، نشیب و فراز سمجھانا۔

۳۔ نیک و بد جتانا، آنکھیں کھولنا م: یہ سب اتار چڑھاؤ بتاتے تب ان کی سمجھ میں آیا۔

۔ دینا ف م ، ۱۔ اونچا نیچا کرنا۔

۲۔ کبھی مدھم کرنا کبھی اکسانا۔

۳۔ حکمت عملی سے کام لینا، دم فریب دینا، پٹی پڑھانا، سبز باغ دکھانا، روغن قاز ملنا م: ایسے اتار چڑھاؤ دیئے کہ جھٹ راضی ہوگیا۔

دیئے ناصح نے گو اُتار چڑھاؤ
اس کی باتوں میں ہم کب آتے ہیں
داغ

اُتارن مث دیکھو اُترن جو فصیح م: غیرت بیگم کا اتارن پہن معزز ماما یا داروغہ کا بھیس بنا بیگم مبتلا کے گھر جا داخل ہوئی محصنات ص ۱۳۲

۔ دیکھو اتارنا

اُتارنا ف م اترنا کا متعدی

۱۔ نیچے لے جانا، نیچے پہنچانا، اوپر یا بلندی سے نیچے لانا م: زینے پر سے اتارا۔

۲۔ نیچے بھیجنا م: دھتکار پھٹکار کر کوٹھے پر سے اتارا۔

۳۔ لٹکا کر پہنچانا یا تہہ نشین کرنا م: ڈول اُتارا کر پانی تک نہ پہنچا۔

۴۔ اٹھا کر گڑھے میں لٹانا، ڈنڈا ڈولی کر کے نیچے لِٹانا م: میت کے اتارنے کو بھی چار آدمی چاہییے ہوتے ہیں۔

مرقد میں بھی مجھ کو وہی خونخوار اتارے

معروف

لحد کمال عزیز و مقام وحشت ہے
اُتارنا جو مجھے پہلے تم اُتر لینا

اسیر

۵۔ ہاتھ بڑھا کر اوپر سے لینا یا ہاتھوں سے نیچے پکڑ لانا جیسے طاق پر سے اُتارنا۔

۶۔ زمین پر رکھنا، فرش پر ٹکانا م: پلنگ پر سے قدم نہ اتارنا

۷۔ اوپر سے اوپرا اٹھایا ہٹا لینا جیسے بالائی یا ٹوپی اتارنا۔

۸۔ داخل کرنا، گھسانا جیسے بل میں اتارنا،

۹۔ پہنچا کر سواری خالی کرانا یا چھوڑنا م: ریل اسٹیشن پر اتارے گی آگے پیدل جانا ہوگا م: سواریاں اتارنی ہیں

۱۰۔ جدا کرنا جسم سے یا جسم کے کسی حصّے سے ہٹا تبدیل کرنا۔ لباس علیحدہ کرنا جیسے کرتہ اتارنا، جراب اتارنا م: جمعے کے جمعے کپڑے اتارتے ہیں۔

۱۱۔ گھونپنا، بھونکنا م: سینے میں برچھی اتارنی چاہتا تھا۔

۱۲۔ عبور کرانا، لنگھانا م: اس پار اتارنے کا ایک روپیہ لیتے ہیں۔

۱۳۔ معدے میں پہنچانا، نگلانا م: بھوک ہڑتالیوں کے جبڑے چیر چیر کر غذا اتارتے ہیں۔

۱۴۔ جسم میں سارَی کرنا، رگوں میں دوڑانا، پچکاری کے ذریعے دوا اتارنا

۱۵۔ جذب کرنا، بیٹھانا (ان معنی میں اتار دینا بہتر م: مالش کرکے تیل کو جلد میں اتارنے سے خشکی کو فائدہ ہوتا ہے۔

۱۶۔ لاکر رکھنا، رکھوانا م: اپنا اسباب ہمارے ہاں کیوں اتارا۔

۱۷۔ کپڑا کترنا، بیتنا، م: آستین چھوٹی اتاری دامن اچھے کر دیے

۱۸۔ فرو کش ہونا، جگہ دینا، مہمان کرنا؎

یارو اُسے کہہ دو کہ جو کچھ بھی ہے مرا پاس
تو غیر کو پاس اپنے نہ زنہار اتارے

معروف

اُڑی وہ پری وہاں سے لے کر اُسے
اتارا پرستان کے اندر اُسے

میر حسن

۱۹۔ کُتر لینا، پھاڑ لینا، پھاڑنا م: تھان میں سے گز بھر کپڑا کس نے اتارا۔

۲۰۔ ادھیڑنا، چھیلنا، چھٹانا جیسے کھال اتارنا، ٹکٹ

اتارنا

۲۱۔ جوڑ سے ہٹانا، بے جگہ کرنا، کھسکانا جیسے پہنچا اتارنا
چول اتارنا

۲۲۔ دوسرے کاغذ پر لکھنا، درج کرنا، نقل کرنا
جیسے بہی پر حساب اُتارنا،

۲۳۔ عکس لینا، کھینچنا جیسے تصویر اتارنا

۲۴۔ نقل یا نمونہ بنانا دیکھو نقشہ اتارنا م: علی گڑھ
یونیورسٹی کی مسجد میں دلی کی جامع مسجد کا نقشہ
اتارا گیا ہے

۲۵۔ چھاپنا، یا پروف لینا جیسے نقش اتارنا

۲۶۔ ردی کرنا۔

قرباں ترے اے رشکِ چمن دیکھ مجھی کو
پھولوں کا گلے سے جو یہ تو ہار اُتارے

(معروف)

۲۷۔ تراشنا جیسے پھانکیں اتارنا۔

۲۸۔ ڈھانا، گرانا م: گر پڑنے کے خوف سے دیوار
اتارنے کا حکم ہوا ہے

۲۹۔ کھول لینا جیسے چلمن یا پردہ اتارنا

۳۰۔ نیچے سرکانا، الٹا کھسکانا م: لیمپ کی بتی
اتنی اتاری کہ نکل گئی۔

۳۱۔ رخ یا منہہ رکھنا، بہاؤ رکھنا (موری یا
پرنالے کا) م: ہمارے مکان میں پرنالے
اتارے ہیں۔

۳۲۔ تخت حکومت سے ہٹانا یا محروم کرنا، معزول کرنا، برخاست کرنا، برطرف کرنا م: بادشاہ کو اتار کر خود بیٹھ گیا۔

۳۳۔ گردِ سر یا سراپا پھرا کر بخش دینا، پھینکنا وغیرہ نچھاور کرنا، نثارنا، قربان کرنا، وارنا م: صدقے اتارا تھا روپیہ، جان سے عزیز تو نہ تھا۔؟

۳۴۔ سمانا، بھرنا جیسے شیشے یا ظرف میں اُتارنا

۳۵۔ آلے چولھے وغیرہ پر تیار کر کے اٹھانا، تیار کرنا م: جولاہا تھان پر تھان، کمہار برتن پر برتن باورچی دیگوں پر دیگیں اتارتا ہے تب روٹی میسر آتی ہے۔

۳۶۔ سڈول کرنا جیسے خراد اُتارنا ؎

اِس کے بازو کی کیا کروں تعریف
جیسے سانچے میں ڈھال اتارتے ہیں
(مصحفی)

م: بدن ایسا جیسے سانچے میں اتارا ہے۔

۳۷۔ استرا پھیرنا، مونڈنا، رسم عقیقہ کرنا، ہندو مونڈن کرانا، سر منڈانا م: درگاہ پر لے جا کر بچے کے بال اتاریں گے۔

۳۸۔ ڈالنا یا لے جانا م: گھوڑے کو دریا میں اتارو تو تیر جاتا ہے

۳۹۔ کنارے لگانا م: ناؤ کہاں اُتاری ؟

۴۰۔ اعضا پر سے جُدا کرنا جیسے زیور اُتارنا۔

۴۱۔ تنزل کرنا : جماعت سے اُتارے جاؤ گے

۴۲۔ قدرت سے پیدا کرنا م : خدا نے کیا کیا نعمتیں اُتاری ہیں۔

۴۳۔ ہلکا کرنا م : بہت بوجھ اُتارا تھوڑا رہا۔

۴۴۔ چھین لینا م : چور نے تو اِس کے کپڑے بھی اتارنے چاہے تھے۔

۴۵۔ ہاتھ بلند کر کے چھٹا لینا یا نوچ لانا ؎

تنورِ چرخ سے لیتے گرسنہ کب کے اُتار
ذرا بھی لگتی اگر قرصِ آفتاب میں سیخ

(ظفر)

۴۶۔ گھٹانا، کم کرنا م : بنیئے سیر بھر بھاؤ چڑھاتے ہیں تو پاؤ سیر اتارتے ہیں۔

۴۷۔ دبلا کرنا، پتلا کرنا م : اپنے آپ رو رو کر منہ اتارتا ہے۔

۴۸۔ ڈھیلا کرنا، کھچاؤ کم کرنا م : تمھیں اپنی کمان ذرا اتارنی چاہیئے م : ستار کے تار تو اتار لو

۴۹۔ خراب کرنا بگاڑنا یا زبردستی لینا جیسے آبرو اُتارنا

۵۰۔ ڈھال دینا، جھکاؤ کرنا م : سائبان کو بالشت بھر اور اتارو کہ بارش کی پوری روک ہو۔

۵۱۔ مِٹانا، میٹنا دور کرنا جیسے رنگ اُتارنا، قلعی اتارنا،

۵۲ زائل کرنا، ہرن کرنا، چھو کرنا ؎

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

ذوق

۵۳۔ ٹھنڈا کرنا۔ دھیما کرنا م : سمجھا بجھا کر اُن کا غصّہ اُتارا

۵۴۔ نا ملائم الفاظ یا زد و کوب کے ذریعے بدلہ لینا م: آپ اپنا غصّہ مجھ پر کیوں اُتارتے ہیں

۵۵۔ پیغمبروں پر بذریعہ وحی نازل کرنا، القا و الہام کرنا م خدا نے خلق کی ہدایت کے لیے کتابیں اتاریں

۵۶۔ ذہن نشین کرنا۔ دل میں بٹھانا، م: اپنا خیال کسی کے دل میں نہیں اُتارا جا سکتا م: مذہب ایسی چیز نہیں کہ بحث مباحثے اور مناظرے سے دل میں اتار دیا جائے ابن الوقت

۵۷۔ لڑنے بھیجنا، لڑانا، مقابلے کے لیے میدان میں لانا م: ہم بھی اپنا ایک پہلوان اِس دنگل میں اُتاریں گے۔

۵۸۔ جیتے ہوئے کو مار یا ہرا کر بدلہ کرنا، عوض معاوض کرنا م : ایک کشتی یا مات اُتاری ایک باقی رہی۔

۵۹۔ بے باق کرنا، ادا کرنا، بھگتانا م : قسط بندی کرکے اتاریں گے۔

۶۰۔ ذمّے سے ساقط کرنا، سبکدوش ہونا، ادا کرنا جیسے قسم اُتارنا م : پہلے تو بیٹی کے بیاہ کا فرض اُتارنا ہے۔

۶۱۔ وقعت کم کرنا، گرانا م : نظر سے اُتاریں خواہ ناراض ہوں پرواہ نہیں ؎

کیا کیجئے اُس سے کہ دم میں فلک پر
سو بار چڑھاوے ہمیں سو بار اتارے

معروف

۶۲۔ جھاڑ پھونک، صدقہ دفعیہ رد کرنا م: نظر اتارنا جادو، اُتارنا، جن اتارنا سب کچھ آتا ہے۔

۶۳۔ طرز میں طرز ملانا، طرز اُڑانا، ہو بہو ادا کرنا
م: ہر ایک کے لہجے کی نقل اتارنے کا عجیب ملکہ تھا

۶۴ (۔۔۔۔۔) کا توڑ کرنا جیسے داؤ اتارنا

۶۵۔ تل کر نکالنا، تلنا، جیسے پوریاں اُتارنا

فرہنگ آصفیہ

۶۶۔ کسی کے ذمے کر دینا م: تم سے نہیں ہو سکتا تو میرا روپیہ مہاجن پر اُتار دو میں اس سے وصول کرلوں گا نور اللغات

۶۷۔ پیدا کرنا۔ مبعوث کرنا ؎

علیؑ کو حق نے اُتارا تو عین کعبہ میں
کھلی جو آنکھ تو پہلے خدا کا گھر دیکھا

م: ہر قوم میں خدا نے کوئی ہادی ضرور اتارا ہے۔

۶۸۔ قطع کرنا، کاٹنا، الگ کرنا، قلم کرنا ؎

اُتارا سر جو ظالم نے اُتارا بوجھ گردن کا

(اسیر)

۶۹۔ اُچک لینا، اُچکا دینا ؎

عمامۂ زاہد سر بازار اُتارا (امیر)

۱۰۔ اوپر اوپر سے لینا۔ نتھارنا جیسے سالن میں سے گھی اُتار لیا

۱۱۔ پھینکنا، پھینک کر مارنا م: ترکی گولہ اندازوں نے چار گولے ایسے اتارے کہ ایک قلعہ کے برج کو ڈھا دیا۔ ف آ۔ ج ۲۔ ص ۲۶۰

س: او تارَن، اُتّارَن

اتارو — ص ۱۔ بڑا اتارنے والا جیسے کھال اُتارو

۲۔ برانگیختہ یا آمادہ، مستعد م: آپ شروع سے دیہاتیوں کی مذمت پر اتارو تھیں بنات النعش

ہ دیکھو اترنا

— ہونا — ہ ف ل ۱۔ اترا ہوا یا آمادہ ہونا ف = لوگ ہیں کہ دشمنی پر اُتارو ہوتے ہیں ح ف ص ۱۷۳/۳

۲۔ راغب و مائل، جھکے ہوئے م: جس وقت تم اُتارو تھے تق نذ ص ۴۴۹ ہ اُتارنا سے صفت

اُتاری — ص مث اتارا کی تانیث

۱۔ اُتارا کی ہوئی

۲۔ اُتارنے جوگی جیسے صدقہ اتاری ڈوسنی۔

۳۔ اتار کر پھینکی ہوئی، اُتری م: چھوڑی نوکری کو اتاری جوتی سمجھتے ہیں پھر اس کا خیال نہیں کرتے۔

۴۔ ساحل پر پہنچنے پار ہونے والے م: سلامتی سے ناؤ اتاری، تو خواجہ خضر کی نیاز کریں گے ہ

اُتارے — مذ ا۔ جمع اتارا کی دیکھو اتارا

۲۔ مف عو بطور صدقے یا پچھاور قربانی وغیرہ کے م : سر کاٹ کے اتارے دے دوں!

۳۔ صدقہ سِلا دھرنے کی جگہ، چوراہے وغیرہ پر م : منڈ با کاٹ کر اتارے رکھ دوں عو

۴۔ اُتارے ہوتے م : م صدقے اتارے عو

— کرکے ڈالنا — ف م۔ عو ا۔ صدقے کرکے پھینکنا۔

۲۔ بے توجہی کے حوالے کرنا

۳۔ ردّی کرنا م نئی چیز خریدنے کا شوق ہی شوق ہے دو دن بعد اتارے کرکے ڈال دیتے ہیں۔

— ہونا — ف ل ا۔ پرلے پار یا کنارے ہونا، سلامتی سے پہنچنا ف = یہ ناؤ دیکھیے کیسے اتارے ہوتی ہے

۲۔ داخلِ آب ہونا م : پائنچے چڑھا بسم اللہ کرکے ہم بھی اتارے ہوئے۔

۳۔ برانگیختہ ہونا پیچھے پڑنا ؎

کچھ نہ پوچھا یہ کہ ہے کس کی خطا
آتے ہی مجھ پر اتارے ہوگئے

مسرور

۴۔ آمادہ ہونا، مستعد ہونا ؎

ہم جو رونے پر اُتارے ہوگئے
ہٹ کے سب دریا کنارے ہوگئے

امیر

م : فوجداری کرنے پر اُتارے ہوں تو یہاں

بھی لٹھ کا جواب لٹھ موجود ہے۔

۵۔ (عو) نثار جانا، قربان ہونا م : بل بل جاؤں اتارے ہوں (ڈومنی)

۶۔ پہن کر اتار دیتے جانا، میلے خراب ہونا م : اتارے ہو گئے یہ کپڑے اب انھیں کیا پہنیں۔

۷۔ ڈیرے ڈالنا، چھاؤنی چھانا م : لبِ دریا اتارے ہوتے کہ پانی کا آرام ہے۔

۸۔ (جنگ) دست بدست لڑنے کے لیے گھوڑوں سے اُتر پڑنا م : تلواریں کھینچ کر اُتارے ہو گئے

۹۔ صدقے سلے ٹونے ٹوٹکے ہونا، جھاڑ پھونک عملیات چلنا؎

پھر تو صدقے اتارے ہونے لگے

(قلق لکھنوی)

اتالیق (مذ) ۱۔ تعلیم و تربیت دینے والا۔ ادب آموز

مُعلّم اتالیق منشی ادیب

ہر اک فن کے استاد بیٹھے قریب

(میر حسن ص۲۸)

۲۔ نگران اور مشیر جو امیر زادوں کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں۔

[ت : آتلیق "سوار، سواری کا اُستاد" لیق : صاحب]

اتالیقی (مذ) تعلیم و تربیت دینا، ادب آموزی م : کسی ایسے کی اتالیقی میں دیا جائے کہ درست کر دے

[ ف = اتالیق + ی (مصدری) ]

(ارف م) ا۔ اتالیق کی خدمت بجا لانا۔
۲۔ اتالیق کا پیشہ رکھنا ف = رئیس زادوں کی اتالیقی کرتے ہیں۔
۳۔ (طنزاً) رائے و مشورہ دینا۔ نیک و بد سمجھانا ف تم میری اتالیقی کیوں کرنے لگے خدا نے مجھے خود سمجھ دی ہے۔

**اُتاوَلا** ا۔ جلد بازی کرنے والا، جلد باز
۲۔ ایک بات پر نہ ٹکنے والا، ، بے قرار
ف = اور مانگتا ہے آدمی برائی جیسے مانگتا ہے بھلائی اور ہے آدمی اُتاولا (تق عق ص۲۵۸)
[س: تِ وَراوان پراکرت: اُتاوَل]

**اُتاولی** (مث۔ گنوار) ا۔ جلدی، تیزی،
۲۔ (ص مث) جلد بازی کرنے والی۔

**اتائی** (مذ) ا۔ جس نے کسی فن کو پیشے کے طور پر باقاعدہ نہ سیکھا ہو استادوں کی صحبت یا ذاتی شوق اور تجربے سے کچھ دخل رکھتا ہو۔ ناواقفِ فن، نیم رُ
م: اس پر بھی جو کلاونت ہوگا وہ ناک چڑھا کر یہی کہے گا کہ اتائی ہیں (حیات ذوق آزاد ص۲۵)
م: سنیے گا، دیکھو کس طرح بتاتی ہوں۔ اس طرح ادا کروں، اتائی کیا اچھے گویّے سے بھی نہ ہوسکے۔
[ ن آ۔ ۳۔ ص۹۹ ]
۲۔ علاج معالجہ میں کچھ دخل رکھنے والا، نیم حکیم (ان معنی میں زیادہ مستعمل)

م : اتائی نے کہا کہ حکیم میں اور مجھ میں فرق کیا ہے وہ مریضوں کو باقاعدہ مارتا ہے میں بے قاعدہ مارتا ہوں
۳۔ (ص) اتائی سے منسوب م : اتائی نسخوں سے کبھی فائدہ بھی ہو جاتا ہے
[ س : ات یاگی پ : اتائی ]

ـ علاج — (مذ) فنِ طب سے ناواقف یا نیم آشنا شخص کا تجویز کردہ معالجہ، نیم ٹر حکیم کی دوا، تجویز، ف = اتائی علاج اندیشے سے خالی نہیں ہوتا۔

ـ نسخہ — (مذ) ا۔ وہ نسخہ (دوا) جو کسی اتائی نے کسی مریض کے لیے تجویز کیا ہو
۲۔ نیم حکیم کی دوا ف = اتائی نسخوں سے کبھی ایسا نقصان پہنچ جاتا ہے کہ اس کا تدارک حکیم بھی نہیں کر سکتے۔
۳۔ کسی مرض کا وہ نسخہ یا معالجہ جو کسی حکیم طبیب نے کسی کو اپنے مجربات سے عطا کیا ہو طبیبوں کا عطیہ۔ اِن معنی میں یہ لفظ اپنی اصل میں عطا۔
اور اتا (ت) سے خلط ملط ہو گیا ہے

اِتّا — (ص مف) (عوام) دیکھو اتنا جو فصیح
س : اِی تت اِی تت ا پراکرت اِت ت ی

اُتّا — (ص مف) (عوام) دیکھو اُتنا جو فصیح
س : اِی تت، ای تت ا پراکرت : اِت ت ی

اَتباع — (مذ۔ جمع) پیچھے چلنے والے، پیرو ہمراہی، ماتحت

با ملازم م : آباو اجداد اُن کے مع اپنے خاندان
و اتباع کے بخارا سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئے
۲۔ تقلید یا پیروی کرنے والے
ع۔ مادّہ : ت ب ع

اِتّباع

مذ ۱۔ تقلید، پیچھے چلنا، پیروی م : چاروں
اماموں میں سے کسی ایک کا اتّباع مسلمان لازم
سمجھتے ہیں۔
۲۔ احکام کی بجا آوری، تابعداری، ماننا م :
قرآن و حدیث کا اتّباع کافی ہے۔
مصادر : کرنا، ہونا

ع۔ مادّہ : ت ب ع

سے اِتّحاد

ع مذ ۱۔ ایک ہونا، یگانگت
۲۔ برادری، تعلّق، رشتہ م : اِس شادی سے
دونوں خاندانوں میں اتّحاد کا سلسلہ پیدا ہوگیا۔
۳۔ یکساں، مطابقت م : باوجود فرق واختلاف
کے ہندوؤں کی مختلف اقوام میں ایک اتّحاد بھی پایا
جاتا ہے۔
۴۔ دوستی، صلح، اتّفاق، ایکا م : دشمنوں میں
اتّحاد بھی پایا جاتا ہے
۵۔ باہمدگر سلوک، محبّت، موافقت م : بھائیوں
بھائیوں میں وہ اِتّحاد نہیں جو ہونا چاہیئے۔
مصادر : بڑھانا، پیدا کرنا، کرنا، رکھنا، ہونا،
ع۔ مادّہ : و ح د

اِتحادی — مذ ا۔ وہ غیر جنھوں نے باہم دوستی یعنی صلح و جنگ میں موافقت اور ایک دوسرے کی مددگاری کا حلف و معاہدہ کرلیا ہو۔ حلیف

۲۔ جنگ عظیم میں انگلستان، امریکہ و روس چین کا مجموعی لقب۔ ع : اِتحاد + ف : ی

اتر — مث ا۔ دیکھو اترنا جس کا یہ حاصل مصدر اور امر ہے۔

۲۔ چڑھ کا نقیض م : زینے کی اُتر چڑھ میں ٹانگیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

۳۔ اترن کا مخفف م : کسی کی جھوٹ کھالی کسی کی اُترَ پہن لی گزر کرلی۔

۴۔ نشیب، ڈھال م : اُتر پر ریل خود ہی پھسلتی چلی جاتی ہے ف = اُتر پر تو دوڑتے اُتر جاتے ہیں۔

۵۔ اُترائی م : اِدھر برسات ہوئی اُدھر پہاڑ سے لوگوں کی اُتر لگی۔

۶۔ مف فروتر، ادھر، بائیں کو (شاذ) م : راجہ جودھپور کو شکایت یہ تھی کہ اُن کی کرسی اُدیپور سے اُتر کیوں مقرر کی گئی آخر دربار چھوڑ کر چل دیے۔

س : اوتر پ : اُتَّر

۔آنا — ف ل ا۔ اوپر سے نیچے آجانا م : ویسرائے شملے سے اُتر آیا ہے۔

۲۔ پھسل پڑنا، کھسل آنا م : پاجامہ ناف سے نیچے اُتر آتا ہے انھیں خبر نہیں ہوتی

۳۔ تمکنت کم کر دینا، ٹھسا چھوڑ دینا، خلق و تواضع کی طرف مائل ہونا، مزاج دھیما کر لینا م : بہت اُتر آئے ہیں رفتہ رفتہ بالکل سیدھے ہو جائیں گے۔

۴۔ راغب و مائل ہونا عموماً طنزیہ م : مٹھائی کھانے پر اتر آئے تو کئی کئی دن مٹھائیاں کھاتے رہے۔

۵۔ ایک ڈھنگ بدل کر دوسرا طرز اختیار اور شروع کر دینا۔

اب اتر آئے ہیں وہ تعریف پر
ہم جو عادی ہو گئے دشنام کے
داغ

۶۔ آمادہ و مستعد ہو جانا، اُتارو ہونا م : لڑنے پر اُتر آیا گالیاں دینے لگا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ م : ضرور ہے کہ بحث کرنے والے سخن پروری پر اتر آئیں جس کا انجام ہے گالی گلوچ
ح ف ۲ ص ۳۶۲

۷۔ گھٹ جانا، کم ہو جانا، ارزاں تر ہونا، سستا پڑنا م : بھاؤ ذرا اور اُتر آئے تو دس پانچ من ہم بھی خرید لیں

۸۔ دُبلا پڑ جانا، ست جانا م : منہ اتر آیا ہوائیاں سی اُڑنے لگیں۔

۹۔ عکس، نقش اُٹھ آنا یا پڑ جانا م : کاپی کے حروف پتھر یا تہ کے کاغذ پر اُتر آتے ہیں
در آنا ع

یا اُتر آئی ہیں تر بینی میں پریاں تاکر

مہر

۱۱۔ ٹپکنا، جھلک پڑنا، بھر آنا م : دیکھ کر آنکھوں میں خون اُتر آیا۔
خون اُتر آنا، پانی اتر آنا، آنا کے لیے دیکھو خون، پانی،

-پڑنا ف ل ۱۔ نیچے آجانا

۲۔ نازل ہو جانا م : زمین سے نہیں پیدا ہوا آسمان سے اُتر پڑا تھا۔
۳۔ کھسل پڑنا، ٹخنوں میں آپڑنا جیسے پاجامہ نہ اُتر پڑے۔
۴۔ سواری سے اُتر کر پیدل ہو جانا حرف سے کے ساتھ م : ٹرام سے اُتر پڑا شاید کرایہ پاس نہ تھا۔
۵۔ قیام کر دینا مقیم ہو جانا، ٹھہر جانا م : رات زیادہ گئی تھی سرائے ہی میں اتر پڑے۔
۶۔ اُتر آنا، اُتارو، ہونا ع

گالیوں پر وہ پریزاد اُتر پڑتا ہے

ظفر

(اُتر آنا فصیح ہے۔)

۷۔ اُترنا کی تاکید

جانا

ف ل چڑھ جانا کا نقیض،

۱۔ اوپر سے نیچے آجانا یا چلا جانا۔ م: آدم کو حکم ہوا کہ تم سب جنت سے اُتر جاؤ۔

۲۔ نیچا ہو جانا، پست کیا جانا م: ایک ایک گز دیوار اُتر جائے تو کھلی ہوا آنے لگے۔

۳۔ دُبلا پڑ جانا منہ یا چہرے کے ساتھ م: ایک دن کے بخار میں چہرہ اُتر گیا ہے

۴۔ زور و شور گھٹ جانا بادل یا چڑھتے پانی کے ساتھ جیسے برسات اُتر گئی

۵۔ سواری چھوڑ دینا، پیادہ ہو جانا م: بادشاہی دروازے کی سڑک کے موڑ پر ایک میل بنا ہوا ہے جس پر سڑکِ خاص حضور والا کندہ تھا، یہاں لوگ ادب کے واسطے اُتر جاتے تھے۔ قطب دہلی

۶۔ پھلوں وغیرہ کا باسی ہو جانا، زیادہ پک جانا، بگڑ جانا م: انگور اتر گئے ہیں آج کے ٹوٹے نہیں معلوم ہوتے۔

۷۔ جگہ سے ہٹ جانا، جوڑ سے کھسک جانا جیسے ہاتھ اتر جانا ؏

پہنیں جو چوڑیاں تو کلائی اُتر گئی

امیر

۸۔ گھس جانا، داخل ہو جانا، سما جانا م: اتنا ہاتھ اندر اُتر گیا م: تلوار نیام میں آدھی اُتر

گئی تھی، آدھی باہر تھی کہ پھر کھینچ لی۔

۹۔ تنزّل پانا م: ادر لو جماعت چڑھے یہ جماعت اُتر گیے۔

۱۰۔ ارزاں ہونا سستا پڑنا م: سونے کا بھاؤ بہت اُتر گیا۔

۱۱۔ گھٹیا ہو جانا، کم عیار ہونا، م: یہ ٹانکا لگ کر سونا کندن نہیں رہتا اُتر جاتا ہے

۱۲۔ الو۔ ذلیل اور بے قدر ہو جانا، گیا گزرا ہو جانا (ب)، نظروں میں گر جانا، منظور نظر نہ رہنا م: ہم اُن کی نظروں سے بھی اُتر گئے ؟

۱۳۔ پانی کم رہ جانا پایاب ہو جانا م: گرمی میں سب دریا اُتر جاتے ہیں۔

۱۴۔ نقش ہو جانا، منتقل ہو جانا م: کاربن کے ذریعے حروف تہہ تک اُتر جاتے ہیں۔

۱۵۔ جسم پر سے کھسل پڑتا علحٰدہ جدا ہو جانا م: معتوب ہوتے ہی آدم و حوّا دونوں کے جنّتی کپڑے خود بخود اُتر گئے پتّوں سے اُن کو اپنا جسم ڈھانکنا پڑا۔

۱۶۔ کھُب جانا، بیٹھ جانا ع

ناصح نے جو کہی مرے دل میں اُتر گئی
داغ

۱۷۔ نوچ لیے یا لوٹ لیے جانا م: رالتورات آم انگور سب اُتر گئے تھے ایک پھل کا پتا نہ تھا۔

۱۸۔ ہو جانا، ہو جاتے (ماضی میں۔ عوام م: صدقے

اتر گئی ماں، واری گئی ماں!

۱۹۔ مدھم پڑ جانا، بدروپ ہو جانا، مٹ جانا، ڈھل جانا جیسے رنگ اتر گیا۔

۲۰۔ بے باق ہو جانا، بالکل ادا ہو جانا، ذمے سے ساقط ہو جانا م: قرض اُتر گیا الحمد للہ م: شادی تو کیا ہوئی یہ کہو کہ فرض اُتر گیا

۲۱۔ بچے کے لیے۔ عو مرجانا م: گود کا اتر گیا اب وہی پہلونٹی کا رہ گیا ہے۔ م: اس کی اوپر کی دو لڑکیاں کہ ایک دو مہینے کی ہو کر اُتر گئی اور دوسری سوا دو برس کی۔ فسانۂ مبتلا

۲۲۔ تخت چھوڑ دینا، سلطنت ترک کرنا م: بادشاہ خود اُتر گیا کسی نے اتارا نہیں

۲۳۔ سن رسیدہ ہو جانا، ڈھل جانا م: لڑکی عمر وں سے اتر گئی تو اس کی نسبت آنی دشوار ہو جائے گی

۲۴۔ ٹھیر جانا، قیام کرنا، بسیرا کر دینا م: مسافروں کا کیا ہے جہاں آرام کی جگہ دیکھی وہیں اُتر گئے۔

۲۵۔ تلوار وغیرہ کے لیے کاٹتی چلی جانا، قتل کر جانا م: سوار کے خود سے گھوڑے کی کمر تک اتر گئی۔

اُتر جائے گلے پر رکھتے ہی یوں خنجرِ قاتل
اثر ہے یہ ہمارے جذبۂ شوقِ شہادت کا
سالک ص۳۵

۲۶۔ کٹ جانا، ترش جانا، قلم ہو جانا م: کسی کا سر اُڑ گیا کسی کی گردن اُتر گئی۔

۲۷۔ کم پڑ جانا، خشک ہو جانا دودھ کے لیے
ف = ایسی نظر لگی کہ دودھ ہی اتر گیا م: دودھ
اترجانے کی بھی کچھ دوا ہے؟
۲۸۔ پرے پار ہو جانا، عبور کر جانا م: گنگا اُتر گئے۔
اُتر جاؤں ابھی دریائے غم سے وہ اگر چاہے
میں کشتی جانتا ہوں یار کی تیغ جہازی کو
ناسخ
۲۹۔ فحش۔ جماع سے فارغ ہونا م: پوری پلٹن
اُتر جائے تب بھی اس کی تسلّی نہ ہو۔
۳۰۔ مِٹ جانا، زائل ہو جانا جِلا وغیرہ م:
ساری قلعی اُتر گئی۔
۳۱۔ ادھیڑی جانا، اُدھڑ جانا جیسے چھت اُتر گئی
۳۲۔ عضو سے نکل جانا، ڈھیلا ہو جانا م: انگوٹھی
اُتر اُتر جاتی ہے۔
۳۳۔ چپکے سے کھول کر چرا لی جانا۔ اتارے جانا
چوری جانا م: بچّی کی پہنچی سوتے میں اُتر گئی تھی
اس پر ماماؤں کو وہ مار پڑی کہ توبہ الہٰی۔
۳۴۔ منعکس ہو جانا، کھنچ جانا م، پردے والیوں کی
بھی تصویر اُتر گئی۔
۳۵۔ کند پڑ جانا، تیز نہ رہنا م: دھار اتر گئی تو چاقو
کام کا نہ رہے گا۔
۳۶۔ ہٹا لیا جانا، کھول لیا جانا م: بانڈیاں جھاڑ
سب اُتر گئے ننگا بچا دالان رہ گیا۔

۳۷۔ پیوست ہو جانا، بیٹھ جانا، گھپ جانا جیسے میخ اتر گئی۔ کیل اتر گئی م بات کہی کہ سینے میں برچھی اتر گئی۔

۳۸۔ حلق سے فرو ہونا، معدے میں پہنچنا، نگل نگلا جانا م: عرق کے ساتھ دوا بہ آسانی اتر جاتی ہے

۳۹۔ فنر وغیرہ کے چکّر، بل، مروڑ ڈھیلے پڑ جانا، خالی ہو جانا جیسے کوک اُتر جانا۔

۴۰۔ ڈھلان یا سیڑھیاں طے کر کے نیچے پہنچ جانا ف: اترتے تو اُتر گیا پھر چڑھنا دشوار ہوا۔

۴۱۔ غروب کے قریب ہو جانا، ڈھلنا م: سورج بہت اُتر گیا۔

۴۲۔ چڑھ جانا م: تمہارے لیے کیا سولی اتر جائیں؟

۴۳۔ جھڑ جانا یا صفا ہو جانا م: اس تیں سے سارے سر کے بال اُتر گئے۔

۴۴۔ زائل ہو جانا، بھول جانا، یاد نہ رہنا م: عین وقت پر بات ذہن سے اُتر گئی۔

۴۵۔ دھنس جانا، تہ نشین ہو جانا م: کشتی ریتے میں اتر گئی۔

۴۶۔ پیٹ وغیرہ کے ساتھ ہضم ہو جانا، چٹ کر جانا م: کوٹھیاں اور کنوئیں ان کے پیٹ میں اتر گئے۔

۴۷۔ ہٹا لیا جانا، اتار لیا جانا۔ چھٹا لیا جانا جیسے پھاہا اتر گیا۔

۴۸۔ معزول ہونا، برطرف کیا جانا، اتار دیا جانا
م: عہدے سے اتر گئے۔

۴۹۔ عزت آبرو کے ساتھ: بے آبرو ہونا، بے عصمت ہو جانا جیسے عزت یا آبرو اُترنا۔

چال دایا پر کسی کی کام کر ہی جائے گی
موتی خانم آبرو اک دن اُتر ہی جائے گی

۔ کر (کے)، ۵۰ صف ۱۔ گھٹ کر، کم تر۔

قسم اول نور تیرے چہرۂ تاباں میں ہے
اس سے کم سورج میں ہے اس سے اتر کے چاند میں
رشک

۲۔ اوپر سے نیچے آکر زوال پاکر ف = اتر کے پھر کمان چڑھنی مشکل ہے

اُتر

اُتر۔ مذ وہ سمت جو سورج کی طرف منہہ کرکے کھڑے ہونے پر بائیں ہاتھ کی طرف واقع ہوتی ہے سمتِ شمال ۔ مقابل دکن کا [ ہ ]

۔ جاؤ کر دکھن وہی کرم کے لکھن یا لچھن

(کہاوت)۱۔ اگر تقدیر ساتھ نہ ہو تو کسی طرف کا بھی سفر وسیلۂ ظفر نہیں ہو سکتا۔
۲۔ کہیں جاؤ کہیں رہو بد نصیبی ساتھ ہے حالت بہتر نہیں ہونے دیتی۔

اُترا

ص ۱۔ اُترا ہوا کا مخفف۔
۲۔ کمتر، گھٹیا، کم م: قیمت میں کچھ اُترا تو مال میں بھی اُترا ہوگا۔
۳۔ ڈھلا ہوا۔ پکا ہوا، سن رسیدہ جیسے عمر میں اُترا

۴۔ معزول، معتوب م : اُترا شحنہ مردک نام
۵۔ اترن۔ اتارن م : کسی کا اترا ہم کیوں پہنیں
۶۔ الٹا۔ بایاں م : اترے ہاتھ کو
۷۔ دُبلا م : اُترے چہرے سے کچھ فکرمند معلوم ہوتے تھے [ ہ ]

- باجا — ( مذ ) وہ باجا جس کے تار پردے وغیرہ ڈھیلے پڑ گئے ہوں پورے آہنگ پر نہ ہو

- سُر — (مذ) وہ سُر جو گانے میں قاعدے کے خلاف پڑے

- شحنہ مردک نام — (اُرمثل) معزول کوتوال کو لوگ معزولی کے بعد بُرے ناموں سے یاد کرتے ہیں، عہدے کے ساتھ اس کا رُعب بھی غائب ہو جاتا ہے۔ لوگ کھل کر بُرا کہتے ہیں اور دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔

سب نے کہا جب چھوٹا کام
اُترا شحنہ مردک نام

(قطعہ تاریخ معزولی کوتوال دہلی از حکیم مومن خاں مومن دہلوی)

- کر دینا — (ف م) ۱۔ مرتبہ گھٹا دینا، نظر سے گرا دینا، معزول کر دینا م : بیوی کو تو بالکل اُترا کر دیا ہے کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔
۲۔ اُترن بنا دینا، ردّی کر دینا م : بدتمیزی سے پہن کر اُسے دو دن میں اُترا کر دیں گے۔

- (ہوا) مال — (مذ) تجارتی مال جو ایک مقررہ مدّت گزرنے پر خراب ہو گیا ہو یا ہو تا جائے۔

مندرا — مذ دیکھو مورچھنا جس میں بتایا گیا ہے کہ ہر گرام کے سات سات مورچھنا ہوتے ہیں از آنجملہ کھرج گرام کے پہلے مورچھنا کا یہ نام موسیقی

اتراپن — مذ چھپاؤ مت کہے دیتا ہے سب جوبن کا اُتراپن
کہیں تو رات کو جاگے ہیں جب یوں مسکراتے ہیں
رنگین

اِترانا — ص۔عو ۱۔شیخی باز اوچھا
۲۔ گھمنڈی، مغرور ف ۔ بڑا آیا تھا اِتراتا ہوا۔
۳۔ مف اِتراکر جیسے اتراتا چلنا میں ہ: اِترانا سے صفت۔ دیکھو اترانا۔

اِتراتی — ہ ص مف تانیث اِتراتا کی

اِتراٹ — د مث دیکھو اتراہٹ ہ۔ اترانا کا حاصل مصدر

اِتراجانا — ف ل اتراتا ہوا ہونا، شیخی میں آجانا ف ۔ دولت جو آگئی ہے تو کچھ اِترا گئے ہیں ؎
نکلے ہے کرتی قہقہے مینا سے دخترِ رز
کچھ یہ تو منہ لگانے سے اترائی جاتے ہے
معروف

اتراک — مذ جمع ترک کی جمع بقاعدۂ عربی [ع]

اُتران — مث دیکھو اتار بمعنی ڈھلان
ہ۔ اترنے کا حاصل مصدر

اِترانا — ف ل ۱۔ کمینہ پن دکھانا، اوچھا پن کرنا
۲۔ خود نمائی کرنا، فخر جتانا
۳۔ غرور اور گھمنڈ دکھانا، فخر و ناز کرنا ؎

گلبدن تنگ نہیں یاں آنکھوں میں رکھتا کچھ قدر
خلق اترانی ہے پاجامہ پہن کتنو کا
مصحفی

م: اللہ ان کو پسند نہیں کرتا جو اِترائیں اور بڑائی مارتے پھریں تق نذ ص ۱۵۱

۴۔ کسی کی سرپرستی یا برتے' بھروسے پر اکڑنا غرور میں آجانا ؎

بنا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

م: بہنوی تھانیدار ہیں اُن پر اِتراتے ہیں

س: اِتر + آین

اُترانا — ف م دیکھو اُتروانا۔ ہ

اُترانگ — مث سرگم کی سپتگ کے دوسرے حصّے پا. دھا، نی، سا، کا مجموعی نام جو پنجم اور ٹیپ کی کھرج اَچل = غیر متعلق سروں پر مشتمل ہے موسیقی ہ

— کے راگ — ہ مذ وہ راگ جو سرگم کے دوسرے حصّے میں گائے جاتے ہیں یا انہی سروں پر ان کا زیادہ زور رہتا ہے موسیقی

اُتراون — مث ہندو۔ دیکھو اتارن اور اترن جو اِس سے فصیح۔ ہ

اتراہٹ — مث۔ عو ا۔ دیکھو اِترانا

۲۔ شیخی بڑائی م : مزاج میں اِتراہٹ بہت ہے
[ ہ ۔ اِترانا کا حاصل مصدر ]

— میں آجانا (ف ل) شیخی میں بھر جانا، اوچھی حرکتیں کرنا م: چو طرف سے تعریفیں جو ہوئیں تو وہ اتراہٹ ہی میں آگئے۔

اُترا ہری (مث) (پورب) اُتر کی ہوا، بادشمال۔ ہ

اترا ہی (مث) (پورب) دیکھو اتراہری جو زیادہ فصیح ہ

اُترائی (مث) ۱۔ اتار، ڈھلان، نشیب م: غرض رخصت ہو کر لشکر سے باہر نکلا اور پہاڑ کی اترائی کی اترائی متوجہ ہوا۔ (امیر حمزہ اشک ص۱۰۶)
۲۔ انبوہ کا اترنا، نیچے جانا، آباد ہونا م: اترائی کے زمانے میں آپ شملے چلے واہ!
۳۔ عبور کرنے کا محصول
۴۔ ناؤ کا کرایہ، پہاڑ سے واپسی کا بھاڑا م: اترائی فی آدمی ۸ر مقرر ہے
۶۔ احسان کا بدلہ۔ عوض، صلہ، پاداشش
[ ہ ۔ اترنا کا حاصل مصدر ]

اِترایا (مذ۔ عو) ۱۔ خود پسند، خود بین، نازاں۔
۲۔ شیخی خورہ، مغرور، م : بڑا بیچارا اِترانا آیا تھا م : اترائے کی شامت تو نہیں آئی! [ہ]

اترپال (مث) بنجر قسم کی زمین جس میں پانی گہرا اتر جائے اور اوپر کی سطح بالکل خشک اور بے آل رہنے کی وجہ

سے کسی قسم کی کاشت کے لائق نہ ہو

اتر پڑنا (ف ل) آمادہ ہونا، مائل ہونا، اُتر آنا ؎
طلب بوسہ پہ کیا کوئی چڑھے منہ اس کے
گالیوں پر وہ ستمگار اتر پڑتا ہے
(ظفر)

اُترتا (ص۔ مذ) ۱۔ کم قیمت کا، گھٹیا م: انگریزی سونا خالص کندن سے ذرا اُترتا ہوتا ہے۔
۲۔ زوال پذیر، گھٹتا، نصف آخر جیسے اُترتا دن یا مہینہ، اُترتا چاند، اترتا سورج
۳۔ بے باق اور ادا ہوتا ہوا م: قرضہ اترتا نظر نہیں آتا۔
۴۔ ہلکا پڑتا ہے، اُڑتا ہوا م: چہرے کے اُترتے رنگ سے فکر ترشح ہوتا ہے۔
۵۔ تھوڑا کم م: مزے میں خربوزے سے یہ ذرا اُترتا رہا۔
۶۔ دھیما پڑتا ہوا م: اُترتے غصے کو پھر بھڑکا دیا۔
۷۔ نیچے ہوتا یا نیچے آتا، فرو ہوتا م: اترتا نوالہ حلق سے اگلوا لینے والا [ ہ ]

۔ پانی (مذ) دریا یا ندی کے پانی کا معمولی مقدار سے اتنا کم ہو جانا کہ اس میں کشتیاں نہ چل سکیں۔ چڑھ اتار

۔ چاند (مذ) ۱۔ دیکھو اُترتا معنی ۲ معہ مثال۔ مرادفات اندھیرا پاکھ، زوالِ ماہ

۲۔ مف مہینے کے آخری دنوں میں یا نصف آخر میں

۳۔ (مجازاً) تنگی کے ایام میں م : اترتے چاند تقاضا کرنے آئے ہو تم بھی کیا عقلمند ہو۔

اُترُتائی (مث) جلد بازی، تیزی، چالاکی [ ہ ]

[ ہ : اترتائی بس : ]

اُترتی (ص مث) ۱۔ دیکھو اترتا جس کی یہ تانیث ہے بمعنی نمبرا م : اترتی برسات سفر کے لیے ٹھیک ہوگی [ ہ ]

۔ تان (مث) اُخلی سے نچلی تان

۔ ندی (مث) وہ ندی جس کا جوش و خروش ختم ہو رہا ہو۔ چڑھی ندی کی ضد۔

۔ ندی کنارے ڈھائے (مثل) دل شکنی بے بسی، مایوسی میں انسان ناچار بے ڈھب ہاتھ پاؤں چلاتا حرکاتِ مذبوحی کرتا ہے فضول نقصان پہنچا کر بھڑاس نکالتا ہے۔

اِترجانا (ف ل) ۱۔ تاڑ جانا

۲۔ کھٹک جانا م : کتنے ہی پردوں میں کھو نکلنے کی بات ہوگی تو عقلمندی فوراً اِتر جائے گی [ ہ ]

اُترسوں (مث) آئندہ پرسوں سے ایک اگلا اور گزشتہ پرسوں سے ایک پچھلا دن یعنی آج سمیت چوتھا دن آئندہ ہو خواہ گزشتہ

کہا آنے کو اے دل اس نے کل پرسوں اترسوں ہے
نہ گھبرا صبر کر دو تین دن کے بعد آئے گا

[ س : اِت رشَ و، ات رشَ و ظفر

**اترکر** — (ہ مف) دیکھو اُتر کے

**اُتر گئی تو ئی تو کیا کرے گا کوئی** — (کہاوت۔ عو) ۱۔ چادر اتر گئی تو بے نقابی لاچار لازم ہی ہوئی یعنی اپنے بس کی نہ رہی
۲۔ پہلی بار بے نقابی یا رسوائی میں کسی نے کچھ نہ کیا تو اب بھی کیا کرے گا، بے حیائی قرار پا چکی اب بے دھڑک ہوگئی۔ اتر گئی تو ئی تو کیا کرے گا کوئی۔

**اُترن** — (مث) ۱۔ پہن کر اتارا ہوا کپڑا خصوصاً وہ جو ردّی کر دیا گیا ہو۔
۲۔ پھٹا پرانا مستعمل لباس جو عموماً بخش دیا جاتا ہے م: اترن تک اللہ کے نام نہیں دیتے بیچ کر دام کھرے کر لیتے ہیں (مصادر پہننا، دینا)
[س: اُت رن، ادت رن]

**۔ پُترن** — (مث۔ عو) دیکھو اُترن۔ پترن تابع مہمل بمعنی اُترن وغیرہ م: کسی کی اُترن پترن خدانخواستہ ہمارے بچّے کیوں پہننے لگے۔ [ہ]

**اُترنا** — (ہ ف ل) ۱۔ اوپر یا بلندی سے نیچے آنا
۲۔ قیام کرنا، ٹھہرنا جیسے ہوٹل میں یا سرائے میں اُترا ہے۔
۳۔ غیب سے نازل ہونا، آسمان پر سے آنا ع۔
من وسلویٰ ہے یہ اپنے لیے گویا اترا
۴۔ اِلہام وَاِلقا ہونا ؎
کلام اللہ اُترا آخرِ ماہِ مبارک میں
ہوا اِس واسطے شوّال مبدا سالِ بعثت کا
حالی صفحہ ۱۸۹

۵۔ عبور کرنا، دریا وغیرہ کے پار ہو جانا م: وہ دریا سے پار اُترا ہی تھا کہ دشمن آ پہنچا۔

۶۔ ثابت ہونا م: کسی کو غیب کی تو خبر نہیں، اٹکل ٹھیک نہیں بھی اُترتی ح۔ ف صنہ

۷۔ وزن ہونا، تلنا یا (وزن میں) نکلنا م: تولا تو پورا پان سیر اُترا۔

۸۔ آمادہ یا ملتفت ہونا، اتر آنا م: علم کی تعریف پر اترتے ہیں تو اس کی برکت سے الخ

آبحیات ص

۹۔ نصیب ہونا، ارزانی ہونا، خاص ہونا، مختص ہونا م: یہ بات تو آپ ہی کے لیے اُتری ہے اور کو کہاں نصیب۔

۱۰۔ دُبلا ماڑا مضمحل وغیرہ ہونا، کم ہونا، گھٹنا ؎

ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا
ذرا اُترا نہیں ظالم کہیں سے
داغ

۱۱۔ یاد نہ رہنا م وقت پر ذہن سے اُتری کہ چوکی

۱۲۔ پک کر ٹوٹ کر فراہم ہونا۔ تیار ہو جانا م: باغ پر زردہ ہو رہا ہے کچھ میوے اترنے بھی لگے ہیں۔

۱۳۔ مجازاً بھر آنا یا تراوش کرنا م: دیکھے سے آنکھوں میں خون اُترے م: بچہ روتا ہے تو ماں کے دودھ اُترتا ہے۔

۱۴۔ ٹھیک آنا یا ہونا م: تمھارے کپڑے میرے

ٹھیک اُترے

۱۵۔ مقابلے پر آنا، دنگل میں اُترنا م: پٹھوں کو اپنے لڑاتے ہیں اُستاد خود کیوں نہیں اُترتے ؟

۱۶۔ نقل ہونا ؎

دِل بے تاب کی تصویر اُسے کیا بھیجوں
کہ مصوّر سے اترتا نہیں انگارۂ دل

دل

۱۷۔ جوڑ پیوند سے ہٹنا، بے چول ہونا، جھوٹا پڑنا م: کھچڑی کھاتے پہنچا اُترا

۱۸۔ دور کیا جانا، نکالا جانا ع

نتھ کا دن آیا مگر بال نہ اتری ناک سے

(عاشق)

۱۹۔ امتحان آزمائش تجربے میں ٹھیک نکلنا ع

آنچ کھا کھا کے بھی قائم یہی سیماب اُترا

م: امتحان میں پورا اُترا۔

۲۰۔ اُدھیڑ لیا جانا، اُدھڑنا۔

۲۱۔ ماند پڑنا، پرانا ہونا، بدرنگ ہونا ؎

چمک رہی ہے بہت برق سے ملاؤں گا
تیرے دوپٹے کی اتری ہوئی کناری کو

(آتش)

۲۲۔ نگلنا، حلق سے نیچے اترنا، م: حلق سے نیچے نہیں اُترا

[ س: اُتّرن، اوترن ]

اُترنگ (مث) دیکھو اُترنگا جو فصیح۔

اُترنگا (مذ) دروازے یا چوکھٹ کے اوپر کے پٹاؤ کی ہر ایک لکڑی جن کے سرے دروازے کے آثار کے دونوں پاکھوں پر ٹکے ہوتے ہیں۔ دروازے کی چوکھٹ کی اوپر کی لکڑی جو بازوؤں یعنی چوکھٹ کی کھڑی لکڑیوں کے اوپر بطور پیشانی ہوتی ہے پورب اپردٹا [ہ]

اُتروانا (ف م) اترنا کا متعدی المتعدی

۱۔ کسی کے ذریعے اُتارنا ف = ریل میں سے زبردستی پولیس کے ذریعے اتروا لائے

۲۔ (عو) دروازے میں پردہ کراکر اندر تک لانا

۳۔ اُترنے میں مدد دینا

۴۔ استقبال کرنا م: ماما چھوکری دونوں نکل گئے کوئی ڈولی سواری آئے تو گھر میں اُتروانے والا بھی نہیں۔

۵۔ ڈھوانا م: دیوار اُتروا دو ورنہ آن پڑے گی۔

۶۔ کسی کے ہاتھ اپنے سر پر سے چھنوانا م: کیا بازار میں ٹوپی اُترواؤ گے۔

۷۔ گیا بھن کرانا، نر چھوڑنا اُتارن، اوتارن

اُتروائی (مث) ۱۔ اُتروانا کا حاصل مصدر

۲۔ اُتارنے کی اُجرت، کرایہ بھاڑا م: ناؤ میں گاڑی کی اتروائی کیا ہوگی۔

اُتارنے کا فعل، پیشوائی، استقبال م: سواریوں

کی اُترواتی پر دو دو تا ہیں پردے پکڑے دروازے پر مستعد تھیں ہ : اُتروانا کا حاصل مصدر

اُتری (ص۔ مف) اُترا کی تانیث۔
۱۔ اُتری ہوئی جیسے اُتری کمان
۲۔ جسم پر سے اُتری ہوئی۔ اُتاری ہوئی، اُترن کی ہوئی اوروں کی مستعملہ، ردی۔ م: چھوڑی نوکری کو اُتری جوتی سمجھتے ہیں۔ ع

بنے ہیں صاحب عزت پہن کر اُتری پوشاکیں
(ناسخ)

۴۔ ہاتھ پانو سے چھوٹی چھٹائی، کم رنگ جیسے اُتری مہندی۔ [ ہ ]

— حنا۔ یا۔ مہندی (مث) مہندی کے خشک پتوں کا گیلا گوندھا ہوا سفوف جو ہاتھ پانو پر لگاتے جانے کے بعد رنگ دے چکا ہو اور ردی کر دیا گیا ہو۔
[ دیکھو اُتری معنی نمبر ۴ ]

— کر دینا (ف م) اُترا کر دینا کی تانیث۔ م: دوسری جو کی تھی وہ بھی اُتری کر دی گئی۔

— کمان (مث)، ۱۔ وہ کمان جس کا چلہ اُتار لیا گیا ہو، یا چڑھا ہوا نہ ہو، (مجازاً) حکومت، رعب۔ یا دبدبہ کے زوال کی حالت۔ گئی گزری حالت۔
م: اُتری کمان سہی پھر بھی لٹا ہاتھی سوا لاکھ ٹکے کا ہوتا ہے، اب بھی ان کے لکھے کا کچھ نہ کچھ اثر ہوگا۔

اُتری (مث) (عموماً جمع میں مستعمل) یقینی بنا ہوا پتا

بڑا سر یا میر جیسے اِکا۔ م: اُتریاں پہلے بنا لینی چاہئیں۔ تاش [ہ]

— بنانا۔ کھیلنا | ف م | اعلیٰ پتا یا میر کھیل لینا۔ م: اصول کھیل کا ہے کہ پہلے اُتریاں بنا لیتے ہیں تُرپ تاش

اُتری | مث | ہارمونیم کے سیاہ پردے جو سفید پردوں کے بیچ میں ہوتے ہیں اور متصل سفید پردے سے ملی جلی آواز دیتے ہیں۔ کومل [ہ]

اُترے جی سے، دل سے | مف | بادل ناخواستہ، بے دلی ناچاری سے، نیم نفرت سے ؎

نفس دعویٰ بے گناہی کا سدا کرتا رہا
گرچہ اُترے جی سے دل اکثر ایا کرتا رہا

حالی ص۵۰

اُتریاں | مث | دیکھو "اُتری" جس کی یہ جمع ہے۔ م: پانچ تُرپ بنے اور دو اُتریاں سات ہوئے [ہ]

اِتری پھل | مذ | اِس کا معرب اطریفل زیادہ مستعمل۔ اصل میں تری پھل یا ترپھلا یعنی ترپھلا پھل ہڑ، بہیڑا، آملہ کی معجون جس میں اور ادویہ بھی متاخرین نے شامل کر دی ہیں | س: تری تین + پھل

اُتڑی | مث | دیکھو اُنتڑی ؎

پڑھ چکا مفلس کہ جوں ہی ہاتھ میں اُس نے کتاب
قل ھو اللہ پڑھتے اتڑی پیٹ کی از بر رہی

اِتّصال | مذ

مذ | ۱۔ پیوست ہونا، ملنا، ملان

۲۔ نجوم    دو سیاروں کا ایک برج میں مقابل ہونا
آئی قیامت اُس نے لگایا ہے منہ سے جام
ہے اتصال ماہ میں اور آفتاب میں
(ناسخ)

۳۔ باہم ملنے کی جگہ، نقطۂ اتصال، سنگم: گنگا جمنا کے عین اتصال پر اکبر نے قلعہ تعمیر کیا ہے۔

۴۔ ایک جوڑ کا دوسرے سے ملا ہونا    طب و تشریح

۵۔ قریب یا نزدیک ہونا، دیکھو متصل۔

۶۔ (فلسفہ) کسی شے یا مقدار کی انتہا کا دوسری شے یا مقدار کی انتہا کے ساتھ متحد ہونا۔ یا کسی دو اشیا کی یہ حالت کہ ایک کی حرکت سے دوسری بھی متحرک ہو جائے۔

۷۔ (اصول حدیث) حدیث و روایت کے سلسلۂ سند کا ایسا ہونا کہ ابتدائے سند سے انتہا تک درمیان میں کسی راوی کا نام متروک نہ ہو۔

[ع: مادہ، و ص ل]

– تفصیلی
(مذ) وہ اتصال (معنی نمبر ۴) جس میں برخلاف اتصال لحمی کے ایک ہڈی دوسرے سے ہمیشہ الگ رہتی ہے۔ جیسے گھٹنے کا جوڑ    طب و تشریح

[اتصال + ع: تفصیل + ی]

– حقیقی
(مذ) ایک میں دوسرے کا بالکل مل جانا، ایک جان ہو جانا، دوئی مٹ جانا

۲۔ مبدا حقیقت سے جا ملنا، واصل الی اللہ ہو جانا

تصوف        ت:اتّصال + ع : حقیقی ]

- لحمی        (مذ) وہ اتصال معنی نمبر ۳ جس میں ایک جوڑ کی ہڈی دوسرے سے مل کر ایک ہو جاتی ہے۔ جیسے نیچے کے جبڑے کے دونوں حصّے ٹھوڑی کے پاس مل کر ایک ہو گئے ہیں اور ایک چیز بن گئے ہیں۔
[ طب وتشریح        اتصال + ع : لحم + ی ]

- اِتّفاق        (مذ) ۱۔ افتراق و نفاق کا نقیض، میل ملاپ ربط ضبط، دوستانہ۔ م : عقل مند آپس میں محبت تو غیروں سے بھی اتّفاق رکھتے ہیں۔
۲۔ عام اتحاد، صلح وسلوک، رواداری، یک جہتی ہم خیالی۔ م : افسوس ہے کہ ہندوستانیوں میں اتّفاق نہیں۔
۳۔ یکساں برتاؤ، ہمدردی، حمایت، سلوک، محبّت م : بھائی بھائیوں کا سا اتّفاق پایا تو اس میں پایا۔
۴۔ رائے کی موافقت، تائید، منظوری، رضا۔ م : سب کے اتّفاق سے تجویز منظور ہوئی۔
۵۔ مطابقت، تطابق، مماثلت، مشابہت۔ م : دو کے علحدہ علحدہ بیانوں میں اتّفاق ہو تو سچ سمجھنا چاہیئے۔
۶۔ ناگہانی امر یا واقعہ، خلاف عادت غیر معمولی بات، حادثہ۔ م : سفر میں کوئی اتّفاق پیش آئے تو اس کے لیے روپیہ اپنے پاس رہنا چاہیئے۔
۷۔ واسطہ، سابقہ، معاملہ۔ م : آپ کو کبھی ان سے

اتفاق پڑا نہیں، اتفاق پڑے تو معلوم ہو۔
۸۔ خاص اتحاد جو کسی مطلب یا مطالبے کی حمایت یا مخالفت میں حجم غفیر کے افراد باہمی قسما قسمی اور عہد موافقت کے ساتھ اپنے گروہ میں پیدا کریں۔ متحد رہنے کے قول و قرار، باہمی گٹھ جوڑ، جتھا بندی، سنگھٹن، ایکا۔
م: مزدوروں نے کارخانے داروں کے خلاف اتفاق کرکے اُجرت بڑھوانے کے لیے کام چھوڑ دیا ہے۔ کارخانے دار اِس اتفاق کو توڑنے کی کوشش میں ہیں۔
۹۔ میل ملاپ، صلح و مصالحت، رفع نزاع م: میاں بیوی میں اتفاق کرا دینا بڑے ثواب کی بات ہے۔
۱۰۔ ملی بھگت، سازش، شرکت، م: دونوں کے اتفاق سے جرم ہوا ہے اکیلے کا کام نہیں۔
۱۱۔ اچھا موقع، قدرتی آسانی م: دیکھو وقت نکل جائے گا اور ایسا اتفاق پھر میسر نہیں آئے گا
۱۲۔ نحس قِران۔ شکل ادبار، حادثہ۔ م: خدا ایسا اتفاق پھر نہ لائے۔ یا ڈالے۔
۱۳۔ ظاہری قرائن و حالات کے خلاف وقوعہ غیر متوقع وجہ و سبب یا تقدیر۔ م: اتفاق سے ایسا ہو جائے تو ہو جائے بہ ظاہر حالات تو امید نہیں پڑتی۔ م: اتفاق کہ اِس وقت وہ بھی اُدھر آنکلے۔ ( ع: مادہ، و ف ق )

- حُسنہ (مذ) ۱۔ اچھا اتّفاق یا مُبارک موقع جو بلاتوقّع میسّر آجائے۔
۲۔ خوش نصیبی ع : اتّفاق + حُسنہ

- رائے (مذ) ۱۔ رائے کا متفقّ ہونا۔ باہمی تائید یا رضا مندی۔ م : یہ قرار داد اتّفاق رائے سے پاس ہونا چاہیئے۔
۲۔ یک جہتی، جتھابندی، ایکا، دھڑا۔ م : اتّفاق رائے جب سے لوٹا حالت زبوں ہوگئی۔

- سے (مف) ۱۔ دیکھو "اتّفاق" اور "اتّفاقی"۔ م : اتّفاق سے آنکلا ع

کچھ اتّفاق ہے تو کہیں اتّفاق سے
(ظفر)

۲۔ اتّفاق کے زور و طاقت کے ذریعے، افراد کی متحدہ قوّت سے۔
۳۔ سب مل کر یک جہتی اور یک دلی سے ایکا کر کے م : اتّفاق سے تو دنیا فتح کر سکتے ہیں۔

- کی بات (مف) اتّفاق ایسا واقع ہوا کہ، اتّفاقاً، اتّفاقیہ۔ م : اتّفاق کی بات کہ میں بھی اُدھر جا نکلا۔

- کی بات اور ہے (محاورہ) شاذو نادر یا غیر ارادی طور پر واقع وغیرہ ہو جانے کی سند نہیں۔

- ہونا (ف ل) ۱۔ باہم اتحاد و موافقت ہونا۔
۲۔ ایکا ہونا، پھوٹ نہ ہونا، رائے کا متحد ہونا۔

م : اتفاق ہو تو دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔

۳۔ جانا، نکل آنا، گزر ہو جانا۔ م: کبھی آگرے کا اتفاق ہو تو روضہ تاج گنج ضرور دیکھنا۔

۴۔ غیر متوقع امر واقع ہونا یا مشاہدہ ہونا۔ م: یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہوا، عمر بھر یاد رہے گا۔

۵۔ موقع نکلنا، صورت پیش آنا، سابقہ پڑنا۔ م: ان سے تو ملنے کا اکثر اتفاق ہوا۔ مگر ان کے والد کی زیارت کبھی نصیب نہ ہوئی۔

۶۔ ضرورت واقع ہونا۔ م: اتفاق ہو اور جانا نکل آئے تو وہاں سے ایک چیز ہمارے واسطے بھی لیتے آنا۔

اتفاقاً (مف) ۱۔ اتفاق سے۔ اتفاقیہ۔

۲۔ اچانک، ناگاہ۔

۳۔ بلا قصد و ارادہ یونہی۔

۴۔ خلاف عادت و معمول۔ م: اتفاقاً ہم بھی ادھر جا نکلے [ ع ]

اتفاقات (مذ) ۱۔ مواقع۔

۲۔ بخت و تقدیر، قضا و قدر۔ م: ایسے اہم کار کو اتفاقات کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔

[ ع۔ جمع اتفاق کی ]۔

۔ زمانہ (مذ) ۱۔ حوادث عالم اور ان کے نتائج

۲۔ وہ واقعات جو دنیا میں عموماً اور اکثر گزرتے رہتے ہیں چنداں قابل توجہ نہیں ہوتے۔

۳۔ تغیر احوال جو تغیرات زمانہ کے ساتھ ساتھ ہوتا

رہتا ہے ؎

میرے تغیرِ رنگ پر مت جا
اتفاقات ہیں زمانے کے

(میر)

۴۔ سخت حادثات جو کبھی کبھار وقوع میں آتے ہیں اور قابل عبرت وہیبت ہوتے ہیں۔

ـ وقت (مذ) زمانے کے حادثات، اچھے بُرے موقعے یا صورتیں۔ م : یہ اتفاقات وقت ہیں جو ہمارے حکم سے نوبت بہ نوبت سب لوگوں سے پیش آتے رہتے ہیں۔ ۳۔ ح۔ ف ص ۱۳

اِتفاقی (ص) ۱۔ حکم عام سے خارج، شاذ ونادر ؎

نہیں کوئی اسلام کی بات باقی
کسی میں اگر ہے تو وہ اتفاقی

(مسدس حالی)

۲۔ کبھی کبھار، اچانک، ناگاہ اور بہ قضائے الٰہی واقع ہو جانے والا ناگہانی، آسمانی۔ م : اتفاقی حادثات کا تدارک بھی دنیا کی ترقی کے ساتھ ہوتا جاتا ہے۔

[ اتفاق ع + ی (وصفی) ]

ـ امر (مذ) ۱۔ اچانک واقعہ یا کبھی ہو جانے والی بات۔

۲۔ غیر معمولی خلاف عادت بات

۳۔ غیر ارادی حرکت م : گرچہ یہ سچ ہے کہ وہ اتفاقی

امر تھا پھر بھی ایسا کیوں ہوا عقل حیران ہے۔

ـ رخصت (مث) کار منصبی سے غیر حاضر رہنے کی وہ اجازت جو فوری ضرورت کے دفعتاً پیش آجانے پر ملازم کو استحقاقاً عطا کی جاتی ہے۔ م: اتفاقی رخصت سال میں گیارہ دن سے زیادہ نہیں دی جاتی۔

اتفاقیہ (مف۔ص) ۱۔ بے سان وگمان، اچانک، دفعتاً۔ م: مینہ کے ساتھ اتفاقیہ اولے بھی پڑنے لگے۔

۲۔ کبھی کبھار، شاذونادر۔

۳۔ غیر ارادی طور پر۔ م: اتفاقیہ کبھی ملاقات ہوگئی تو اُس کو ملاقات نہیں کہتے۔

۴۔ ناگاہ پیش آنے والا جس کا پہلے سے علم یا قرینہ نہ ہو۔ م: اتفاقیہ امور کے لیے بھی سالانہ موازنے میں گنجائش رکھتے ہیں۔

۵۔ (منطق)۔ وہ قضیہ شرطیہ جس میں مقدم وتالی (جزاول وجزدوم) کے درمیان اتصال کا حکم کسی باہمی ربط وعلاقہ کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف دونوں کے ایک زمانے میں واقع ہونے کی وجہ سے لگایا گیا ہو [ ع: منسوب بہ اتفاق ]

ـ رُخصت (مث) دیکھو "اتفاقی رخصت"

اِتقا (مذ) ۱۔ لفظاً= پرہیز، احتراز، بچنا

۲۔ شرع کے ممنوعات اور محرمات سے احتراز زہد، تقویٰ۔

۳۔ پرہیزگاری کی زندگی، مذہب کی پابندی
[ ع: مادہ، و ق ی ۔ حفاظت، بچاؤ

اَتقیا (بذ) ا۔ ممنوعاتِ شرعی سے بچنے والے، پرہیزگار لوگ
۲۔ اولیا و زہاد
[ ع ۔ جمع تقی کی ]۔

اَتکا (مث) دیکھو "اتکا" [ ت ]

اِتکا (مذ) تکیہ، بھروسا ؎
پہنچے ان کو لینے وہ اعیان دار الملک سے
دولتِ عالی کو جن کی ذات پر ہے اِتکا
(حالی ص۱۲۵)

؎ ہوں وہ مسند نشین کشور
کہ خدا پر ہے اِتکا میرا
[ ع: مادہ، و ک أ ] (اسیر ص۹۶)

اتکومل (مذ) وہ سر جو سدھ سُر سے دو درجے اترا ہوا ہو، اتکو ملی۔ (موسیقی) [ س ]

اَتکو ملی (مث) دیکھو "اتکومل"

اُتگا (مث) دودھ پلانے والی اناّ۔ جیسے ماہم آتگا اکبر اعظم کی مشہور اناّ۔ [ ت ]

اَت گت (مف) بے حد، اعتدال سے زیادہ ؎
جو کھانا تو بے حد جو پینا تو ات گت
غرض یہ کہ سرکار ہیں پیٹ بھر کے
س: ات = زیادہ + ہ: گت = حالت (حالی)

اُت گت (مف) راز اصل حقیقت، لم۔ م: میرا معمول

تھا کہ جو نئی بات سننی تھی اس کی اُت گت پوچھ لیتی تھی   ا۔ ن۔ ج [س: اتی گت۔ پوشیدہ بات

اَنگہ (مث) دیکھو "اَنگا" [ت ۔ دیکھو اَنگا]

اَتَل (مث) ہندو۔ پاتال (تحت الثریٰ) کا پہلا طبقہ
[ہ: اَ حرف نفی) + تل (تلے نیچے)

اَتُل (ص) ۱۔ بے تلا
۲۔ تول اور اندازے سے باہر وزن میں
۳۔ جو تولا نہ جا سکے
[س: آ (حرف نفی) + تل (تلنے سے)]

اِتلاف (مذ) ۱۔ تلف کرنا، ضایع کرنا، کھونا ۔

چند غارت گر جہاں دیکھے وہیں جانا مجھے
میں سدا سے نقد جاں کا در پئے اِتلاف تھا
(مفتوں ص۲۰۵)

۲۔ نقصان (جان یا مال کا)۔ بربادی جیسے اتلاف حقوق [ع: مادہ، ت ل ف]

اِتمام (مذ) ۱۔ پورا ہونا، کامل ہونا، تکمیل۔م: ہلالی مہینے کا اِتمام ۲۹۔ ۳۰ دن میں ہوتا ہے۔
۲۔ خاتمہ، آخر۔م: تحریر کے اتمام پر مُہر کی مہر کی بجائے اب انگوٹھا لگتا ہے۔ مصادر: ۔کرنا، ہونا
[ع: تم]

۔ حجت (مذ) ۱۔ دلیل پوری کرنا، بحث ختم کرنا، سمجھانے کی آخری کوشش۔

۲۔ جھگڑا چکانا قصّہ نمٹانا

۳۔ ذمّہ پورا کرنا۔ م: اِتمام حجّت کے طور پر تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آچکی۔ تق نذ ص ۲۹۱

[ ع: اتمام + حجت (دلیل)

اَتم (ص) سب سے زیادہ کامل، کامل ترین، اکمل جیسے مظہر اتم ہیں۔ م: مطالب قرآن کو بوجہ اتم و اکمل شامل ہے۔ (۳ ح ف ص ۲۰۶)۔

[ ع: تمام کا صیغۂ تفضیل ]

اُتّم (ص) ۱۔ اعلیٰ درجہ کا، بہترین اوّل

۲۔ نکھ کا نقیض۔ م: اُتّم کھیتی مدّہم بان، نکھد چاکری بھیک ندان (کہاوت)

۳۔ اشراف، شریف (ضد نیچ کا) معزز م: اُتّم سے اتم ملے۔ ملے نیچ سے نیچ (کہاوت)

[ س:۔ اُتّم ]

— سے اُتم ملے، ملے نیچ سے نیچ } (کہاوت) شریف سے شریف ربط رکھتا ہے اور کمینہ سے کمینہ ہی ملتا ہے۔

---

# عالمی ادب

فن شاعری — مصنف : ارسطو
ترجمہ : پروفیسر عزیز احمد
اشاعت سوم — پانچ روپے

گنڈمالا — مصنف : دن نگا اچاریہ
ترجمہ : صمدانی نقوی — دو روپے پچاس پیسے

داس کیپٹال — جلد دوم — پندرہ روپے

رومیو جولیٹ — مصنف : شیکسپیئر
ترجمہ : پروفیسر عزیز احمد — پانچ روپے

فاؤسٹ — مصنف : گوئٹے
ترجمہ : پروفیسر عبدالقیوم باقی — چار روپے پچاس پیسے

شمسون مبارز — مصنف : جان ملٹن
ترجمہ : پروفیسر مجنون گورکھپوری — چھ روپے

افکارِ عالیہ — ترجمہ : ڈاکٹر خان رشید — بارہ روپے

# اصطلاحاتِ علمیہ

| | | |
|---|---|---|
| وضع اصطلاحات علمیہ | از: مولوی وحید الدین سلیم | سات روپے |
| اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئلہ | از: بابائے اردو | پچاس پیسے |
| فرہنگ اصطلاحات بنکاری | | چار روپے پچاس پیسے |
| فرہنگ اصطلاحات فلکیات | | ایک روپیہ پچاس پیسے |
| فرہنگ اصطلاحات کیمیا | | دو روپے پچیس پیسے |
| فرہنگ اصطلاحات جغرافیہ | | ایک روپیہ |
| مصطلحات علوم و فنون اسلامیہ | مرتبہ: محی الدین اجمیری | پچیس روپے |
| اصطلاحات پیشہ وراں حصہ اول | مرتبہ: مولوی ظفر الرحمٰن دہلوی | بیس روپے |
| " " حصہ دوم | " " " | بیس روپے |
| " " حصہ سوم | " " " | بیس روپے |
| " " حصہ چہارم | " " " | پچیس روپے |

# انجمن ترقی اردو پاکستان کے جرائد

| | | |
|---|---|---|
| سہ ماہی 'اردو' | سالانہ قیمت | بیس روپے |
| ماہنامہ 'قومی زبان' | سالانہ قیمت | بارہ روپے |

مندرجہ ذیل خصوصی شمارے بھی فروخت کے لیے موجود ہیں۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ سہ ماہی 'اردو' بابائے اردو نمبر ۱۹۶۲ء | پانچ روپے |
| ۲۔ ماہنامہ 'قومی زبان' بابائے اردو نمبر ۱۹۶۱ء | ایک روپیہ پچھتر پیسے |
| ۳۔ ماہنامہ 'قومی زبان' بابائے اردو نمبر ۱۹۶۳ء | تین روپے |
| ۴۔ ماہنامہ 'قومی زبان' بابائے اردو نمبر ۱۹۶۴ء | چار روپے |
| ۵۔ ماہنامہ 'قومی زبان' بابائے اردو نمبر ۱۹۶۶ء | چھ روپے |
| ۶۔ ماہنامہ 'قومی زبان' بابائے اردو نمبر ۱۹۶۷ء | دو روپے |
| ۷۔ ماہنامہ 'قومی زبان' بابائے اردو نمبر ۱۹۶۸ء | ایک روپیہ |
| ۸۔ ماہنامہ 'قومی زبان' بابائے اردو نمبر ۱۹۷۰ء | دو روپے |
| ۹۔ ماہنامہ 'قومی زبان' قائداعظم نمبر ۱۹۷۶ء | تین روپے |
| ۱۰۔ ماہنامہ قومی زبان علامہ اقبال نمبر ۱۹۷۷ء | دس روپے |
| ۱۱۔ سہ ماہی اردو انیس نمبر ۱۹۷۴ء | پندرہ روپے |
| ۱۲۔ سہ ماہی اردو امیر خسرو نمبر ۱۹۷۵ء | پندرہ روپے |
| ۱۳۔ سہ ماہی اردو علامہ اقبال نمبر ۱۹۷۷ء | بارہ روپے |